سہ ماہی پیشوا لندن

جلد۲۔شمارہ۲۔جنوری تامارچ۲۰۱۵ء

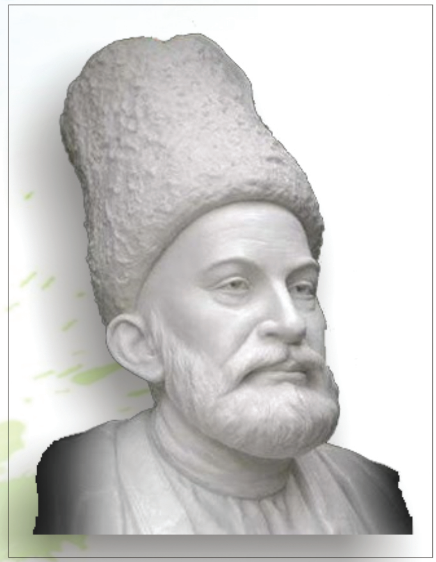

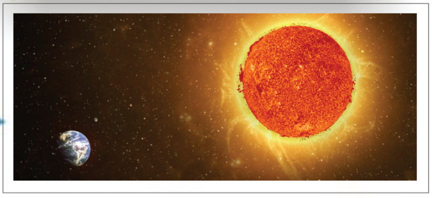

URDU MAGAZINE PESHWA

2.London Road,Morden,Surrey,SM4 5BQ. UK
Tel.020.36747909. E-mail. peshwaltd@gmail.com

ترجمہ:آیات القُرآن الحکیم

یقیناً تم اللہ کو چھوڑ کر محض بُتوں کی عبادت کرتے ہو اور جھوٹ گھڑتے ہو۔یقیناً وہ لوگ جن کی تم اللہ کی بجائے عبادت کرتے ہو تمہارے لیے کسی رزق کی ملکیت نہیں رکھتے۔پس اللہ کے حضور ہی رزق چاہو اور اس کی عبادت کرو اور اس کا شکر ادا کرو۔اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔اور اگر تم تکذیب کرو تو تم سے پہلے بھی کئی اُمتّیں تکذیب کر چکی ہیں۔اور پیغمبر پر کھلا کھلا پیغام پہنچانے کے سوا کچھ فرض نہیں۔ (سورۃ العنکبوت آیات ۱۸،۱۹)

ترجمہ: حدیث النّبی ﷺ

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ذکر الٰہی نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مُردہ کی طرح ہے یعنی جو ذکر الٰہی کرتا ہے وہ زندہ ہے اور جو نہیں کرتا وہ مُردہ ہے۔(صحیح بخاری) مسلم کی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: وہ گھر جن میں خُدا تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہے اور وہ گھر جن میں خُدا تعالیٰ کا ذکر نہیں ہوتا، ان کی مثال زندہ اور مُردہ کی طرح ہے۔ (صحیح مسلم)

مشعلِ راہ

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا ہے کہ علم ایسی صفت ہے جس کے ذریعہ جاہل، عالم بن جاتا ہے۔آپؐ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ علم حاصل کرو اگرچہ (دور دراز مقام) چین میں ہی کیوں نہ ہو۔رسول اللہ ﷺ کے مقدس ارشادات سے منہ پھیرنے والے مسلمان کہلانے والے نام نہاد علماء نے علم کی شمع بُجھا دی ہے۔وطن عزیز میں علم دشمنی کی وجہ سے ہر قسم کے اندھیرے انسانیت کو نگلتے چلے جا رہے ہیں۔وہ ملک جہاں تعلیم کے فروغ کے لیے بجٹ کا صرف دو فیصد مختص کیا جا رہا ہو، اسکولوں کو بم مار کر تباہ کیا جا رہا ہو، اسکولوں میں مویشی باندھے جا رہے ہوں اور حد یہ کہ اسکول بند کر کے بریانی سینٹر، برگر شاپس اور نہاری ہاؤس بنائے جا رہے ہوں وہاں کوئی دیوانہ ہی اجالوں کی توقع رکھ سکتا ہے۔عصر حاضر میں مسلمان ممالک میں بالعموم اور پاکستان میں بالخصوص لڑکیوں کا تعلیم حاصل کرنا مشکل تر ہوتا چلا جا رہا ہے۔اس کی وجہ مولوی، دینی مدارس اور ہمارے معاشرے میں غلط روایات سے چمٹے ہوئے وہ لوگ ہیں جو عورت کو پاؤں کی جوتی سمجھتے ہیں۔نہ جانے ان لوگوں کو رسول اللہ ﷺ یہ مقدس ارشاد کیوں دکھائی نہیں دیتا کہ ”ہر مسلمان مرد و عورت پر تحصیل علم فرض ہے۔“ (اسلامی یا غیر اسلامی علم نہیں کہا گیا) وہ مولوی جو دینی تعلیم اور دینی تعلیم بھی وہ جو مولوی کے عقیدے اور مفادات کا تحفظ کرے کو ضروری قرار دیتے ہیں، ان کے نزدیک نا صرف لڑکیوں کے لیے بلکہ لڑکوں کے لیے بھی دین کے علاوہ دیگر علوم حاصل کرنا غیر اسلامی ہے۔اس جدید دور میں بھی مولوی اور دوسرے علم دشمن مغربی تعلیم حاصل کرنے کو کفر تصور کرتے ہیں اور مغرب کی ایجاد کردہ ہر چیز کو پہلے کفر قرار دیتے ہیں اور پھر اس کے بغیر ان کا گزارہ بھی نہیں ہوتا۔کل تک مولوی ٹیلی ویژن کو گھروں سے باہر پھینکنے کی تلقین کرتے تھے، اب جبکہ نہایت منافع بخش ٹیلی ویژن چینلز کے مالک بن گئے ہیں، اس لیے کل کا حرام آج حلال ہو گیا ہے۔سر سید احمد کے علی گڑھ کالج کی مخالفت میں یہاں تک کہا گیا ہے کہ کالج سے فالج بہتر ہے۔مذہبی راہنماؤں کی اس علم دشمنی کی بدولت ہی ۱۸۸۰ء۔۱۸۸۱ء میں سارے برصغیر میں انگریزی ہائی اسکولوں میں چھتیس ہزار چھ سو چھیاسی ہندو اور صرف ۳۶۳ مسلمان طالب علم زیر تعلیم تھے۔پورے ہندوستان میں تین ہزار ایک سو پچپن ہندو اور فقط ۷۵ مسلمان گریجوایٹ تھے۔یقیناً دینی تعلیم نہایت ضروری ہے لیکن یاد رہے دیگر علوم حاصل کرنے سے دین کو سمجھنے میں بھی آسانی ہوتی ہے۔اگر کوئی اللہ کی بنائی ہوئی کائنات پر قرآنی تعلیم کے مطابق غور و فکر کرے تو اس کا اللہ پر ایمان نہایت مظبوط ہو کر عشق کی حد تک پہنچ سکتا ہے۔اسلام قطعاً اسلامی یا غیر اسلامی علوم میں فرق نہیں رکھتا، جب تک مسلمان اسلامی، غیر اسلامی کے چکر میں نہ پڑے تھے وہ طبیعات، کیمیا، فزیالوجی اور دوسرے بہت سے علوم میں ماہر ہونے کے نتیجے میں انسانوں کے لیے بے حد سہولیات حاصل کرتے رہے۔لطف کی بات یہ ہے کہ تاریخ اسلام کی جگمگاہٹ کا باعث بننے والے ماہرین کے خاتمے کے ساتھ ہی عالم اسلام پر تاریکی اور جہالت کے بادل منڈلانے لگے۔اس دور میں تو دولت اسلامیہ پر باقاعدہ جہالت کے کالے اولے برس رہے ہیں۔بے علم عبادت گذاروں کے متعلق رسول اللہ ﷺ کا مقدس ارشاد ہے کہ بے علم عبادت گذار اس گدھے کی مانند ہے جو آٹے کی چکی سے بندھا ہے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو روحانی ترقی اور انسانیت کے لیے علوم سیکھنے کی توفیق دے۔آمین۔

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

منتظمین

ایڈیٹر
رانا محمد حسن خاں
نائب ایڈیٹر
محمد ثاقب رشید
مارکیٹنگ مینیجر
رانا عبد الصمد خان
خصوصی تعاون
آر۔ایچ۔ڈریم ایونٹس
سرورق
سلیم انصاری

اس شمارہ میں

آپ کے خطوط		2
اداریہ (سیاسی و مذہبی بیمار گدھے)		3
اسوہء انسان کامل محسن انسانیت	(محی الدین عباسی)	4
پاکستان میں خانہ جنگی کا خطرہ۔عمران خان پارلیمنٹ میں		7
جہالت ایک موت ہے		8
مُردہ کو زندہ کردیا	(انعام الحق)	9
تیسری عالمگیر جنگ		11
آوارگانِ دشتِ خار (قسط اوّل)	(رانا محمد حسن خاں)	12
ہومیوپیتھی نسخہ جات۔دیسی ٹوٹکے۔میڈیکل نیوز۔		15
انجیر کے فوائد	(محمد ثاقب رشید)	19
کیا آپ جانتے ہیں؟		24
شعر و ادب غالبؔ، قتیلؔ شفائی، منیرؔ نیازی، مبشرؔ راجیکی، امجد اسلام امجد، صوفی تبسم، بہادر شاہ ظفر، عبید اللہ علیم		25
ہمارا سورج	(رانا محمد حسن خاں)	28
ملیوا مارک		36
آخری دور کے اچھے لوگ۔	(انا ثمرین صاحبہ)	38
بیٹیوں سے امتیازی سلوک	(شگفتہ شاہین صاحبہ)	39
باتبصرہ خبریں		40
حکمت کی باتیں		42
		48

PESHWA LTD.

2.London Road,Morden,Surrey,SM4

Tel.020.36747909. E-mail. peshwaltd@gmail.com

قیمت فی شمارہ 1 پاؤنڈ ... سالانہ ممبر شپ فیس برطانیہ 14 پاؤنڈ یورپ 1 یورو آسٹریلیا وامریکہ 25 پاؤنڈز

آپ کے خطوط

اقبال کو بڑھانا اب فضل لے کے آنا — ہر رنج سے بچانا دُکھ درد سے چھڑانا
خود میرے کام کرنا یا ربّ نہ آزمانا — یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

جس طرح اللہ تعالیٰ نے پیشوا رسالہ کو بلندی عطا کی ہے اس کے لیے ہمارے سَر خُدا کے حضور سجدہ ریز ہیں۔ ادارہ پیشوا کے منتظمین ان قارئین کے بھی شکر گزار ہیں جنہوں نے پسندیدگی کا اظہار فرمایا اور اپنی قیمتی آراء سے نوازا۔

گزشتہ اشاعت پر بے شمار قارئین نے تبصرے فرمائے ہیں اور رسالہ کو مزید بہتری کی طرف لے جانے کے لیے مفید مشورہ جات بھی عنایت کیے ہیں۔ جرمنی میں آباد اردو زبان سے محبت کرنے والے بہت سے احباب نے نا صرف رسالہ کو پسند فرمایا ہے بلکہ اس کو یورپ میں چھپنے والا منفرد رسالہ قرار دیا ہے۔ امریکہ اور کینیڈا سے بھی احباب نے فون اور ای میل کے ذریعے اپنے جذبات کا اظہار فرمایا ہے۔ یو۔کے میں مقیم خواتین وحضرات نے بھی دل کھول کر رسالہ پیشوا کو خراج تحسین پیش کیا ہے اور مفید مشوروں سے بھی نوازا ہے۔ تواتر سے شائع ہونے والے سلسلے ہومیو پیتھی نسخہ جات، دیسی ٹوٹکے، میڈیکل نیوز، حکمت کی باتیں اور کیا آپ جانتے ہیں؟ کو قارئین نے نہایت کارآمد قرار دیا ہے۔ محترم عبدالحق شاکرؔ صاحب کے ایک معلوماتی مضمون تجہیز و تکفین کی بھی قارئین نے تحسین فرمائی ہے۔ بہت سے قارئین نے فرمایا ہے کہ اس مضمون کے مطالعہ سے انہیں وہ معلومات حاصل ہوئیں جن سے وہ پہلے بے خبر تھے۔ گزشتہ شمارہ میں محترمہ شگفتہ شاہین صاحبہ کا مضمون آدابِ طعام شائع ہوا تھا جسے قارئین نے بے حد پسند فرمایا ہے۔ اس مضمون پر تبصرہ کرتے ہوئے قارئین نے فرمایا ہے کہ آج کے دور میں جہاں دوسرے اخلاق زوال پذیر ہیں وہاں آدابِ طعام کا خیال نہ رکھنے کے نتیجے میں مختلف قسم کی بیماریاں انسانوں کو گھیر کر برباد حال کر رہی ہیں۔ فضول اور بے انتہا کھانا کھانے سے دُنیا میں موٹے لوگوں کی تعداد میں اضافہ بہت بڑے بڑے مسائل کو جنم دے رہا ہے۔ گزشتہ شمارہ میں سینیئر صحافی جناب محی الدین عباسی کا ایک دلچسپ مضمون تین در پردہ شیطان علمائے دین شامل اشاعت تھا۔ اس مضمون کو قارئین نے پذیرائی بخشتے ہوئے اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ شیطان صفت مولویوں کے چہروں کو بے نقاب کرنے کا سلسلہ جاری رہنا چاہیے تاکہ نام نہاد مولویوں کے کریہہ چہرے عوام دیکھ سکیں۔ قارئین کی اس خواہش کا احترام کرتے ہوئے ایک نیا سلسلہ مولوی نامہ کے نام سے شروع کیا جا رہا ہے۔ قارئین سے گزارش ہے کہ شیطان صفت مولویوں کی کرتوتوں کے متعلق کچھ کہنا چاہیں تو پیشوا کے صفحات اس کارِ خیر کے لیے حاضر ہیں۔ استاد شاعر میر تقی میرؔ کے متعلق مختصر مضمون کو باذوق خواتین وحضرات نے سراہا ہے۔ شاعری کا انتخاب قارئین کے ذوق کو مدنظر رکھ کر کیا جاتا ہے۔ مبشرؔ راجیکی صاحب مرحوم کے کلام کو بے حد پذیرائی نصیب ہوئی ہے۔ ادبی لطیفوں اور ادبی، علمی اقتباسات کو بھی پسندیدگی کی نظر سے پڑھا گیا ہے۔ ایک معلوماتی مضمون بغداد۔ جسے عروس البلاد بھی کہا جاتا ہے کے متعلق شامل اشاعت تھا جسے قارئین نے شرف قبولت بخشا ہے۔ مسجد ضرار اور ملٹری کورٹس کی حقیقت دونوں مضامین میں بیان کردہ تجزیوں کو قارئین کی جانب سے تحسین کی نظر سے دیکھا گیا ہے۔ باتبصرہ خبریں پیشوا میں شائع ہونے والا وہ سلسلہ ہے جسے قارئین بڑے شوق سے مطالعہ کرتے ہیں۔ بلاتبصرہ تصویروں کا سلسلہ بھی مقبول ہو رہا ہے۔ انشاءاللہ تصویروں میں بہتری آجائے گی۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ منتظمین پیشوا کی صلاحیتوں میں اضافہ فرمائے۔ منتظمین اور قارئین کو روحانی اور دُنیاوی ترقیاں عطا فرمائے۔ آمین۔

اداریہ

سیاسی و مذہبی بیمار گدھے

مرے وطن کی سیاست کا حال مت پوچھو گھری ہوئی ہے طوائف تماش بینوں میں

جس طرح کا تماشہ سینیٹ کے انتخابات کے سلسلے میں دیکھنے کو ملا ہے اس تماشہ کو دیکھ کر شیطان بھی مسکرا دیا ہوگا۔ پاکستان کے وزیر اعظم جناب نواز شریف نے اس شیطانی کھیل کے متعلق فرمایا ہے کہ ہارس ٹریڈنگ جیسے مکروہ کام کو ختم ہونا چاہیے۔ نواز شریف صاحب گھوڑوں کی تجارت ہو یا گدھوں کی یا بکروں کی تجارت ہو قطعاً حرام یا مکروہ نہیں ہے۔ ہاں گدھا نما انسانوں کی بولیاں لگانا البتہ حرام ہے۔ نواز شریف نے اس کار بد کو مکروہ اس لیے کہا ہے کہ اس حرام کام یعنی بریف کیس کی سیاست کا باقاعدہ آغاز موصوف نے خود کیا تھا۔ چھانگا مانگا کا جب نام لیا جائے گا نواز شریف کی بریف کیس کی سیاست پر چار حرف ہمیشہ بھیجے جاتے رہیں گے۔ ضمیر فروشی ہمارے اکثر سیاسی لیڈروں کا اوڑھنا بچھونا بن چکا ہے۔ بکنے والے اور خریدنے والے سیاست دان ایسے سیاسی گدھے ہیں جن کا اخلاقی دیوالیہ پن دیکھ کر عوام ہنس سکتی ہے یا رو سکتی ہے۔ فوج اور عدالتیں باتیں بہت کرتی ہیں انہیں بھی یہ توفیق نہیں ہے کہ ان سیاسی گدھوں کی پیٹھ پر روئی کی گانٹھیں رکھ کر ان پر پانی ڈال سکیں۔ آئین اور سیاست ایک ایسی طوائف بن چکے ہیں جنہیں سیاست دان دن رات بھنبھوڑتے ہیں اور دلچسپ بات یہ ہے کہ عوام جسے معصوم اور غریب کہا جاتا ہے وہ بڑی دلچسپی سے اس تماشہ کو دیکھتی ہے اور نواز شریف زندہ باد، آصف زرداری زندہ باد، عمران خان زندہ باد، مولانا فضل الرحمان زندہ باد کے نعرے بھی لگاتی ہے۔ بریف کیس اور دوسرے طاقتوروں کے کندھے استعمال کر کے بڑے بڑے سیاسی اور قومی عہدے حاصل کرنے والے سیاسی گدھے کسی کشمیری پنڈت کی تصویر دکھائی دیتے ہیں۔ قدرت اللہ شہاب نے کہا تھا کہ کشمیری پنڈت کی شان یہ ہے کہ اسے کسی دفتر کی ادنیٰ سے ادنیٰ آسامی پر تعینات کر دیا جائے تو وہ دیمک کی طرح سارے عملے کو اندر ہی اندر چاٹ کر اوپر والی کرسی پر سر نکالتا ہے۔ بہت سچی بات ہے۔ پاکستان کی سیاسی دیمکیں بھی ہر قسم کی اخلاقیات کے نرم و نازک شگوفوں کو نگل کر انسانیت کا گلا گھونٹ کر عوام الناس کا ماس کھانے میں مصروف ہیں۔ وہ سیاسی گدھے جو میونسپل کمیٹی کے خاکروب بننے کے قابل نہیں تھے وہ بھی اسمبلیوں میں بیٹھے مکھیاں مار رہے ہیں۔

حالیہ سینیٹ الیکشن کے متعلق سابق سیکرٹری الیکشن کمیشن کنور دلشاد نے کہا ہے کہ یہ سینیٹ کے انتخابات پاکستان کی تاریخ کا بدترین دن تھا اور ایسی دھاندلی ہم نے پہلے کبھی نہیں دیکھی۔ عام انتخابات ہوں یا سینیٹ کے انتخابات ہوں یا مسجد کی کمیٹی کے انتخابات ہوں یا کسی بھی طرح کے انتخابات ہوں دھونس، دھاندلی کے علاوہ امیدواروں اور ووٹروں کی خرید و فروخت جیسا منحوس اور حرام کاروبار پاکستانیوں کی شناخت بن چکا ہے۔ ان حرام کاریوں کی بدولت اللہ تعالیٰ کا غضب پوری قوم پر نازل ہو رہا ہے۔ عالمی برادری اور شریف النفس انسان بھی ملک عزیز میں ہونے والی سیاسی اور مذہبی دہشت گردی سے تنگ آ چکے ہیں۔ فوج اور عدالتیں اپنا وقار کھو چکی ہیں۔ کسی بھی ملک کی عدالتیں ہی وہ ادارہ ہوتا ہے جس کی کارکردگی اس بات کو ثابت کرتی ہے کہ ملک صحیح سمت کی طرف گامزن ہے یا بربادی کی طرف بڑھ رہا ہے۔ پاکستانی عدالتوں کی کارستانیاں آنے والے حالات کی سنگینی کا پتہ دے رہی ہیں۔ گزشتہ آٹھ برس میں فوج کی کارکردگی بھی ثابت کرتی ہے کہ دال کالی ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری قوم کو ہدایت دے، سیدھے راستے کی طرف جانے کی توفیق دے اور سیاسی اور مذہبی بیمار گدھوں سے قوم کو نجات دے۔ آمین۔

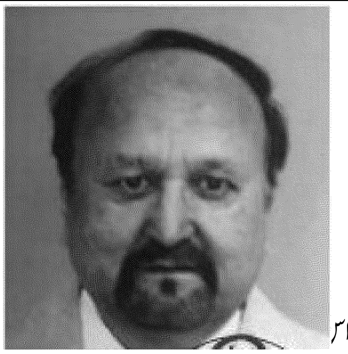

اسوہءانسان کامل محسن انسانیت ﷺ

(تحریر: محی الدین عباسی لندن. MBA سنیئر صحافی)

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا نام اسکا ہے محمد ﷺ دلبر مرا یہی ہے

4 جنوری 2015 کو ہمارے پیارے نبی کریمؐ کا یوم پیدائش بڑی شان و شوکت سے منایا گیا۔ اس عید میلا دالنبیؐ کے موقع پر پورے پاکستان میں جشن کا سماں تھا۔حکومتی سطح پر صوبائی حکومتوں نے بھی توپوں کی سلامی کے ساتھ یہ دن منایا۔

خدا تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے کہ "وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون"

ترجمہ: اور نہیں ہم نے پیدا کیا جن وانس کو مگر اس لئے کہ وہ عبادت الٰہی کریں۔

مزید سورہ ءیونس میں بیان ہوا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی مثال ایک سورج کی سی ہے جس کی روشنی سے دنیا میں زندگی کا نظام فیض اٹھا رہا ہے اور اس کے فیض سے ایک بدر کامل نے پیدا ہونا ہے جو رات کے اندھیروں میں بھی اس نور کا فیض زمین تک پہنچاتا رہے گا۔(تفسیر سورہ یونس)
ہمارے پیارے نبی ﷺ شاہ دو عالم حضرت محمد ﷺ کی ولادت باسعادت اس تاریخی سال میں ہوئی جب کعبہ پر یمن کے گورنر ابرہہ نے حملہ کیا تھا محمود پاشا فلکی مصری کی تحقیق کے مطابق یہ سال ۵۷۱ تھا اور ۲۰ اپریل بمطابق ۹ ربیع الاول تاریخ تھی اور وفات بھی ربیع الاول کے مہینہ میں ہوئی۔اے دنیا میں بسنے والے انسانو! دیکھو تو سہی کیا وہ مقصد حیات جس کے لئے تمھیں پیدا کیا گیا ہے،صرف یہی ہے کہ کھاؤ، پیاؤ اور سور ہو؟ یہ تو جانور بھی ایسا کرتے ہیں، تمھیں کیوں اشرف المخلوقات بنایا گیا ہے، تمھیں لفظ انسان اس لئے دیا گیا ہے کہ تمہارے دل میں انس خالق اور انس خلق پیدا ہو تو حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کر، اے انسان تو ایک طرف عبادت الٰہی کا پورا حق ادا کر اور دوسری طرف خدا کے بندوں سے جذباتِ الفت و محبت اور ہمدردی و غمخواری پیدا کر۔لیکن آج افسوس سے کہا جاسکتا ہے کہ یہی حضرت انسان ہے۔خدا کی مخلوق انسانوں اور حیوانوں، چرندوں، پرندوں کو صفحہءہستی سے مٹانے کے درپےَ ہے۔قارئین کرام! آج ہم یہ لکھنے پر مجبور ہیں اور شرمندہ بھی جو پاکستان میں اس محسن انسانیت حضرت محمد مصطفی ﷺ کی جشن ولادت پر حکومت کو خاص سیکیورٹی کے انتظامات کرنے پڑ رہے ہیں اور طرح طرح کی تدبیریں اور سوچوں کیساتھ ایک انسان کو دوسرے انسان کے ہاتھوں بچانے و محفوظ رکھنے کے لئے مختلف ذرائع سیکیوریٹی انتظامات کرنے پڑ تے ہیں کہیں وہ SIM موبائل فون کی سروس بند کر دیتے ہیں تو کہیں موٹر سائیکل پر ڈبل سواری بند ہو جاتی ہے اور ایک دوسرے فرقوں کی مساجد، عبادت گاہوں اور انکے رہائشی علاقوں کو محفوظ رکھنے کے لئے منصوبہ بندی کی جاتی ہے۔علاوہ ازیں اس دن تمام جگہوں پر بڑے بڑے جلوس نکالے جارہے ہوتے ہیں، شاہراہیں بلاک کر دی جاتی ہیں، کوئی بیمار، مریض، چھوٹا، بڑا، بزرگ اور حاملہ خواتین اس روز ہسپتالوں یا ڈاکٹرز کلینک پہنچ نہیں پاتے گویا ہر قسم کی دشواریاں اور پریشانیاں عوام الناس کو اسی بابرکت دن کے لئے اٹھانی پڑتی ہیں اور اس سے بڑھ کر یہ خوف بھی کہ کہیں کوئی جہادی، فسادی کالعدم تنظیم یا طالبان والے دھماکہ نہ کر دیں اور سارا ملک دعاؤں میں لگ جاتا ہے کہ اللہ کرے یہ دن خیرو عافیت سے گزر جائے مگر ایسا نہیں ہوتا پھر بھی کئی بے گناہوں کی جانیں چلی جاتی ہیں اور کئی زخمی ہوتے ہیں اور یہ سب کچھ اس نام گرامی مراتب مربیءاعظم ہادیءکامل اسوہءانسان کامل، محسن رسول، محسن انسانیت اور رحمۃ اللعالمین ﷺ کے جشن ولادت کے موقع پر ہورہا ہے۔
ہمارے ٹی وی میڈیا پر مرد اور عورتیں قیمتی لباس اور میک اپ کروا کر نعتیں پڑھتی ہیں اور ڈاکٹر عامر لیاقت حسین جیسے اینکر صاحبان اس مقدس

موقع پر لمبے چوڑے واعظ اور دعائیں کرواتے ہیں جبکہ عام زندگی میں ان کا خود کردار اور عمل غیر مناسب ہوتا ہے۔سعودی عرب و دیگر اسلامی ممالک اس دن اس جیسے جشن نہیں مناتے بلکہ خود آنحضرت ﷺ نے اور ان کے صحابہ کرام اور خلفائے راشدین نے کبھی یہ دن نہیں منایا۔ہم نے آج ان دونوں کی تعلیمات کو بھلا کر پس پشت ڈال دیا ہے تبھی آج ہمیں یہ دن دیکھنے پڑ رہے ہیں مسلمان مسلمان کا دشمن ہے ایک فرقہ دوسرے فرقے کو کافر کہہ رہا ہے۔ بنی نوع انسان کی خدمت میں آپ ﷺ نے جس جوانمردی، جراءت، وہمت اور استقلال واستقامت کا ثبوت دیا وہ بے نظیر و بے مثال ہے آپ ﷺ نے ان تمام تکالیف ومشکلات کا خندہ پیشانی سے مقابلہ کیا تاریخ شاہد ہے کہ کفار نے آپ ﷺ کے راستے میں کانٹے بچھائے اور آوارہ گلیوں کے اوباش لڑکوں نے گالیاں نکالیں اور آپ کو لہولہان کر ڈالا۔کون بھلا سکتا ہے اس واقعہ کو جب عقبہ بن معیط نے چادر آپ ﷺ کی گردن میں ڈال کر اتنے بل دیئے کہ آنحضرت ﷺ کا گلا گھٹنے لگا حضرت ابوبکر صدیقؓ نے آپ ﷺ کو اس تکلیف سے نجات دلائی مگر آپ ﷺ کی فطرتِ سلیمہ، طبیعتِ طیبہ نے اس وقت بھی ہمدردی سے معاف کرنے کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔ کون بھلا سکتا ہے اس واقعہ کو جب بد بخت عقبہ نے اونٹ کی اوجھڑی نماز میں سجدہ کے وقت آپ ﷺ کی پیٹھ پر لا کر رکھ دی اسوقت آپ کی پیاری بیٹی فاطمہؓ نے اس کو دور پھینکا اس دفعہ بھی آپ ﷺ نے اس کو معاف کر دیا اور خدا کا پیغام پہنچانے سے باز نہ آئے اور خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے آپ ﷺ نے اپنے تمام دشمنوں کو معاف کیا یہاں تک کہ ان کو بھی جو آپ ﷺ کے خون کے پیاسے تھے نہ صرف معاف کیا بلکہ ان کے حق میں دعا بھی کی۔

سلام اس پر کہ جس نے بیکسوں کی دستگیری کی　　دُکھ درد اُٹھا کر بھی ان کو آرام دیتا ہے

آنحضرت ﷺ تمام جہانوں کے لئے سراپا رحمت تھے۔آپ ﷺ وحشی قوم میں مبعوث ہوئے جو جانوروں سے بھی بدتر تھی اور آج فی زمانہ بھی ایسا ہی ہے۔آپ ﷺ نے انہیں ایسا باخدا انسان بنا دیا کہ وہ انسان تو انسان جانوروں کیساتھ بھی رحمت اور شفقت سے پیش آنے لگے یہ نتیجہ تھا آنحضرت ﷺ کے فیض صحبت، حسن اخلاق اور تربیت کا۔آپ ﷺ نے ان کے دلوں میں انسانوں کی محبت کا جذبہ بھی پیدا کیا اور حیوانوں سے پیار کرنا بھی سکھایا، آنحضرت ﷺ کا جانوروں کیساتھ رحم کا ایک واقعہ، جو آپ ﷺ نے صحابہؓ کو سنایا کہ ایک شخص پیدل جا رہا تھا اسے سخت پیاس محسوس ہوئی اس نے پانی کا کنواں دیکھا اور اس سے پانی پیا وہاں ایک کتا پیاس سے بیتاب گیلی مٹی چاٹ رہا تھا وہ دوبارہ کنوئیں میں اترا اور اپنے جوتے میں پانی بھر کر اسے اپنے منہ سے پکڑ کر باہر آیا اور اس کتے کو پانی پلایا جس پر خدا تعالیٰ نے اسکی اس نیکی پر اس کو بخش دیا۔جس پر صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ کیا ہمیں جانوروں کی وجہ سے بھی اجر ملے گا آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں ہر ذی روح اور جاندار چیز کیساتھ نیکی اور احسان کا اجر ملے گا (حوالہ ابوداؤد۔ا) آنحضرت ﷺ جانوروں سے بھی محبت رکھتے تھے۔مثال کے طور پر اگر آپ ﷺ نے ایک بلی کو اپنے کپڑوں پر سوئے ہوئے پایا تو اسے وہاں سے اٹھانا پسند نہ کیا حضرت محمد ﷺ مسلمانوں کو یہی سبق دینا چاہتے تھے۔ جاہلیت میں عرب جانوروں کیساتھ بہت برا سلوک کرتے تھے وہ زندہ جانوروں سے کھانے کے لئے گوشت کاٹ لینے سے بھی دریغ نہ کرتے تھے وہ اونٹوں کی گردنوں میں تکلیف دہ چھلے ڈال دیتے تھے۔محمد ﷺ نے جانوروں کو داغنے کے ظالمانہ طریق اور جانوروں کی لڑائیوں سے روک دیا۔ آنحضرت ﷺ کا اپنوں اور غیروں کیساتھ سلوک بھی بے مثال تھا۔نمونہ کے طور پر چند مثالیں یہ ہیں۔ بیماروں کی عیادت کرنے میں مسلم اور غیر مسلم میں کوئی فرق نہ کرتے ایک دفعہ مدینہ میں ایک یہودی نوجوان بیمار ہو گیا اسکی عیادت کیلئے اسکے گھر تشریف لے گئے اسکی حالت کو نازک پا کر اسے تبلیغ فرمائی اور کہا خدا کا شکر ہے کہ ایک روح آگ کے عذاب سے نجات پا گئی (صحیح بخاری الجنائز باب عیادت المشرک)۔ایک بار ایک

جنازہ کے احترام میں آپ کھڑے ہوگئے تو کسی نے کہا کہ حضور یہ تو یہودی کا جنازہ ہے، فرمایا: کیا یہودی انسان نہیں ہوتے۔ کیا ان میں خدا کی پیدا کی ہوئی جان نہیں۔ (مسند احمد بن حنبل جلد ۶) آپ کی نظر میں مُردوں کا احترام بھی تھا چاہے وہ مسلم ہو یا غیر مسلم۔ جنگ بدر میں ہلاک ہونے والے ۲۴ سرداروں کو بھی آپ ﷺ نے خود میدان بدر کے ایک گڑھے میں دفن کروایا تھا (بخاری کتاب المغازی) پڑوسی کے حقوق کے بارے میں آپ ﷺ کا اخلاق اعلیٰ درجہ کا تھا حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ ایک بار آنحضرت ﷺ نے فرمایا ابولہب اور عتبہ میرے پڑوسی تھے اور میں ان کی شرارتوں میں گھرا ہوا تھا یہ لوگ مجھے تنگ کرنے کے لئے غلاظت کے ڈھیر دروازے پر ڈال دیتے میں باہر نکلتا تو خود اس غلاظت کو راستہ سے ہٹاتا اور صرف اتنا کہتا، ''اے عبدالمناف کے بیٹو! کیا یہی حق ہمسائیگی ہے؟'' (طبقات ابن سعد جزو اول) آنحضرت ﷺ کی مثال ایک سورج سے دی گئی ہے جسکی روشنی سے دنیا میں زندگی کا نظام فیض اٹھا رہا ہے اور اس کے فیض سے ایک بدر کامل نے پیدا ہونا ہے جو رات کے اندھیروں میں بھی اس نور کا فیض زمین تک پہنچا تا رہے گا (سورہ یونس) میری دعا ہے کہ ہم سب آنحضرت ﷺ کی تعلیم، انکے اسوہ اور نقش قدم پر چلیں تا آخرت میں سکھ پا سکیں اور ان ظالم انسانوں کو عقل سلیم دے جو اس مقدس دن پر اپنی ظالمانہ کارروائیوں سے باز نہیں آتے۔ آمین۔

بھیج درود اس محسن پر تو دن میں سو سو بار پاک محمد مصطفیٰ ﷺ نبیوں کا سردار

توجہ فرمائیں

پیشوا ادارہ کا کسی بھی سیاسی جماعت سے تعلق نہیں ہے۔ پیشوا ادارہ تمام سیاسی و مذہبی شخصیات کا تہہ دل سے احترام کرتا ہے مگر ان کے غلط نظریات اور افکار کو بیان کرنے کی قارئین کو اس غرض سے اجازت دیتا ہے تا کہ متذکرہ شخصیات اپنی اصلاح کر سکیں۔ اگر کوئی شخص سمجھے کہ اسے غلط طور پر تنقید کا نشانہ بنایا گیا ہے تو وہ بھی حق رکھتا ہے کہ وہ بھی ناقدین کی اصلاح کے لئے اپنا موقف پیش کرے اور ادارہ ایسے مضامین کو شائع کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ ادارہ پیشوا بلا تفریق مذہب و ملّت خدمت کا دعوے دار ہے۔ سبھی رسالہ میں اپنے افکار اور خیالات کا اظہار کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ ادارہ پیشوا اُن تمام قلمکاروں کو دعوت دیتا ہے جو سمجھتے ہیں کہ وہ لکھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ ادارہ اپنے قارئین کی آراء اور مشوروں کا منتظر ہے۔ آپ کے خطوط شائع کئے جائیں گے اور قارئین کی آراء پر غور بھی کیا جائے گا۔ انشاءاللہ۔ (ایڈیٹر)

مضمون نگار حضرات کے افکار و خیالات سے ادارہ پیشوا کا اتفاق ضروری نہیں ہے

پاکستان میں خانہ جنگی کا خطرہ

پاکستان کی سیاست بربادیوں کی اُس کھائی میں جاتی دکھائی دے رہی ہے جہاں سے واپسی لاکھوں پاکستانیوں کے خون میں تیر کر ہی ہوسکتی ہے۔نامعقول سیاست اور فوج کی غلط حکمت عملی کی وجہ سے تقریباً ایک لاکھ پاکستانی جام شہادت نوش کر چکے ہیں۔ضرب عضب جاری ہے اور نا جانے کتنے عرصے تک جاری رہے گا۔یوں دکھائی دیتا ہے کہ ضرب عضب کی کامیابی کا جشن شاید ہی کبھی منانے کی نوبت آئے۔بالکل اسی طرح جس طرح کراچی کو دوبارہ روشنیوں کا شہر بنتا دیکھنے کی آس میں کروڑوں پاکستانی انتقال فرما چکے ہیں۔ایک بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ فوج اور حکومت کی نااہلی ہر معاملہ میں پاکستان کو خطرے سے دوچار کر رہی ہے۔کراچی میں رینجرز کی ایم کیو ایم کے بیان کردہ عسکری ونگ کے خلاف کاروائی یقیناً مستحسن اقدام سمجھا جاتا اگر دوسری پارٹیوں کے عسکری ونگز پر بھی ہاتھ ڈالا جاتا۔عجیب بات یہ ہے کہ نواز شریف کے لشکر جھنگوی سے تعلقات جو زبان زد عام ہیں اُن پر فوج کی نظر نہیں جاتی۔چھوڑیئے نواز شریف وزیر اعظم ہیں اس لیے وہ قابل معافی ہیں۔کیا برقع پوش مولوی عزیز کے وارنٹ گرفتاری جاری ہو جانے کے بعد گرفتاری ضروری نہیں تھی۔وزیر دفاع خواجہ آصف پارلیمنٹ میں آستینیں چڑھا کر فوج کی بے غیرتی کی کہانیاں سناتے رہے اور نواز شریف اور فوج مسکراتی رہی۔مولانا منور حسن طالبان کو شہید اور فوجیوں کو غیر شہید بتاتے رہے اور مولانا فضل الرحمان کتوں کو شہید کہتے رہے اور مولانا سمیع الحق دن رات مدرسوں کی بات کرتے ہوئے فوج اور حکومت کو دھمکیاں دیتے ہیں۔سب سے بڑی بات یہ کہ فوج کے ایک جرنیل کو جو پاکستان کا صدر بھی رہا کو غدّار کہا گیا اور اس ناشائستہ کاروائی میں نواز شریف بھی حصے دار بنتے رہے۔یقینی بات ہے کہ ان کارگزاریوں کے نتیجے میں نفرتوں میں اضافہ اور قومی اداروں سے کراہت میں اضافہ ہوا ہے۔پوری قوم میں پھوٹ پڑ چکی ہے۔سیاسی انتشار،مذہبی انتشار،معاشی انتشار اور انصاف کا قتل عام،عوام کو دست و گریباں کرنے کے لیے کافی ہے۔بے حسی کا یہ عالم ہے کہ ملٹری کورٹس کی بات نہ حکومت کرتی ہے ناں فوج اور نہ عوام۔ملٹری کورٹس بنانے کا فیصلہ ہوا تو کہا جانے لگا اب کوئی نہیں بچے گا۔جب ایم کیو ایم کو چھیڑا گیا تو کہا گیا اب کوئی عسکری ونگ نہیں رہے گا۔ہم بتاتے ہیں کہ یہ سب نورا کشتی ہے نا ایم کیو ایم ختم ہوگی اور ناں کسی بھی سیاسی پارٹی کے عسکری ونگز ختم ہوں گے۔ایم کیو ایم کو منانے کا سلسلہ اگلے چند دنوں میں شروع ہو جائے گا۔مذہبی،قومی،سیاسی اور لسانی طور پر تقسیم قوم باہم دست و گریباں تو ہے ہی جلد وہ وقت آتا دکھائی دے رہا ہے کہ سب ایک دوسرے پر بے انتہا جمع شدہ اسلحہ استعمال کریں گے۔ایک رپورٹ کے مطابق صرف ایم کیو ایم کے کارکنوں کے پاس ایک ملین لائسنس شدہ ہتھیار موجود ہیں اسی طرح دوسری سیاسی اور مذہبی جماعتیں کروڑوں لائسنس شدہ اور غیر لائسنس شدہ ہتھیار رکھتی ہیں۔یہ صورت حال صرف کراچی میں نہیں ہے بلکہ پورے پاکستان کے گلی محلوں میں بارود کے ڈھیر موجود ہیں۔ہر پاکستانی بلا تفریق رنگ و نسل و مذہب خود کو غیر محفوظ سمجھتا ہے اور ایک دوسرے کو شک کی نظر سے دیکھتا ہے۔عدم برداشت جیسی نحوست نے قوم کو برباد حال کر دیا ہے۔اقلیتوں کا بُرا حال ہے۔گزشتہ دنوں عیسائیوں نے بھی خود پر کیے جانیوالے مظالم کا بدلہ دو نوجوانوں کو زندہ جلا کر لیا۔بالکل اسی طرح جس طرح عیسائیوں کو کئی بار زندہ جلایا گیا ہے۔سُنّی شیعہ کو مرتد اور واجب القتل سمجھتا ہے اور اسی طرح سبھی فرقے ایک دوسرے کو کافر،بد مذہب،زندیق،مرتد اور واجب القتل سمجھتے ہیں۔جہاں موقع ملتا ہے اپنی نفرت کا اظہار مخالف گروہ کے بندوں کو مار کر کیا جاتا ہے۔بچوں سے جنسی زیادتی،عورتوں کی اجتماعی توہین،ملاوٹ،بھتہ خوری،دہشت گردی،زنا کاری،کرپشن اور

تمام معلوم برائیاں پاکستانیوں کے رگ و ریشے میں آگ بھر رہی ہیں۔ صاف نظر آ رہا ہے کہ پاکستان میں بسنے والے شیطان صفت افراد کی کرتوتوں کی وجہ سے پاکستان، پلیدستان بنتا چلا جا رہا ہے۔ اگر قوم خانہ جنگی سے بچنا چاہتی ہے اور پاکستان کو پاکیزگی کا لباس پہنانا چاہتی ہے تو اسے مذہبی اور سیاسی فرعونوں سے ناطہ توڑ کر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے تعلق قائم کرنا ہوگا۔ تعصب کا بت توڑ کر سیدھے راستہ کی طرف راہنمائی اللہ سے مانگنی ہوگی۔

یمن کے مسئلہ پر اگر حکومت اور فوج نے غلط فیصلہ کر کے ایران کو ناراض کر دیا تو یمن میں تو فیصلہ بعد میں ہوگا پاکستان کے مذہبی پر تشدد لوگ اپنے ملک کو اپنے ہاتھ سے برباد کر دیں گے۔ پاکستان میں سعودی حکومت اور شیعہ حوثیوں کے حق میں مظاہرے شروع ہو چکے ہیں آئندہ چند روز میں ان میں شدت آنے کا امکان ہے۔ پاکستان میں تقریباً ۲۵ فیصد شیعہ حضرات ہیں، جن کی زندگیاں ہر وقت خطرے سے دوچار ہیں انتہائی قدم اُٹھا سکتے ہیں اور یہ بھی ممکن ہے کہ سعودی عرب سے دامن چھڑانا نواز شریف کے لیے مصیبت لے آئے، اور سعودی نواز مذہبی فرقے پُر تشدد ہو جائیں۔ پاکستان کی طرح سعودی عرب کی غلط پالیسیوں نے اسے یمن کی صورت میں ایک نیا افغانستان عطا کر دیا ہے۔ وہ جو اپنے افغانستان سے کئی دہائیوں سے نبرد آزما ہیں انہیں کسی نئے افغانستان کو دوستی کے نام پر اپنا دشمن بنانے سے پہلے ہزار بار سوچنا چاہیئے۔ یاد رہے مغربی اسلام مخالف طاقتوں نے بھانپ لیا ہے کہ مسلمانوں کی قوت کو ریزہ ریزہ کرنے کے لیے شیعہ، سُنّی لڑائی سے بہتر کوئی حربہ نہیں ہو سکتا۔ یوں دکھائی دیتا ہے کہ شیعہ اور سُنّی مسلمانوں کی لڑائی کا تماشہ دُنیا دیکھے گی اور ہنسے گی اور مسلمان غم سے نڈھال لاشیں اُٹھائیں گے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو متحد ہونے اور دانشمندانہ فیصلے کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

عمران خان پارلیمنٹ میں

عمران خان کی سیاست بھی جعلی پارلیمنٹ کے بدبودار تالاب میں زندگی تلاش کرنے کے لیے اُتر چکی ہے۔ نو ماہ تک بڑی بڑی بڑھکوں کے بعد پی ٹی آئی کی نئی پیدائش تالاب میں بیٹھی بیمار مچھلیوں نے نہایت کراہت سے برداشت کی ہے۔ آئندہ دنوں میں یہ بھی ہو سکتا ہے کہ عمران خان کے پر پرزے نکالنے پر تالاب میں رہنے والی خونخوار مچھلیاں، عمران کو عدالتوں میں بیٹھے مگر مچھ نما ججوں کے حوالے کر دیں، یہ بھی ہو سکتا ہے کہ سیاست کے تالابوں کو زندگی دینے والی خونی وہیل مچھلیاں عمران خان کو اور ان کی سیاست کو چبائے بغیر نگل جائیں۔ نو ماہ تک ادھر ادھر بھٹکنے کی وجہ سے عمران گھر کے رہے ہیں نا گھاٹ کے۔ لعنت ہو ایسی سیاست پر جس میں تھوک کر نگلنا پڑے۔ سچ کہا ہے خواجہ آصف نے کہ جعلی اور ناپاک تالاب کو گالیاں دینے کے بعد پھر اس سے فیض یاب ہونے کے لیے آ گئے ہو، شرم کرو، حیا کرو۔ نہ جانے عمران کو یکا یک رُسوا ہونے کے لیے کس نے مجبور کیا اور مجبور بھی ایسا کیا کہ تالاب کی غلاظت اُن پر برستی رہی اور وہ بیٹھے رہے۔ اللہ کسی دشمن کو بھی یہ دن نہ دکھائے کہ وقت اسے ایسی ذلّت کے کٹہرے میں لے جائے جہاں رُسوائی سے بچانے کے لیے زمین پھٹے نہ آسمان گرے۔ عوام محو تماشہ ہے، شرمندہ تو کبھی ہوتی نہیں، بیمار اور زہریلی مچھلیوں اور ڈینگی مچھروں کے لیے ان کے پاس زندہ باد کہنے یا مردہ باد کہنے کے علاوہ کچھ کرنے کی طاقت نہیں ہے اور طاقتور ڈاکٹر جنہیں فوج کہتے ہیں وہ بھی دوا بیمار سیاست دانوں کو ہی دیتے ہیں۔ عمران اور قادری کی رُسوائی پر ہم صرف یہی کہہ سکتے ہیں

کعبے کس منہ سے جاؤ گے غالبؔ　　　شرم تم کو مگر نہیں آتی

جہالت ایک موت ہے

مسلمانوں پر آنے والی تمام آفتوں کی بنیادی وجہ جہالت ہے۔ مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید فرقان حمید کی صورت میں علم کا سمندر عطا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ''بے انتہا رحم کرنے والا اور بن مانگے دینے والا۔ اُس نے قرآن کی تعلیم دی۔ (سورۃ الرحمٰن آیات ۲،۳) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اہل کتاب کے ایک گروہ نے اللہ کی کتاب کو پس پشت ڈال دیا ہے (یعنی وہ کتاب پر عمل نہیں کرتے) گویا وہ لوگ جانتے ہی نہیں بے علم ہیں۔ (البقرہ آیت ۱۰۱) عصر حاضر میں قرآن جیسی انمول کتاب کے ہوتے ہوئے مسلمانوں کی بھی یہی کیفیت ہو چکی ہے۔ ناممکن ہے علم قرآنی سے فیض اُٹھانے والا روحانی اور دُنیاوی طور پر ذلّت کا شکار ہو۔ جہالت کے نتیجے میں اقوام ایسے قبرستان کا منظر پیش کرتی ہیں جہاں صرف مُردے دفن ہوں۔ جس طرح مُردے کسی کو فائدہ پہنچا سکتے ہیں اور نہ ہی اپنے لیے آسانی پیدا کر سکتے ہیں اسی طرح جہالت ایک ایسی موت ہے جو انسان کو دنیا اور آخرت میں گھاٹا پانے والوں کی صف میں کھڑا کر دیتی ہے۔ جہالت کی وجہ سے جہنم میں داخل ہونے والوں کے متعلق اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ ''اور وہ کہیں گے اگر ہم (غور سے) سُنتے یا عقل سے کام لیتے تو ہم آگ میں پڑنے والوں میں شمار نہ ہوتے۔'' (سورۃ الملک آیت ۱۱) ابلیس کا اللہ تعالیٰ کے حکم پر آدم کو سجدہ نہ کرنا اُس کے علم کی وجہ سے نہ تھا بلکہ اُس کی لاعلمی کی وجہ سے تھا اگر وہ علم رکھتا تو کبھی بھی وہ آدم کو سجدہ کرنے سے انکار نہ کرتا۔ فرعون، نمرود اور ابوجہل اور ان کے وارثان اگر علم وعرفان رکھتے تو ضرور اپنے اپنے زمانہ کے انبیاء کے پیغام کو غور سے سنتے اور عقل سے کام لیتے اور کبھی راندہ درگاہ نہ ہوتے۔ انبیاء کے مخالفوں کی ہلاکت کی وجہ علم نہیں ہوتا بلکہ جہالت کا اندھیرا ہوتا ہے۔ کامل علم نہ ہونے کے سبب ہی نصرانیوں نے انسان کو خدا کا بیٹا قرار دے دیا ہے، ہندوؤں نے بتوں کو پوجنا شروع کر دیا ہے، یہودیوں نے دیوار گریہ کو ہی سب کچھ سمجھ لیا ہے اور مسلمانوں نے پیروں فقیروں کو ان داتا اور دستگیر قرار دے دیا ہے اور بے ایمانی، ذخیرہ اندوزی، ملاوٹ، رشوت اور دھوکہ وغیرہ وغیرہ میں ماسٹرز کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ ایسے بدبختوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ ''وہ ان باتوں کو سیکھتے ہیں جو ان کو ضرر پہنچائے اور انہیں کوئی فائدہ نہ پہنچائے۔'' (البقرہ آیت ۱۰۲) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ''اور عقل والوں کے سوا کوئی نصیحت نہیں پکڑتا۔ (سورۃ البقرہ آیت ۲۷۰) یہ ناممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ کا سچا عرفان حاصل کیے بغیر اللہ تعالیٰ کا حقیقی ڈر دل میں قائم ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ''یقیناً اللہ کے بندوں میں سے وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔'' (سورۃ الفاطر آیت ۲۹)

اگر اس وقت اُمّت مسلمہ کی حالت زار پر غور کیا جائے تو یہ حقیقت کھل کر سامنے آتی ہے کہ اُس عظیم ترین نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ جس کی وجہ سے کائنات بنائی گئی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے جسے علم وعرفان کے لامتناہی سمندر عطا کیے گئے، اُس کی اُمّت کی بربادحالی کی وجہ علم سے کنارہ کشی اختیار کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جس اُمّت کو دُعا سکھائی تھی کہ ''اے میرے ربّ! مجھے علم میں بڑھا دے۔'' (سورۃ طٰہٰ آیت ۱۱۵) آج وہی اُمّت علم کے نُور سے منور ہونے کی بجائے جہالت کے اندھیروں میں ٹامک ٹوئیاں مار رہی ہے۔ علم سے دوری نے مسلمانوں پر ایسی ذلّت کی مار ماری ہے کہ وہ غیروں سے پٹتے ہیں اور اپنوں سے بھی مار کھا رہے ہیں۔ دینی علوم ہوں یا غیر دینی علوم ہوں، ان علوم کو حاصل کیے بغیر اللہ تعالیٰ کا عرفان حاصل ہونا ممکن نہیں ہے۔ ہاں یہ بھی ضروری ہے کہ ذہن ودل کو روشن کرنے والا ایسا علم حاصل کریں جو بنی نوع انسان اور تمام مخلوقات کے لیے آسانیاں پیدا کرنے والا ہو۔ رسول اللہ ﷺ

مقدس آیات قرآن کریم واحادیث نبویؐ آپ کی دینی معلومات میں اضافے کے لئے شائع کی جاتی ہیں۔ ان کا احترام آپ پر فرض ہے لہذا جن صفحات پر مقدس آیات واحادیث مبارکہ درج ہیں ان کو صحیح اسلامی طریقے کے مطابق بے حرمتی سے محفوظ رکھیں۔ (شکریہ)

نے فرمایا ہے کہ "اے خدا میں پناہ مانگتا ہوں ایسے علم سے جو نفع نہ پہنچائے۔" اسی طرح عصر حاضر کے مولویوں کی طرح صرف منہ سے جھاگ اُڑانے اور پیٹ کا دھندہ کرنے کے لیے دینی علم کو استعمال نہ کیا جائے بلکہ دینی علم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ نیک اعمال بجالانے کی طرف سب سے پہلے متوجہ ہونا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ان عالموں کے متعلق جو نیک عمل کرتے ہیں فرماتا ہے کہ "میں تم میں سے کسی عمل کرنے والے کا عمل ہرگز ضائع نہیں کروں گا خواہ وہ مَرد ہو یا عورت۔" (سورۃ آل عمران آیت ۱۹۶) خواتین کی تعلیم کے دشمنوں کے لیے رسول اللہ ﷺ کا یہ مقدس ارشاد کافی ہے کہ "ہر مسلمان مرد و عورت پر تحصیل علم فرض ہے۔" رسول خُدا ﷺ نے بلا تخصیص مرد و عورت کے تحصیل علم کے متعلق فرمایا ہے کہ "علم حاصل کرو اگر چہ (دور دراز مقام) چین میں ہی کیوں نہ ہو۔" آپؐ فرماتے ہیں کہ علم ایسی صفت ہے جس کے ذریعہ جاہل، عالم بن جاتا ہے۔ پھر فرماتے ہیں کہ بے علم عبادت گذار اس گدھے کی مانند ہے جو آٹے کی چکی سے بندھا ہے۔

آج کل عالم ہونے کا دعویٰ کرنے والے حشرات الارض کی طرح زمین پر پھیلے ہوئے ہیں، مدرسے عالم بنانے والی ایسی فیکٹریاں ہیں جن میں مانگے تانگے کی روٹی کے ٹکڑوں پر پلنے والے بچے لاکھوں کی تعداد میں معاشرے کا امن و امان اور ایمان خاک میں ملانے کے لیے تیار ہوتے ہیں۔ ان بچوں کو ایسی تعلیم دی جاتی ہے جو نا صرف ان بچوں کے لیے بے فائدہ ہوتی ہے بلکہ معاشرے کے لیے بھی زہر قاتل ثابت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "وہ ان باتوں کو سیکھتے ہیں جو ان کو ضرر پہنچائے اور انہیں کوئی فائدہ نہ پہنچائے۔" (البقرہ آیت ۱۰۲) اگر ان بچوں کی تعلیم کا معیار اسلامی ہوتا تو یہ کیسے ممکن ہے کہ کروڑوں پاکبازوں کے ہوتے ہوئے اُمّت مسلمہ میں کراہنے کی طاقت بھی نہ ہو۔ حضرت ابو بکر وراقؒ فرماتے ہیں کہ "جس نے صرف علم کلام پر اکتفا کیا اور زہد نہ کیا وہ زندیق ہے اور جس نے علم فقہ پر قناعت کی اور تقویٰ اختیار نہ کیا وہ فاسق ہے۔" مدرسوں سے برآمد ہونے والے پاکبازوں میں سے کسی ایک زاہد یا متقی کا نام تو بتائیں۔ یقینی طور پر زندیق اور فاسق معاشرے کو لہولہان تو کر سکتے ہیں امن کا گہوارہ کبھی نہیں بنا سکتے۔ حضرت یحییٰ بن معاذ رازیؒ فرماتے ہیں کہ "تین قسم کے لوگوں کی صحبت سے بچو ایک غافل علماء سے دوسرے مداہنت کرنے والے فقرا سے تیسرے جاہل صوفیاء سے۔" ان تینوں اقسام سے اُمّت مسلمہ کا دامن بھرا ہوا ہے۔ سچا، کھرا اور پاکیزہ وجود وہی ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ سے براہ راست علم حاصل کرنے جیسے عظیم مقام پر پہنچ جائے۔ عصر حاضر میں کروڑوں نام نہاد پاکبازوں میں ایک بھی ایسا پاکباز مجھے تو نہیں ملا جسے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو۔ یہودی عالموں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ان کی مثال ایسے ہے جیسے گدھے پر کتابیں لدی ہوں۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ایک زمانے میں مسلمان یہودیوں کے ایسے مشابہ ہو جائیں گے جیسے پاؤں کی دو جوتیاں۔ اور ہم شاہد ہیں کہ ایسا ہو چکا ہے۔ یہودی عالم کو ایسا گدھا قرار دیا گیا ہے جس کے اوپر کتابیں لدی ہوئی ہوں اور مسلمان نام نہاد علماء وہ گدھے معلوم ہوتے ہیں جو کتابوں کے بوجھ سے بھی فراغت حاصل کر چکے ہیں اور صرف چیخ چنگھاڑ کر لوگوں کی توجہ اپنی طرف مبذول کراتے ہیں تاکہ پیٹ بھرنے کا سامان ہو سکے۔ اور اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ اور (نخوت سے) انسانوں کے لیے اپنے گال نہ پُھلا اور زمین میں یونہی اکڑتے ہوئے نہ پھر۔ اللہ کسی تکبر کرنے والے (اور) فخر و مباہات کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔ اور اپنی چال میں میانہ روی اختیار کر اور اپنی آواز کو دھیما رکھ۔ یقیناً سب سے بُری آواز گدھے کی آواز ہے۔ (سورۃ لقمان آیت ۱۹، ۲۰) شاید نام نہاد عالموں نے ان آیات کو دیکھا ہی نہیں ہے اسی لیے آج کے مولوی کی تقریر کا انداز نہایت متکبرانہ اور بے باکانہ ہے۔ اونچی آواز میں چیختے ہیں اور منہ سے جھاگ نہ صرف اُڑ رہا ہوتا ہے بلکہ ہونٹوں کے کناروں پر جم کر کراہت پیدا کرتا ہے۔ اکثر مولوی اتنے موٹے ہیں کہ وہ چلتے ہی نہیں، لڑھکتے ہیں۔

مولوی لوگ غلط کہتے ہیں کہ العلم الحجاب الاکبر۔ امام الزماں فرماتے ہیں۔ یہ غلط ہے۔ صحیح یہ ہے کہ الجہل الحجاب الاکبر۔ علم نُور ہے وہ حجاب نہیں ہو سکتا۔ بلکہ جہالت حجاب اکبر ہے۔ خُدا ہمیں ہر وہ علم عطا کرے جس سے اللہ تعالیٰ کے قریب سے قریب تر ہونے کی توفیق ملے اور علم کی دولت کو اللہ تعالیٰ کی مخلوقات کے فائدہ کے لیے استعمال کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔ حضرت ابو علی ثقفیؒ نے کیا خوب فرمایا ہے کہ "جہالت اور تاریکی کے مقابلہ میں علم دل کی زندگی اور آنکھوں کا نور ہے۔" خُدا ہمیں ایسے علوم سیکھنے اور سمجھنے کی توفیق دے جو جہالت کے اندھیروں کو دور کر کے نظر و دل کو نُور سے بھر دیں۔ آمین۔

مُردہ......کو زندہ کر دیا!

تحریر: انعام الحق (پاکستان)

چند ہفتے قبل مسلمانوں نے مل کر ایک مردہ اخبار کو دوبارہ سے زندہ کر دیا ہے۔فرانسیسی اخبار جو کہ مقروض اور لاوارث ہوتا جا رہا تھا اور بعید نہ تھا کہ چند ہی ہفتوں میں بند کر دیا جاتا یعنی مَر جاتا۔کسی نے ادارہ کو مشورہ دیا کہ اس اخبار کو زندہ کرنے کے لئے مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کیا جائے۔اس سلسلہ میں ادارہ نے گستاخانہ خاکے چھاپے اور نتیجہ وہی نکلا جو اخبار کے ادارہ نے سوچا تھا۔مسلمانوں نے اخبار کو اس قدر مشہور کیا جس کے باعث ایک مردہ اخبار اُٹھ کھڑا ہوا......!

یورپی ممالک کے لئے یہ انتہائی آسان ہے کہ جب چاہیں موقع تلاش کر کے مسلمانوں کو اپنے ملک سے نکالنا شروع کر دیں۔ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یورپی ممالک میں بسنے والے انسانیت کے حقیقی معنی سے بخوبی واقف ہیں اور صرف وہی ہیں جو جانتے ہیں کہ انسان کے ساتھ انسانیت والا سلوک کیسے کیا جاتا ہے۔لیکن ہم یہ نہیں جانتے کہ وہ ہماری ہی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر ہمیں ہی لوٹ رہے ہیں۔کئی کئی دہائیوں سے مغربی ممالک میں بسنے والے مسلمان یہ سمجھتے ہیں کہ ہماری نسلیں بھی یہاں خوشی سے آباد رہ سکیں گی۔لیکن یہ نہیں جانتے کہ مغربی ممالک کے پاس ایسے کئی ہتھکنڈے ہیں جنہیں استعمال کر کے وہ تمام مسلمانوں پر الزام عائد کرتے ہوئے اُنہیں ملک بدر کر سکتے ہیں۔ایسا ہرگز نہ سمجھیں کہ اگر مسلمانوں کو ملک بدر کرنے کی کوشش کی گئی تو اُنہیں اپنی جائیدادیں بھی ساتھ لے جانے کی اجازت ملے گی۔ہرگز نہیں بلکہ اُنکی سالہا سال کی محنتوں کا پھل مغربی ممالک کے حکمران اور اُن کی نسلیں کھائیں گی۔

جس طرح گذشتہ دنوں فرانس میں ہونے والے مظاہروں میں مسلمانوں کے خلاف اقدامات کرنے کی خواہش ظاہر کی گئی۔آنے والے دِنوں میں اگر اُن اقدامات پر عمل درآمد شروع ہوا تو پھر مسلمانوں کو یورپ سمیت تمام مغربی ممالک سے بوری بستر اگول کرنا پڑے گا۔فرانس میں گستاخانہ خاکوں کے نتیجہ میں ہونے والے حملے کے بعد اکثر لکھنے والوں کی یہ بھی رائے ہے کہ یہ حملہ اس اخبار کی ساخت کو زندہ کرنے کے لئے کروایا گیا۔بظاہر یہ عمل ایسا تھا جس کے نتیجہ میں ہونے والی کسی بھی کاروائی کے بعد اُنگلی مسلمانوں پر ہی اُٹھائی جانی تھی لہٰذا یہ کہنا سہی نہیں کہ اس حملہ کے پیچھے مسلمان ہی ہیں اور اگر خدانخواستہ یہ عمل مسلمانوں کی طرف سے سرزد ہوا ہے تو اس میں کسی ایک گروہ کا قصور تو ہوسکتا ہے لیکن ساری مسلم اُمہ کا نہیں۔یوں تو امریکہ میں بھی آئے دن قتل اور وارداتیں ہوتی ہیں اور اکثر ایشیائی لوگوں کے کاروبار یا گھروں میں چوریاں ہوتی ہیں تو کیا یہ سمجھ لیا جائے کہ پوری دُنیا میں بسنے والے عیسائی قاتل اور چور ہیں؟

اس مارچ میں جرمن بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں اور جرمن قوم اگر یہ سمجھ رہی ہے کہ یہودی اور جرمن مل کر امن مارچ میں شامل ہونے سے دوست بن جائیں گے تو یہ جرمن قوم کی غلط فہمی ہے۔یہودی جرمن قوم سے ہر اُن یہودیوں کی موت کا بدلہ لیں گے جنہیں جرمن قوم نے دوسری عالمی جنگ میں مارا۔بھلے ابھی موقع مناسب نہ جانتے ہوئے یہودی خاموش ہیں لیکن یہودی اپنا بدلہ نہیں بھولتے۔فلسطین بھی اسی بات کی سزا بھگت رہا ہے۔دوسری جنگ عظیم میں اگر فلسطینی اعلیٰ قیادت ہٹلر کو جا کر نہ ملتی اور اُسکی حمایت نہ کرتی تو شاید اسرائیل جو سلوک آجکل فلسطین کے ساتھ کر رہا ہے نہ کرتا۔کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ ”غلام قوم کے معیار بھی عجیب ہوتے ہیں۔شریف کو بیوقوف، مکار کو چالاک، قاتل کو بہادر اور مالدار کو بڑا آدمی سمجھتے ہیں۔“

تیسری عالمی جنگ

اسلامی اور غیر اسلامی تاریخ ہمیں ایسے دلخراش مناظر دکھاتی ہے جنہیں دیکھ کر دل ماتم کرنے کے لیے مچلتا ہے اور جہاں مظلوموں کے لیے دل سے دعا اٹھتی ہے وہیں دِل ظالموں کیلیے نفرت وحقارت محسوس کرتا ہے۔ امریکہ میں بسنے والے قدیم باشندوں کے خون سے امریکہ کی سرزمین رنگین کی گئی اور ریڈ انڈین قوم کونابود کر دیا گیا۔ افریقہ کے ساحلوں سے اُٹھائے جانے والے معصوم افریقیوں کو غلام بنا کر انسانیت سوز مظالم کیے گئے۔ آسٹریلین کی قدیم آبادیوں کا صفیایا کر دیا گیا، کسی زمانے میں آسٹریلیا میں سولہ سوزبانیں بولی جاتی تھیں اب چندزبانوں کے علاوہ تمام زبانوں کا وجود زبان بولنے والوں کے ساتھ ہی مٹ چکا ہے۔ پہلی اور دوسری جنگ عظیم میں کروڑوں لوگ موت سے ہمکنار کر دیے گئے۔ ویتنام میں لاکھوں افراد کو سانس لینے سے روک دیا گیا۔ انسانی خون سے ہولی کھیلنے والی قومیں امن کی تلاش میں اربوں انسانوں کو قتل کرنے کے لیے تیسری عالمگیر جنگ کی بنیاد عراق میں رکھ چکی ہیں۔ عراق میں لاکھوں افراد کو قتل کرنے کے بعد افغانستان اور لیبیا وغیرہ کو عبرت کا نشان بنا دیا گیا ہے۔ شام اور یمن کی تباہی جاری ہے۔

امریکہ، برطانیہ اور سعودی عرب یہ تینوں ممالک یہودی خواب کو شرمندہ تعبیر کرنے میں اہم ترین رول ادا کر رہے ہیں۔ امریکہ و برطانیہ ٹیکنالوجی اور جدید اسلحہ سے لیس فوج استعمال کر رہے ہیں اور سعودی عرب تمام اخراجات کو برداشت کر رہا ہے۔ یہ تین ممالک عراق، افغانستان، لیبا، مصر، شام وغیرہ کو نیست و نابود کرتے ہوئے یمن کی دلدل میں بظاہر پھنس گئے ہیں۔ سعودی حکمرانوں نے ہمیشہ مسلمانوں کے مشترکہ دشمن اسرائیل کے مقابلہ میں شیعہ کمیونٹی کو اپنا سب سے بڑا دشمن سمجھا ہے۔ اب یہی دشمن سعودی عرب کی سرحدوں تک آپہنچے ہیں۔ سعودی حکومت کے در و دیوار لرز رہے ہیں۔ سعودی حکومت نے نواز شریف سے اپنی وفاؤں کا صلہ طلب کرتے ہوئے پاکستان سے فوج بھیجنے کے لیے کہا ہے۔ سعودی حکومت نے شیعہ حوثی باغیوں (حکومت کی غلط پالیسیوں پر احتجاج کرنے والوں کو باغی قرار دیا گیا ہے) کے خلاف فضائی طاقت کا استعمال شروع کر دیا ہے۔ یاد رہے یمن کی آبادی ۲۵ ملین اور شیعہ حوثیوں کی تعداد دس ملین ہے۔ شیعہ حوثی باغیوں نے صنعا جو یمن کا دارالحکومت ہے پر قبضہ کر لیا ہے اور عدن کا محاصرہ کر لیا ہے۔ سعودی عرب کا خیال ہے کہ اگر یمن حوثیوں کے قبضے میں چلا گیا تو عراق، لبنان اور یمن جو سعودی عرب کے ہمسایہ ممالک ہیں ان میں ایران نواز حکومتیں قائم ہونے کا راستہ کھل جائے گا۔ اور اگر ایسا ہو جاتا ہے تو سعودی حکومت کی بقاء خطرے میں پڑ سکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس لڑائی میں قطر، بحرین، متحدہ عرب امارات اور کویت بھی شامل ہو چکے ہیں۔ عجیب بات یہ ہے کہ شام میں بشارالاسد جن کا تعلق شیعہ فرقہ سے ہے کی جائز حکومت کو گرانے کے لیے یہی عرب ممالک شامی باغیوں یعنی سنیوں کی مدد کر رہے ہیں۔ سعودی عرب ان باغیوں کی مدد کرنے میں پیش پیش ہے۔ اور یمن میں شیعہ باغیوں کے خلاف سعودی عرب یمن کی جائز حکومت کے ساتھ ہے۔ اسی سعودی عرب نے عراق کے خلاف کرایے کے فوجیوں کی مدد سے فوجی کاروائی کروا کے لاکھوں عراقیوں کو مروا دیا تھا۔ عراق کا قصور یہ تھا کہ وہ ایک طاقتور ملک بنتا چلا جا رہا تھا اور سعودی اس طاقت کو اپنے لیے خطرہ سمجھتے تھے۔ اور اب ایرانیوں کی بڑھتی ہوئی طاقت سوہان روح بن چکی ہے۔ مغربی طاقتوں اور ایران کے درمیان ہونے والے تاریخی معاہدے پر اسرائیل اور سعودی عرب دونوں کو سب سے زیادہ تکلیف ہوئی ہے۔ اس تکلیف کا اظہار دونوں ممالک کے لیڈر برملا کر رہے ہیں۔ پچھلے دنوں ایک خبر تھی کہ سعودی عرب سب سے زیادہ اسلحہ خریدنے والا ملک بن گیا ہے۔ اسلحہ بیچنے والوں کی خواہش پوری کرنے کے لیے سعودی حکومت یقینی طور پر مسلمان بھائیوں پر نشانہ بازی کرے گی۔ سعودی عرب کو طاقتور مسلمان ملکوں سے ڈر لگتا ہے مگر اسرائیل اور اس کے اتحادیوں سے کوئی خوف محسوس نہیں ہوتا۔ حالیہ تنازعہ کے حل کے لیے ہونے والی عرب لیگ کے اجلاس میں عرب متحدہ فورس بنانے کا فیصلہ کیا جا رہا ہے۔ مدتِ دراز سے فلسطینیوں کا خون پانی کی طرح بہانے والے اسرائیل کے خلاف اسلام کے ٹھیکیداروں کو عرب فوج بنانے کی توفیق کبھی نہیں ملی، ان عربوں نے اپنے عراقی عرب بھائی کے اور اس کی قوم کے چیتھڑے

اڑا کر لڑیاں ڈالی تھیں، اپنے عرب بھائی کو جو لیبیا کا حکمران تھا اسے گلیوں میں گھسیٹ کر مارا گیا اور اس کی قوم کو بدامنی اور خانہ جنگی کی تاریک غار میں دھکیل دیا گیا، اسی ٹولے نے اپنے شامی عرب بھائی کے خلاف باغیوں کی مدد کر کے لاکھوں افراد کی زندگیوں کا چراغ گل کر دیا ہے۔ اب عرب فوج بنائے جانے کا مقصد ایرانیوں کی بڑھتی ہوئی طاقت کو روکنے کے سوا کچھ نہیں ہے۔ سعودی وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ روس شام کی مدد کرنا بند کر دے۔ اور سعودی عرب کی اپنی حالت یہ ہے کہ شام، یمن اور عراق میں سُنّیوں کی مدد کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ روس، چین، ایران، لبنان وغیرہ شیعوں کی مدد سے خود کو الگ نہیں رکھ سکتے۔ بالکل اسی طرح جس طرح بعض سُنّی ممالک ہر صورت میں سُنّیوں کا ساتھ دیں گے۔ اب تصویر یہ بنتی ہے کہ اسلام دشمن طاقتیں بڑے مزے سے مسلمانوں کو ریزہ ریزہ ہوتے ہوئے دیکھیں گی اور اسرائیل میں بیٹھ کر خوشی کے جام نوش کریں گے۔ کاش تمام اسلامی ملک مل کر ایک اسلامی فوج بناتے اور تمام مسلم ممالک اپنے اختلافات خود دور کرنے کی صلاحیت اپنے اندر پیدا کرتے۔ مغربی ممالک پر انحصار کرنے کی بجائے اتحاد کی قوت سے وسائل پیدا کر کے اپنی عوام کے درد والم کو دور کرتے۔ مغربی عیسائی طاقتیں اپنے ایک چھوٹے سے رقبہ کے مالک دوست ملک اسرائیل کے تحفظ کے لیے سیسہ پلائی دیوار بن کر اس کے سامنے کھڑے ہیں۔ اور مسلمان خاص طور پر عرب مسلمان اپنے سب سے بڑے سمجھے جانے والے دشمن کے مقابلہ کے لیے کبھی بھی اکٹھے نہیں ہوئے۔ شام کی پہاڑیوں اور اردن کے مقبوضہ علاقے اسرائیل سے خالی کرانے کے لیے کبھی مشترکہ کوشش نہیں کی گئی۔ اب جبکہ سعودیوں کو خطرے کی بو آنا شروع ہوئی ہے تو اسے عرب بھائی اور دوسرے مسلم ممالک کی مدد کی ضرورت بھی محسوس ہونا شروع ہو گئی ہے۔

سعودی عرب نے مصر اور پاکستان سے فوجی امداد طلب کی ہے۔ یہ وہ دو ممالک ہیں جو دو غیر مسلم ممالک سے جنگیں لڑ چکے ہیں اور دوست مغربی ممالک کی وعدہ خلافیوں اور عربوں کی بے حسی کی وجہ سے جنگیں ہارے بھی ہیں۔ عربوں پر اخوان المسلمین کی مدد کرنے کا الزام بھی ہے۔ مصر اسرائیل جنگ عربوں کی بے حسی کی وجہ سے مصری شکست کا باعث بنی تھی۔ کشمیریوں کی حمایت کبھی نہیں کی ہندو دوستی کی وجہ سے۔ سعودی مطالبے کے بعد پاکستانی قیادت کا نہایت مضحکہ خیز بیان سامنے آیا ہے۔ کہتے ہیں کہ سعودیوں کی حفاظت کے لیے ہم ہر قسم کی خدمات کے لیے حاضر ہیں۔ اگر ایسی ہی بات ہے تو ایک دو ایٹم بم سعودیوں کو بھیج دیں تا کہ یمنی، شامی شیعہ مسلمانوں کا جلد اور مکمل طور پر خاتمہ ہو جائے۔ لیکن یہ بھی یاد رکھیں ایران آپ کا ہمسایہ ملک ہے، اور ایران شامی شیعوں اور یمنی شیعوں کا خاتمہ کسی صورت میں بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ''ہو سکتا ہے کہ بعض مسلمان طاقتیں بعض دوسری مسلمان طاقتوں کے ساتھ نبرد آزما ہو جائیں اور ایک دوسرے پر حملہ کریں۔ ایسی صورت میں عالم اسلام کا مشترکہ فرض ہے کہ ان کے درمیان صلح کرا دیں۔'' پاکستان اور تمام عالم اسلام کسی ایک ملک کا فریق بننے کی بجائے دونوں گروپوں کو مذاکرات کی میز پر لانے کے بعد صلح جوئی اور بھائی چارے کی فضا پیدا کریں تا کہ تیسری عالمی جنگ کے بادلوں کو خلیج سے دور کیا جا سکے۔ ایسا ہونا ممکن تو نہیں ہے کیونکہ ایک گھر میں رہنے والے مسلمان بھائی بھی اتحاد و اتفاق کی برکت سے محروم ہو چکے ہیں، یہی وجہ ہے دنیا عالمی جنگ کی طرف تیزی سے بڑھ رہی ہے، لیکن کوشش کرنے میں حرج نہیں ہے۔

بعض مسلمانوں کے ذہن اُلجھن کا شکار ہیں، وہ یہ سمجھتے ہیں کہ سعودی عرب نے عالم اسلام کو توڑنے کی کوششیں جوڑنے سے زیادہ کی ہیں، موجودہ حالات بھی سعودی غفلتوں کا نتیجہ ہیں، دوسری طرف وہ یہ بھی سوچتے ہیں کہ سعودی عرب میں مقدس مقامات مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ ہیں اس لیے سعودی غلطیوں کو نظر انداز کرتے ہوئے سعودی عرب کے دفاع کے لیے سعودی حکومت کی مدد کرنا ضروری ہے۔ ایسی اُلجھن کے شکار افراد کو سمجھ لینا چاہیے کہ سعودی خاندان نے ۱۹۲۴ء میں انگریزوں کی مدد سے سابقہ حکومت کو گرا کر اپنی حکومت قائم کی تھی۔ چودہ سو سال میں سینکڑوں حکمران عرب پر حکومت کر چکے ہیں۔ یاد رکھیں عربوں کی خوشحالی اور چہروں کی لالی مکہ مدینہ کی محتاج ہیں محتاج نواز نے والے کی حفاظت کیا کرے گا۔ مکہ مدینہ کی حفاظت اللہ کرتا رہا ہے اور کرتا رہے گا۔ یاد رکھیں سعودی حکمرانوں کو خاندانی بادشاہت کے سوا کچھ عزیز نہیں ہے۔ ضروری نہیں ہے کہ حکومتوں کا جارحیت سے خاتمہ ہو، عوام جب سمجھدار ہو جاتے ہیں تو حکمرانوں کو چلتا کر دیتے ہیں۔ صاف نظر آ رہا ہے کہ سعودی حکمرانوں کا انجام بھی قذافی، حسنی مبارک، صدام حسین، بھٹو، ضیا الحق وغیرہ کے انجام سے مختلف نہیں ہوگا، اگر اصلاح نہ کی گئی۔ جیسا کوئی کرتا ویسا ہی بھرتا ہے، اور یہ بھی سچ ہے کہ کاغذ کے پھولوں سے خُوشبُو کی امید رکھنا

بے وقوفی کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ جس طرح تاریخ کے ورق ہمیں خون کے آنسو رُلا رہے ہیں اسی طرح آنے والی نسلیں آج غلط فیصلے کرنے والوں پر لعنت بھیجیں گی۔ اللہ مسلمانوں اور دُنیا کے تمام انسانوں کو عقل سلیم عطا کرے اور اچھے فیصلوں کی توفیق دے۔ آمین۔

RH CATERERS

Our Chefs are dedicated to creating Authentic Dishes.Our Menus offer a wide variety of dishes originating from all parts of the Indian & Pakistani. Sub Continent.We can offer a range of Catering Options such as a sit down Silver Service,a simple Buffet,Multi dish or Karahi Stand service.We are able to cater for any number of guests & our specialized MENUS can be accommodated in any Venue and any budget.A bespoke tailor made Menu can be made upon request.

The Complete Catering & wedding package consists of all the necessaries ensuring that you will have the most successful event:

Our Gold pakage includes

- ☆ Authentic Asian Catering
- ☆Welcome Drinks Reception (Exotic Fresh Juices)
- ☆Unlimited Soft Drinks & Juices Throughout the day
- ☆Cutlery Crockery & Glassware
- ☆Linen Tableclothes & Napkins
- ☆ Professional Uniformed Waitress Staff
- ☆Event Manager & Wedding coordinator
- ☆All Serving Utensils
- ☆Chefs ansite
- ☆Kitchen Staff & Porters
- ☆Complete Peace of mind

For further assistance please contact: Tel : 02036747909 Mob: 07792998973

2 london Road, SM4 5BQ;Morden,surrey.

آوارگانِ دشتِ خار (قسط اوّل)

جہاں عصرِ حاضر کے مسلمانوں کی حالتِ زار دیکھ کر ہر اُس مسلمان کا دِل خُون کے آنسو رو رہا ہے جس کے بدن میں اللہ اور اُس کے رسول کی محبت خُون کی طرح دوڑ رہی ہے وہاں علماء سُوء جو اُمّت مسلمہ کو اِس نہایت دردناک صورت حال سے دوچار کرنے والے ہیں نہایت ڈھٹائی اور بے شرمی کے ساتھ اصلاحِ اُمّت کے نام پر فرقہ بازی اور تکفیر بازی کا بازار گرم کیے ہوئے ہیں، اللہ اور رسول ﷺ کے نام پر خُون کی ہولی کھیل رہے ہیں۔ اِن اسلام کے جھوٹے ٹھیکیداروں کی بے لگام تحریروں اور تقریروں نے جہاں کلمہ طیّبہ پڑھنے والوں کو کُفر کی بھٹی میں جھونک دیا ہے وہیں ایک دوسرے کے خُون کے پیاسے بھی بنا دیا ہے۔ کل تک یہ فرقہ بازی کے مقابلے مولانا لوگ اپنی اپنی مسجدوں میں کیا کرتے تھے یا موٹی موٹی کتابیں تحریر کی جاتی تھیں جو کُفر کے فتووں، بُرے الفاظ اور اخلاقی گراوٹ کا شاہکار ہوتی تھیں۔ اب یہ کارِ گناہ اسلام کے نام پر بنائے جانے والے ٹی وی چینلز پر بھی ہو رہا ہے۔ آوارگانِ دشتِ خار میں ذکر ہوگا ان نام نہاد مولویوں کا جو اُمتِ مسلمہ کو گُھن کی طرح کھا رہے ہیں۔ جو جُبے اور دستار میں ملبوس عالموں کے بھیس میں عامتہ الناس کو گُمراہ کر رہے ہیں کبھی فرقوں کے نام پر، کبھی عقیدوں کے نام پر اور کبھی سیاست کے نام پر۔ اور آوارگانِ دشتِ خار میں ذکر ہوگا اُن مذہبی جنونیوں کا جو اپنی پسند کا اسلام نافذ کرنا چاہتے ہیں تاکہ انسانوں کی گردنیں مذہب کے نام پر کاٹی جاسکیں۔ آوارگانِ دشتِ خار لکھنے کا مقصد اُن عوامل اور مذہبی جنونیوں کے چہرے سے نقاب اُٹھانا ہے جنکی تفسیروں اور تقریروں نے اُمّتِ مسلمہ کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے اور جن کی تفرقہ بازیوں نے کلمہ گو مسلمانوں کی اخوت کو پارہ پارہ کر دیا ہے۔ آوارگانِ دشتِ خار میں ذکر ہوگا اُن نام نہاد علماء کا، پیروں کا اور اُن نام کے مسلمانوں کا جو بددیانتی اور ناانصافی کرتے ہیں اور دم بھرتے ہیں اسلام کا۔

بہشت اور مُلّا

دارالشکوہ ابن شاہجہاں کہتے ہیں

بہشت آنجا کہ مُلّائے نباشد
زِ مُلّا شور و غوغائے نباشد

جہاں خالی شود از شورِ مُلّا
زِ فتوی ہائش پروائے نباشد

در آں شہرے کہ مُلّا خانہ دارد
در آنجا ، ہیچ دانائے نباشد

ترجمہ: یعنی بہشت وہ مقام ہے جہاں مُلا اور اس کا شور و غوغا نہ ہو۔ جہاں مُلّا کے شور سے خالی ہو اور اس کے فتووں سے بے نیاز ہو۔ جس شہر میں مُلّا رہتا ہو اس میں کوئی دانا نہیں رہ سکتا۔ بحوالہ تذکرہ شعرائے پنجاب صفحہ ۲۹۰ مرتبہ کرنل خواجہ عبدالرشید صاحب۔ ناشر اقبال اکادمی کراچی ۱۹۶۷ء

مولوی روح کھچ، وغیرہ وغیرہ

پیرزادہ علامہ اقبال احمد فاروقی ایم اے، مولوی محمد شمس الدین مرحوم تاجر مسلم مسجد چوک انارکلی کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ بلند رتبہ فضلاء کے علاوہ ان کی دکان پر بعض ایسے کردار بھی چلے آتے جو بحث و تمحیص کے علاوہ مولانا کی تواضع اور نفیس چائے پر نظر رکھتے تھے ان میں سے بعض اپنے ادبی ناموں سے ایک وقت یاد رہے اور بعض اپنے مخصوص ناموں کی وجہ سے احباب کے تفنّنِ طبع کا سامان بنتے۔ مولوی کچھی، مسٹر پٹپٹی پاڑ، مولوی کلہاڑا، مولوی چُھرا، بابا بارہ من، مولوی روح کھچ، بے چین روح، مولوی ملک الموت، پیر بھسوڑی، مولوی مرغ و ماہی وغیرہ کرداری نام آنے والوں کی عادات و اخلاق پر روشنی ڈالتے تھے۔ (مولوی طوفانی، مولوی بجلی، مولوی کن ٹٹا اور مولوی لہولہان وغیرہ بھی گلی کوچوں میں پائے جاتے ہیں) تذکرہ علمائے اہل سنت و جماعت لاہور صفحہ ۳۹۵۔ ناشر مکتبہ نبویہ، گنج بخش روڈ، لاہور مطبوعہ جنوری ۱۹۷۵ء

اقبالؔ اور مولوی

مولوی بیگانہ از اعجازِ عشق
ناشناسِ نغمہ ہائے سازِ عشق

مولوی عشق کے معجزہ سے بیگانہ ہے اور سازِ عشق کے نغموں سے ناشناس ہے۔

شیخ درعشقِ بُتاں اسلام باخت　　رشتۂ تسبیح راز نّار ساخت
شیخ نے بُتانِ مجازی کے عشق میں اسلام کو ہار دیا ہے اور تسبیح کے رشتے کو زنّار بنادیا ہے۔

واعظاں ہم صُوفیاں منصب پرست　　اعتبارِ ملّت بیضا شکست
واعظ اور صُوفی منصب پرست ہو گئے ہیں اور اُنہوں نے ملّت بیضا کا اعتبار توڑ دیا ہے۔

واعظ ما چشم بر بُتخانہ دوخت　　مُفتیٔ دینِ مُبیں فتویٰ فروخت
ہمارے واعظ نے نگاہ بُتخانہ پر جمادی ہے تو مُفتیٔ دین نے فتویٰ فروخت کرنا شروع کر دیا ہے۔

چیست یاراں بعدازیں تدبیرِ ما　　رُخ سوئے مے خانہ دارد پیرِ ما
اے دوستو! اس کے بعد ہماری کیا تدبیر ہوسکتی ہے ہمارے پیر صاحب تو میخانہ کی طرف رُخ کیے ہوئے ہیں۔

(اسرار و رُموز صفحہ ۶۷،۷۹)

ممنون کی کہانی قاسمی کی زبانی

عطا الحق قاسمی لکھتے ہیں کہ صدر پاکستان ممنون حسین نے بتایا ہے کہ ان کے والد نے انہیں دینی تعلیم کے حصول کے لیے مدرسے میں داخل کروا دیا، مگر درس نظامی کی تکمیل سے قبل ہی میں وہاں سے نکل آیا، اس کی وجہ بہت عبرت ناک تھی، عبرتناک اس لیے کہ مدرسے میں طلبہ کے لیے جو طعام کا بندوبست تھا وہ کچھ اس طرح کا تھا کہ مہتمم صاحب کہتے ، اسماعیل، تم نے اپنا کھانا اسحاق صاحب کے گھر سے لے کر آنا ہے، عزیز احمد تمہارا کھانا ذوالفقار صاحب کے ہاں ہے وغیرہ وغیرہ اس کے علاوہ لوگ ان طلبہ کو ''مُلّا''اور''مولوی'' کہہ کر پکارتے تھے۔

عطا الحق قاسمی فرماتے ہیں کہ میرے والد ماجد بھی میٹرک کے بعد ایک دینی مدرسے میں داخل کرانا چاہتے تھے لیکن مجھے طلبہ کا حلیہ پسند نہ تھا، اُلٹے اُسترے سے ٹنڈیں کروائی ہوئیں اور بعد میں مزید صفائی کے لیے آم کی گٹھلی سے سر میں ''گوڈی'' کی ہوئی، میلے کچیلے کپڑے، ٹخنوں سے ایک ایک فٹ اونچی شلواریں (آج کل خواتین میں یہ فیشن بہت مقبول ہے) اس کے علاوہ بہت سی ناگفتنی باتیں قصہ مختصر میں نے ابا جی کو راضی کر لیا۔ اس بات کی سخت ضرورت ہے کہ سارا سیٹ اپ تبدیل کیا جائے جس کے نتیجے میں طالبان اور داعش جیسے ذہن پیدا ہوئے۔　(بحوالہ جنگ لندن ۳۰ مارچ ۲۰۱۵ء)

مولوی اور ڈوم کا ہاتھی

مولانا اشرف علی تھانوی صاحب فرماتے ہیں کہ آج کل تو علماء کی شان اُس ڈوم کے ہاتھی جیسی ہے جس کو اکبر (بادشاہ) نے انعام میں ہاتھی دے دیا تھا۔ وہ ڈوم بڑا گھبرایا کہ اِس کا خرچ کہاں سے لاؤں۔ ایک دن ہاتھی کے گلے میں ڈھول ڈال کر اکبر کے راستہ میں چھوڑ دیا۔ اکبر نے حیران ہو کر ڈوم کو بُلایا اور ہاتھی کو اِس طرح چھوڑنے کی وجہ پوچھی، کہا، حضور آپ نے مجھے ہاتھی تو دے دیا میں اِسے کھلاتا پلاتا کہاں سے۔ میں نے اُس سے کہا کہ بھائی! میں تو گا بجا کر کھاتا ہوں تُو بھی گا بجا کر اپنا پیٹ بھر لے۔ اکبر ہنس پڑا اور ڈوم کو اِس کی امداد کے لیے بھی عطا فرمایا۔ یہی حال آج کل مولویوں کا ہے کہ لوگوں نے اُن کے گلے میں ڈھول ڈال دیا ہے کہ جاؤ گاؤ بجاؤ اور روپیہ جمع کر کے خود ہی سب کام کرو''۔

دوسری جگہ فرماتے ہیں''آج کل تو پیروں کی یہ حالت ہے کہ جہاں مرید نے سر کھجلایا سمجھے کہ پگڑی سے روپے نکال کر دے گا۔'' پھر فرماتے ہیں: ایک بھانڈ کہتا تھا کہ دُنیا میں سب سے منحوس قوم مُلّا نے (مولوی) اور سب سے اچھی قوم بھانڈ ہے۔ اِس لیے کہ بھانڈ ہر وقت اور ہمیشہ دِل سے خوشی اور خورمی

کی دُعا کرتے ہیں۔ اور مُلّا نے ہمیشہ مرنا مناتے ہیں کہ اُس موقع پر اِن کی دعوتیں ہوتی ہیں۔

(حکیم الاُمّت (اشرف علی تھانوی) کے حیرت انگیز واقعات صفحہ ۳۶۴)

مسجد آرائیاں پورہ ہیراں سیالکوٹ میں ایک مولوی نے دورانِ واعظ مائیک پر کہا جو کوئی ایک گالی وہابیوں کو نکالے گا اس کو سو شہیدوں کا ثواب ہوگا۔

(ہفت روزہ الاسلام لاہور ۱۷ دسمبر ۱۹۷۶ء صفحہ ۵)

مولوی گورگن ہے؟

آغا شورش کاشمیری صاحب نے فرمایا تھا کہ ''شخصی احترام کے باوجود ہم یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ ان علماء کی ننانوے فیصد اکثریت ایسی ہے کہ ہمارے دِل میں ان کے لیے ذہنی احترام مفقود ہے۔ ہم اسلام سے براہ راست آگاہ نہ ہوتے تو ان بزرگوں کا وجود ہی اسلام سے برگشتہ کرنے کے لیے کافی تھا۔ نئی نسلیں اسلام سے کٹ رہی ہیں۔ اس کی وجہ خود ہمارے عُلماء (وارثان منبر ومحراب) کا وجود ہے۔ اور وہ نسل جو پچھلے دس پندرہ برس میں جوان ہوئی ہے اس کی ایک خاصی تعداد بے زار ہے اور ایک غالب تعداد ہے کہ تاریخ اسلام میں ان بزرگوں کا وجود گورگن سے زیادہ کوئی مرتبہ یا معنی نہیں رکھتا۔''

(اداریہ چٹان ۲۳ اپریل ۱۹۷۹ء بحوالہ مذہبی وسیاسی فرقہ بندیاں صفحہ ۱۴۷)

خُشک مولوی

علمائے ظواہر کی مثال اخروٹ کے پوست کی سی ہے یعنی زاہد خُشک۔ (جنہیں آسمانی پانی سیراب نہ کرے انھیں خشک مولوی ہی کہا جاسکتا ہے۔ عصر حاضر میں آسمانی پانی پر خُشک مولویوں نے پابندی لگا رکھی ہے) عالم دُنیا وہ ہے کہ سر پر تکبر اور بغض ونفاق کی دستار ہو اور بغل میں کفراً کفراً کا کُفر بیگ ہو اور علمِ دین کے ذریعے دُنیا حاصل کرے۔ یہ دنیا کے کتے ہیں۔ (الدنیہ جیفہ و طالبھا کلاب) یعنی دُنیا مُردار ہے اور اس کے طلب کرنے والے کُتے ہیں۔ یعنی وہ دُنیا جو غیر شرعی طور پر حاصل کی جائے وہ جیفہ ہے اور اس کے طالب کُتے ہیں۔'' (کتنی صحیح بات بیان کی گئی ہے اگر آج کے علماء سو کا جائزہ لیا جائے تو الا ماشاءاللہ سبھی کے بغل میں کُفر بیگ دبے ہوئے ہیں۔ زبان کے بل بوتے پر کماتے ہیں بڑی بڑی گاڑیوں میں سفر کرتے ہیں۔ رشوت کو سودے بازی کہتے ہیں) (تعلیم غوثیہ المعروف مِراۃُ الوحدت مصنف سید گل حسن قلندر قادری صفحہ ۱۹۱ اشاعت اگست ۲۰۰۳ء ناشر شبیر برادر)

تحریک صلوین اور نرگس۔۔۔

مولانا عبدالغنی طارق لدھیانوی صاحب فرماتے ہیں کہ ''نماز جس کو عربی میں صلوٰۃ کہتے ہیں، لغت میں اس کا معنی تحریک صلوین ہے۔۔ جس کا مطلب سرین یعنی Hips۔۔ جس میں قبل اور دبر کا سوراخ ہوتا ہے، اس کو حرکت دینا۔۔۔ اس لغوی معنی کے لحاظ سے آج کل کی تمام رقاصائیں یعنی ڈانسر خواہ ان کا تعلق۔۔ ہالی وڈ سے ہو۔۔۔ یا بالی وڈ سے یا لالی وڈ سے۔۔ وہ سب سے بڑی نمازی کہلائیں گی۔۔۔ اگر نرگس نے یہ چیلنج کر دیا کہ سب سے زیادہ نمازیں میں پڑھتی ہوں۔۔ تو اس کے چیلنج کو توڑنا اہل حدیث کے بس کی بات نہیں رہے گی۔۔ اس لیے آپ کے علماء۔۔۔ احسان الٰہی ظہیر، عبداللہ روپڑی۔۔۔ اثری۔۔ شمشاد سلفی۔۔۔ بدیع الزمان پیر جھنڈا۔۔۔ نذیر حسین

آوارگانِ دشتِ خار لکھنے کا مقصد کسی کی دِل آزاری کرنا قطعاً مقصود نہیں ہے۔ صرف اصلاح احوال کی غرض سے مولویوں کی تحریریں اور دانش وروں کے اقتباسات حوالہ کے ساتھ بغیر کسی خاص ترتیب کے مستقل طور پر شائع کیے جائیں گے۔ آئندہ شماروں میں علماء سو کے متعلق قرآنی آیات، احادیث نبویہؐ اور بزرگان سلف کے ارشادات بھی پیش کیے جائیں گے۔ انشاءاللہ۔

ایڈیٹر

دھلوی۔۔۔غزنوی وغیرہ کے گھر کی خواتین نے ساری زندگی کبھی نماز نہیں پڑھی۔۔۔وہ لوگ (اہل حدیث مولوی) جب مسجد سے گھر آ کر پوچھتے۔۔۔کہ نماز؟ اُن کی عورتیں بیٹھی بیٹھی۔۔۔ سرین Hips کو ہلا کر کہہ دیتیں کہ پڑھ لی۔

(شادی کی پہلی دس راتیں کون جیتا کون ہارا از مولانا عبدالغنی لدھیانوی صفحہ ۴۸ ناشر مکتبہ الحمیر اعلامہ اقبال ٹاؤن رحیم یار خان)

سجادہ نشین کا کلمہ

سجادہ نشین بیربل شریف صاحبزادہ محمد عمر صاحب نے ایک داڑھی صفا نوجوان سے کہا کہ کہو''لا الہ الا اللہ انگریز رسول اللہ، لا الہ الا اللہ لندن کعبۃ اللہ''۔وہ بے چارہ ہیبت سے لرز رہا تھا اور مجلس دم بخود تھی اور وہ بے چارہ برابر پڑھ رہا تھا۔

(انقلاب حقیقت فی التصوف والطریقت ملفوظ نمبر ۲۷)

گلی کا کُتّا

مولوی انور شاہ کشمیری نے اگست ۱۹۲۳ء میں جبکہ آپ بواسیر خونی کے مرض میں مبتلا تھے فرمایا تھا کہ''گلی کا کتا بھی ہم سے بہتر ہے اگر ہم تحفظ ختم نبوت نہ کر سکیں۔''

(کمالات انوری۔ بحوالہ ماہنامہ لولاک اپریل ۲۰۱۵ء جلد ۱۹ شمارہ ۶ صفحہ ۴۵)

مولانا عبد المجید لدھیانوی نے اپنی وفات سے قبل فرمایا تھا کہ''اسلام ہمیں یونیورسٹی نے دینا ہے نہ کالج نے دینا ہے، اسلام ہمیں ملے گا تو انہیں مدارس سے ملے گا، تو ان کی مخالفت کر کے اپنی جڑ کیوں کھودنا چاہتے ہو۔ مدارس اسلام کا قلعہ ہیں۔اسلام ہم نے گھروں سے نکال دیا، بازاروں سے نکال دیا، عدالتوں سے نکال دیا، ہر چیز سے نکال دیا اور اب اگر کہیں چھپا، چھپایا ہے تو مدارس میں باقی ہے''

(ہفت روزہ ختم نبوت ۱۶ تا ۲۲ مارچ ۲۰۱۵ء ترتیب مفتی وقاص صفحہ ۶ جلد ۳۴ شمارہ ۱۱)

پکّے خبیث

حضرت سلطان باہوؒ فرماتے ہیں:۔

مُرشد خام بیوہ عورت کی طرح ہوتا ہے کہ وہ بات بات پر مال و دولت طلب کرتا ہے۔اُس کی نظر نقد اور مال جنس پر لگی رہتی ہے اور وہ ہر وقت درم دُنیا کا منتظر رہتا ہے۔طالبوں کو تو تعلیم و تلقین اور وعظ و نصیحت کرتا ہے لیکن اپنے گھر میں مال و دولت جمع کرتا رہتا ہے۔خام مُرشد ایسے ہے جیسے کہ قصاب کہ طالبوں کی ہڈیوں سے مغز نکال کر بیچ کھاتا ہے۔ ایسے قصاب مُرشد سے میں خُدا کی پناہ مانگتا ہوں کہ یہ آدمی کا گوشت کھانا عین ثواب سمجھتا ہے۔میں نے ہر طریقہ کے پیروں کو خوب پرکھا ہے، یہ لوگ محض زر کی خاطر طالبوں سے پیار بڑھاتے ہیں۔ اپنی زبانوں کو ذکرِ حدیث سے تر رکھتے ہیں لیکن دِل کے پکّے خبیث ہوتے ہیں، ایسے خام و نامُراد لوگ بھلا ہم جلیس خُدا کیسے ہو سکتے ہیں؟'' (کلید التوحید کلاں یعنی کلید جنّت الفردوس صفحہ ۴۴ سن اشاعت جولائی ۲۰۰۷ء ناشر شبیر برادرز لاہور طابع اشتیاق پرنٹرز لاہور)

خوشخبری

ہومیو فزیشن محترم رانا محمد حسن صاحب کی کتاب ''**خزینۃ الشفاء**''کا دوسرا ایڈیشن شائع ہو چکا ہے۔اس کتاب کے تین سو ستّر صفحات میں تقریباً تمام بیماریوں کا ہومیو پیتھک علاج بیان کیا گیا ہے۔اسی طرح خواتین کیلئے ایک سو باون صفحات پر مشتمل کتاب '**امراض خواتین**' بھی شائع ہو چکی ہے۔اس کتاب میں خواتین کے مخصوص امراض اور اُن کا ہومیو پیتھک علاج تجویز کیا گیا ہے۔ کتب کے حصول کیلئے فون کریں۔ موصوف کی دیگر تصنیفات **علماء سُو، وارثانِ ابو جھل** اور **سائبان** بھی دستیاب ہیں۔

Mob.07792998973 Tel. 020.36747909

E-mail. peshwltd@gmail.com

ہومیو پیتھک نسخہ جات

اے انسانو! یقیناً تمہارے پاس تمہارے ربّ کی طرف سے نصیحت کی بات آ چکی ہے اِسی طرح جو (بیماری) سینوں میں ہے اس کی شفا بھی۔ اور مومنوں کے لیے ہدایت اور رحمت بھی۔ (سورۃ یونس آیت ۵۸)

نیند نہ آئے

زمانہ جس تیز رفتاری ترقی کی منازل طے کر رہا ہے۔ انسان اسی رفتار سے بے چین و بے قرار ہو رہا ہے۔ نت نئی ایجادات نے انسان سے فرصت کے لمحات چھین لیے ہیں۔ مثال کے طور پر موبائل فون کو ہی دیکھ لیجیے، ایک پل کے لیے بھی اس سے پیچھا چھڑانا بعض لوگوں کے لیے ممکن نہیں رہا۔ خوشی اور غم اچانک وار کر کے بندے کی نیندیں حرام کر دیتے ہیں۔ ایک بندے کے ساتھ سارا دن فون شیطان بن کر لگا رہتا ہے، بجنے والی فون کی گھنٹی ہر بار خیالات کو منتشر کر دیتی ہے۔

پل میں بدل دیتا ہے مزاجِ انسان
اِک پُرزہ جسے فون کہتے ہیں

بار بار مزاج بدلنے سے نا صرف طبیعت چڑ چڑی ہو جاتی ہے بلکہ نیند بھی روٹھ جاتی ہے۔ عصر حاضر کے انسان کو چاہیے کہ وہ اپنی صحت کا خیال رکھے۔ پاکیزگی کا زیور پہن کر عبادات کی طرف توجہ دے، متوازن اور طیّب خوراک کھائے، زندگی میں آنے والے رنج و غم کو زندگی کا روگ نہ بنائے، مناسب ورزش ضرور کرے، آٹھ گھنٹے سے زیادہ کام نہ کرے، رات کو جلد سونے اور صبح جلد اُٹھنے کی عادت ڈالنے سے بھرپور نیند کے مزے لینا ممکن ہو جاتا ہے۔

بعض لوگوں کو سونے کے کمرے میں سونے کے لیے بہتر لوازمات نہ ہونے کی وجہ سے نیند نہیں آتی۔ اچھی نیند کے لیے ضروری ہے کہ سونے کے کمرے کا درجہ حرارت بیس ڈگری سینٹی گریڈ (۶۸ فارن ہائیٹ) ہونا چاہیے، آرام دہ بستر، خوشنما بیڈ شیٹ اور مناسب تکیہ اچھی نیند لانے کا سبب بنتے ہیں۔ ایک اہم بات یہ ہے کہ سونے سے پہلے سونے کا مناسب، آرام دہ اور ڈھیلا ڈھالا لباس پہننا بھی اچھی نیند کا ضامن بن سکتا ہے۔

<u>نیند کا ہومیو پیتھک علاج:</u>

خیالات کے ہجوم اور ہیجانی کیفیت کی وجہ سے نیند اُڑ جائے تو بیلا ڈونا، کافیا یا فاسفورس مفید ادویات ثابت ہوتی ہیں۔ (شوریا بستر کو ٹھوکر لگنے سے تکلیف میں اضافہ ہوتا ہے۔)

اگر مریض سارا دن تھکا تھکا اور سست رہے جب رات سونے کے لیے لیٹے تو نیند نہ آئے تو مندرجہ ذیل نسخہ مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ زنکم میٹیلیکم ۳۰ + پیسی فلورا ۳۰ + لوپولس ۳۰ دن میں دو بار

اورساتھ آسینک ۳۰ بھی مفید ثابت ہوتی ہے۔

اگر مریض ایپس کی طرح سوتے میں چیخیں مارے۔ زنکم میٹیلیکم (ایسا دماغی اعصاب میں زنکم کا مخصوص ارتعاش پیدا ہونا شروع ہو جانے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ زنکم کے استعمال سے شروع میں چیخوں کا رجحان بڑھ جاتا ہے جو رفتہ رفتہ کلیتاً ختم ہو جاتا ہے۔ اگر ایپس فائدہ نہ دے تو فوراً زنکم شروع کروا دینا چاہیے)

اگر مریض سوتے میں اُٹھ بیٹھتا ہو۔ نیٹرم میور

اگر مریض سوتے میں چلے یا کوئی اور کام کرے۔

آرٹیمیز یا ولگیرس

اگر نیند کے بغیر کثرت سے جمائیاں آئیں تو ایکونائٹ مفید ہے اور اگر کھانا کھانے کے بعد جمائیاں آتی ہوں تو لائیکو پوڈیم یا نکس وامیکا فائدہ منددویات ثابت ہوتی ہیں۔

اگر انگڑائیوں کے ساتھ اور نیند کے ساتھ کثرت سے جمائیاں آئیں تو چیلیڈ ونیم دوا مفید ہے۔ سونے سے پہلے ٹانگوں میں بے چینی نمایاں ہو۔ ٹیرینٹولا ہسپانیہ

اگر بہت سے کاموں کا بوجھ ہو، بہت زیادہ بولنا پڑا ہو یا دماغ میں کسی وجہ سے ہیجان ہو تو نکس وامیکا بہترین دوا ثابت ہوتی ہے۔ نکس وامیکا کوفی کے بداثرات کو بھی دور کرتی ہے۔ کوفی پینے کی وجہ سے نیند نہ آئے تو نکس وامیکا ۳۰ کی ایک خوراک کھانے سے نیند سے پہلے آنے والی غنودگی کے بغیر نیند آجاتی ہے۔ (کوفی پینے کی وجہ سے نیند نہ آئے تو نکس وامیکا کی طرح اوپیم بھی مفید ہے)

پریشان کُن خوابیں آئیں اور نیند پُرسکون نہ آئے۔ کالی سلف

مریض رات کو بے چین رہے، پُرسکون نیند نہ آئے، سوتے ہوئے جھٹکے لگیں، نیند میں تکلیفیں بڑھ جاتی ہوں اور دن کو بھی پُرسکون نیند نہ آئے۔ سپونجیا

بہت زیادہ نیند آئے مگر گہری نیند نہ آئے، پریشان کن خوابیں آئیں، مریض کرسی پر بیٹھے بیٹھے سو جاتا ہو اور کھانے کے بعد نیند کا بہت غلبہ ہوتا ہو۔ نیٹرم فاس

اگر اعصابی تناؤ کی وجہ سے نیند بے چین ہو، گہری نیند نہ آئے اور بلاوجہ آنکھ کھلتی رہے۔ فاسفورس۔ اور اگر اگر نیند اُڑ جانے سے زود حِسی پیدا ہو جائے اور مریض بے آرامی محسوس کرے اور خیالات کی فراوانی کی وجہ سے پریشان رہے تو اوپیم نہایت مفید ثابت ہوتی ہے۔ اگر اعصابی تناؤ کی وجہ سے نیند نہ آئے۔ کالی فاس

اگر مریض رات کے پچھلے پہر اُٹھ جاتا ہو اور دوبارہ سو نہ سکے لیکن صبح کے وقت غنودگی محسوس کرے۔ نکس وامیکا۔ ایسے مریض جنہیں نیند کی گولیاں کھانے کی عادت ہو انھیں نکس وامیکا استعمال کرنی چاہیے۔ یہ دوا ایسے مریضوں کے لیے بھی مفید ہے جو شرابی ہوں یا نشے کے عادی ہوں اور نید اُڑ جائے۔ اگر فرق نہ پڑے تو کیمومیلا ملا کر دینا چاہیے۔ نکس وامیکا نشہ آور ڈرگز کے بداثرات کو بھی دور کرتی ہے۔

سخت جسمانی محنت یا سخت ورزش کرنے کی وجہ سے نیند نہ آئے تو رسٹا کس نہایت مفید ثابتہوتی ہے۔

اگر سانس کی تنگی اور گھٹن کی وجہ سے نیند اُڑ جائے۔ پلسٹیلا (صیح علاج نہ کیا جائے تو مرض دمہ میں تبدیل ہوسکتا ہے)

اگر نیند مرض کو بڑھا دیتی ہو۔ سینگو نیریا (لیکیسس کی بھی یہ علامت ہے)

اگر سر سے پاؤں تک ہر جگہ دھڑکن پائی جائے اور تکیہ پر جس کروٹ بھی سر رکھیں وہیں دھڑکن محسوس ہو اور نیند نہ آئے۔

کالی بائیکروم

اگر مریض جس کروٹ بھی لیٹے دھڑکن سنائی دینے کی وجہ سے سو نہ سکے اگر یہ دھڑکن بہت شدید ہو اور دورانِ خون سَر کی طرف نمایاں ہو تو کالی کارب سے فائدہ نہ ہونے کی صورت میں بیلاڈونا

اچھا کام کرتی ہے۔اگر کوفی اور چائے وغیرہ پینے سے نیند اُڑ جائے یا ذہن میں ہیجانی کیفیت پیدا ہو جانے کی وجہ سے نیند اُڑ جائے تو نکس وامیکا اور اگر اعصابی اُکساہٹ کی وجہ سے نیند اُڑے تو کالی فاس بہترین ہے۔کوفی پینے کی وجہ سے نیند نہ آئے تو عموماً نکس وامیکا مفید ہے لیکن کوفی کے بداثرات ختم کرنے کے لیے کیمومیلا مفید ہے اور کیمومیلا کے بداثرات ختم کرنے کے لیے کافیا مفید ہے۔اگر رات کے پہلے حصہ میں نیند نہ آئے ۔اگر کافیا کی دوسری علامتیں نہ ہوں تو گریشولا دوا ہو گی۔

اگر نیند گہری نہ ہو،سوتے ہی اعضاء میں جھٹکے لگیں یا غم وفکر کے نتیجے میں نیند اُڑ جائے۔ اگنیشیا۔اور اگر چائے یا کافی پینے سے نیند اُڑ جائے اور تکلیفیں بھی بڑھ جائیں۔ فلورک ایسڈ

اگر اعصابی اُکساہٹ کی وجہ سے نیند اُڑ جائے تو کالی فاس بہترین ہے۔

اگر اچانک خوشی کی خبر ملنے سے جذبات میں ہیجان پیدا ہو جائے اور نیند اُڑ جائے۔کافیا۔اگر اعصابی اُکساہٹ کی وجہ سے نیند اُڑ جائے تو کالی فاس بہترین ہے۔

بعض اوقات بہت نیند آئے اور بعض اوقات بالکل نیند نہ آئے دونوں کیفیات ادلتی بدلتی رہیں۔سخت غنودگی کی حالت میں اُٹھا نہ جائے لیکن جب آنکھ کھل جائے پھر نیند نہ آئے۔کروٹیلس

اگر مریض سوتے میں دانت پیسے،نیند میں جھٹکے لگیں ،جنوں ، بھوتوں اور کتوں کے خواب آئیں جنہیں دیکھ کر مریض چیخیں مارتا اور کانپتا اُٹھ بیٹھے۔سائنا۔اگر مریض نیند میں دانت کٹکٹائے۔اور مریض کو نیند آئے مگر سو نہ سکے۔ کنیپس انڈیکا

اگر ہلکے شور سے بھی آنکھ کھل جائے اور ایک بار آنکھ کھل جائے تو دوبارہ ساری رات نیند نہ آئے۔کیلیڈیم ۔۔۔نیند پریشان خوابوں سے بکھر جائے تو کلکیریا سلف کی چند خوراکیں دینے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔

اگر بہت بولنے اور ذہنی ہیجان کی وجہ سے نیند نہ آئے تو کافیا دوا کی ایک دو خوراکیں ہی پُرسکون نیند لے آتی ہیں۔نیند سے پہلے کی ہلکی سی مدہوشی بھی محسوس نہیں ہوتی۔(شور سے طبیعت گھبراتی ہے نکس وامیکا کی طرح،شور سے ٹانگ یا گھٹنے کی درد جاگ اُٹھتی ہے کیونکہ کافیا سوئے ہوئے دردوں کو جگا دیتی ہے)

اگر زیادہ نیند آتی ہو تو کالی بائیکروم، جلسمیم ،نکس ماسکاٹا کا استعمال فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔

پڑھتے وقت بہت نیند آتی ہو کالی بائیکروم ۲۰۰ ہفتہ وار اور ساتھ فیرم فاس ۶ ایکس اور کالی فاس ۶ ایکس روزانہ تین بار۔

نوٹ

رسالہ پیشوا میں ہومیو پیتھک نسخہ جات شائع کرنے کا مقصد خدمت خلق اور قارئین کو علاج بالمثل کے فوائد سے آگاہ کرنا ہے۔کسی بھی ہومیو پیتھک نسخہ کو استعمال کرنے سے پہلے کسی مستند ہومیو فزیشن سے مشورہ کرنا ضروری ہے ۔ بغیر مشورہ کے نسخہ استعمال کرنا نقصان کا باعث بھی ہو سکتا ہے جس کا ادارہ پیشوا ذمہ دار نہیں ہوگا۔

دیسی ٹوٹکے

☆اگر ناخن ٹیڑھے میڑھے ہو جائیں اور ٹوٹتے ہوں تو مہندی کے پتے پیس کر مکھن میں ملا کر رات کو ناخنوں پر لگانے سے بھربھرا پن دور ہو جاتا ہے اور ناخن صحت مند ہو جاتے ہیں اوران میں قدرتی چمک دمک لوٹ آتی ہے۔

☆تلوں کے تیل سے بھری بوتل میں دوسو گرام مہندی کے پھول ڈال کر اکیس دن کے لیے دھوپ میں رکھیں۔ اکیس دن بعد پرانے پھول نکال دیں اور نئے پھول ڈال دیں ،تین چار دفعہ اکیس دن کے وقفے سے ایسا کریں۔ اس عمل سے ایسا قیمتی تیل تیار ہو جائے گا جسے بالوں میں لگانے سے گرتے بال رک جاتے ہیں، بالوں کی جڑیں مظبوط ہو جاتی ہیں۔ اس تیل کی مالش پٹھوں کی اکڑاہٹ اور کھچاوٹ کو بھی دور کرتی ہے۔ اس تیل کو سر پر لگانے سے بے خوابی کی شکایت بھی دورہ جاتی ہے۔

☆ایسے مریض جو بے خوابی کی وجہ سے نیند کی گولیاں کھاتے ہیں مگر پھر بھی سو نہ سکتے ہوں اگر مہندی کے پھول توڑ کر انہیں تکیہ میں بھر کر اس تکیہ پر سر رکھ کر سوئیں تو نیند آ جائے گی۔ پندرہ دنوں کے وقفے سے سر پر مہندی کا لیپ کرنا بھی بے خوابی جیسی پریشان کن تکلیف سے نجات دلانے کا باعث بنتا ہے۔

☆اگر کسی کو گرمی کی وجہ سے منہ آ جائے تو مہندی کے مٹھی بھر پتے پانی میں ابال لیں اور اس پانی سے دن میں دو بار غرارے کریں۔ انشاءاللہ فائدہ ہوگا۔

☆اگر کسی کو گرمی کی وجہ سے شدید سر درد ہو تو مہندی کے پھول سرکہ میں پیس کر پیشانی اور تالو پر لیپ کرنے سے سر درد دور ہو جاتا ہے۔ سادہ پانی میں مہندی کے پھول پیس کر لگانے سے بھی سر درد دور ہو جاتا ہے۔ تیز دھوپ اور آگ کی بھٹیوں کے سامنے کام کرنے والوں کا عام طور پر سر میں شدید درد ہوتا ہے۔

☆ گائے کا دودھ ابال کر اس میں جلیبیاں ڈال کر تین روز کھانے سے درد شقیقہ دور ہوسکتا ہے۔

میڈیکل نیوز

☆محققین نے تین ہزار پانچ سو چھوٹے بچوں پر تیس برس تحقیق کرنے کے بعد بتایا ہے کہ وہ بچے جو ماں کا دودھ پیتے ہیں وہ زیادہ ذہین ہوتے ہیں اور وہ بڑی تنخواہیں حاصل کرتے ہیں۔

☆بڑھے ہوئے ناخنوں میں پیٹ کے کیڑے کے انڈے پوشیدہ ہوتے ہیں۔ جب انسان کھانا کھاتا ہے تو یہ انڈے کھانے میں شامل ہو جاتے ہیں اور پیٹ میں جا کر بہت سی بیماریوں کا باعث بنتے ہیں۔ جدید تحقیق کے مطابق جو خواتین ناخن بڑھاتی ہیں، وہ خون کی کمی کا شکار ہو جاتی ہیں۔ ماہرین نفسیات کی رائے میں ناخن بڑھانے والی خواتین ایسی خطرناک نفسیاتی بیماریوں کا شکار ہوسکتی ہیں جن کے نتیجے میں خواتین خودکشی کے لئے بھی تیار ہوسکتی ہیں۔

☆این ایچ ایس نے فیصلہ کیا ہے کہ ایک ملین موٹے افراد کو فلو ویکسین دی جائے۔ موٹے افراد کو ان فٹ قرار دیا گیا ہے اور محققین کا خیال ہے موٹے افراد آسانی سے بیماریوں کا شکار ہو سکتے ہیں۔ تحقیق سے یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ سوائن فلو سے سب سے زیادہ موٹے افراد ہلاک ہوئے ہیں۔ برطانیہ میں اڑھائی لاکھ مرد اور آٹھ لاکھ خواتین ہیں۔

این ایچ ایس کو ان افراد کو بروقت فلو ویکسینیشن کرنے سے ایک موٹی رقم کی بچت ہوگی۔

☆اقوام متحدہ کے ایبولا مشن کے سربراہ نے کہا ہے کہ اس سال موسم گرما تک مہلک مرض ایبولا ختم ہو جائے گا۔گزشتہ برس اس مرض سے ہزاروں افراد ہلاک ہوئے تھے۔

☆ہندوستان، پاکستان ،تائیوان اور دوسرے بہت سے ممالک میں چھالیہ چبایا جاتا ہے۔بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ اس کے کھانے سے ہاضمہ ٹھیک ہوتا ہےاور مردانہ کمزوری دور ہوتی ہے۔شادیوں ،مشاعروں اور دیگر تقریبات میں چھالیہ چونا لگے پان میں رکھ کر چبایا جاتا ہے۔یہ تینوں چیزیں منہ کے کینسر کو مل کر دعوت دیتی ہیں۔چھالیہ کے شوقینوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ نوے فیصد منہ کا کینسر چھالیہ چبانے سے ہوتا ہے۔گال میں سوراخ ہو جاتا ہے جس سے کھانا بھی نکلتا رہتا ہے۔کینسر چہرے کا حشر نشر کر دیتا ہے۔ہندوستان اور تائیوان میں اس کی کاشت میں کمی اور لوگوں کو چھالیہ چبانے سے روکنے کے لیے مہم چلائی جارہی ہے۔ہر سال صرف تائیوان میں ۵۴۰۰ افراد میں منہ کے کینسر کی تشخیص کی جاتی ہے

☆محققین اس بات پر تحقیق کر رہے ہیں کہ مصنوعی چینی یعنی سکرین کو کینسر کے علاج میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔اب تک ہونے والی تحقیقات حوصلہ افزا ہیں۔ایک نئی کینسر کی دوا میں سکرین استعمال کی جا رہی ہے۔ carbonic anhydrase IX ایک ایسا پروٹین ہے جو دماغ، بریسٹ، گردے، جگر اور پھیپھڑوں کے جارحانہ کینسر کے پھیلاؤ میں اہم رول ادا کرتا ہے مصنوعی چینی یعنی سکرین اس کینسر کے پھیلاؤ کو روکتی ہے۔

☆ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ پراسٹیٹ میں بننے والے ٹیومر کو ابتداء میں vitamin D supplements سے کمزور، ختم یا اس کے پھیلاؤ کو روکنا ممکن ہوسکتا ہے۔

☆تحقیق کے بعد ثابت ہوا ہے کہ وہ افراد جو لکھنے پڑھنے کے بعد پینتالیس تا ساٹھ منٹ سو جاتے ہیں ان کی یاداشت ان افراد کی نسبت بہتر ہو تی ہے۔

☆دماغ کے کینسر پانچ سالہ بچے آشیا کنگ کے والدین کو اس بات پر جیل بھیج دیا گیا تھا کہ انہوں نے ڈاکٹر کی اجازت کے بغیر بچے کو علاج کیلیے سپین بھیج دیا۔بچی پروٹون تھراپی سے معجزانہ طور پر شفایاب ہوگئی ہے۔یہ علاج این ایچ ایس میں دستیاب نہیں ہے۔

پیشوا ھومیو کلینک

ادارہ پیشوا کی زیرنگرانی کام کرنے والا پیشوا ہومیو کلینک اپنے قارئین کی صحت کے متعلق مسائل کے حل کے لئے مقررہ اوقات میں مفت مشورہ کی سہولت پیش کررہا ہے۔آج ہی فون کر کے مفت مشورہ حاصل کریں, یا خط لکھیں، براہ راست جواب کے لئے جوابی لفافہ بھیجئے۔اگر قارئین پیشوا ملاقات کے متمنی ہوں تو وقت طے کرنا ضروری ہے۔(ہومیو ادویات تمام دُنیا میں بھیجنے کا انتظام موجود ہے)

اوقات کلینک:روزانہ 13.00 PM تا 17.30 PM بروز جمعہ 15.30 PM تا 17.30 PM ...2. London road , Morden Surrey , SM4 5BQ

Tel.020.36747909

انجیر کے فوائد

(محمد ثاقب رشید۔لندن)

انجیر صحت بخش اور بے پناہ فوائد کا حامل پھل ہے۔انجیر کو جنّت کا پھل بھی کہا جاتا ہے۔انجیر کمزور اور دبلے پتلے لوگوں کے لیے نعمت بیش بہا ہے۔ماہرین طب کا کہنا ہے کہ روزانہ انجیر کھانے سے موٹاپے پر قابو پایا جا سکتا ہے، ماہرین کا کہنا ہے کہ موٹاپے سے تنگ افراد دن میں انجیر کے چار، پانچ دانے کھائیں، جو جسم کو درکار کیلوریز کے لیے کافی ہیں۔انجیر میں پروٹین، معدنی اجزاء، شکر، کیلشیم، اور فاسفورس موجود ہوتے ہیں۔خشک اور تر انجیر میں وٹامن اے اور سی وافر مقدار میں موجود ہوتے ہیں اور وٹامن بی اور ڈی قلیل مقدار میں موجود ہوتے ہیں۔ان قیمتی اجزاء کے موجود ہونے کے پیش نظر انجیر ایک مفید دوا کی حیثیت رکھتا ہے۔انجیر کا استعمال ہڈیوں کو مظبوط بناتا ہے۔ماہرین کا کہنا ہے کہ ایک انجیر انسانی جسم کو درکار فولاد کی دو فیصد ضرورت کو پوری کرتا ہے۔انجیر میں کچھ خاص قسم کی کیلوریز بھی پائی جاتی ہیں لہذا وہ لوگ جو اپنا وزن گھٹانا چاہتے ہیں انجیر کا ضرور استعمال کریں، کیونکہ ایک انجیر میں صرف ۴۷ کیلوریز ہوتی ہیں۔خون کے دباؤ کا شکار ہونے والے افراد کے جسم میں سوڈیم اور پوٹاشیم کی سطح متناسب نہیں رہتی۔انجیر کا استعمال ایسے افراد کے متذکرہ تناسب کو درست کرنے میں نہایت مفید ہے۔پوٹاشیم سے بھرپور انجیر بلڈ پریشر کو بھی کنٹرول کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔انجیر میں شامل اینٹی آکسائیڈینٹ کسی بھی دیگر پھل کی نسبت زیادہ معیاری ہوتے ہیں اور یہ مرکبات ایسے مادوں کو خارج کر دیتے ہیں جو خون کی نالیوں کو نشانہ بناتے ہیں۔انجیر امراضِ قلب کے لیے بھی مفید ثابت ہوتی ہے۔خاص طور پر coronary heart disease (CHD) کے لیے مفید ہے۔اس کے علاوہ یہ اینٹی آکسائیڈینٹ کینسر سے بچاؤ کا بھی موجب ہوتے ہیں۔خشک انجیر cellular DNA damage سے بھی بچاتی ہے۔تین عدد انجیروں میں ۵ گرام فائبر ہوتا ہے۔انجیر قبض سے نجات دلاتی ہے اور ہاضمہ درست کرتی ہے۔(irritable bowel syndrome (IBS کے لیے بھی مفید ہے۔زیادہ نمک کھانے سے پیدا ہونے والے نقائص جیسے hypertension کا ازالہ کرتی ہے۔شوگر کے لیے بھی انجیر مفید ثابت ہوتی ہے خاص طور پر تازہ انجیر مفید ہے۔خشک انجیر بہت میٹھی ہوتی ہے اس لیے ڈاکٹر سے مشورہ ضروری ہے۔اگر خون کی نالیوں میں تنگی پیدا ہو جانے کی وجہ سے گردوں کی کارکردگی متاثر ہو جائے اور گردوں کے فیل ہونے کا خطرہ ہو، پیشاب میں کمی اور بلڈ پریشر میں زیادتی ہو جائے تو کچھ عرصہ باقاعدہ انجیر کھانے سے صحت ہونا ممکن ہے۔قدیم لٹریچر کے مطابق یونانی لوگ انجیر بہت شوق سے کھاتے تھے اور اس قیمتی پھل کا احترام کرتے تھے۔قدیم یونانی انجیر کو پیار کا پھل کہتے تھے اور جنسی کمزوریوں میں بھی اس پھل کو نمایاں مقام دیتے تھے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

☆ برطانیہ میں چودہ برس کی عمر سے زائد عمر کے افراد میں سے ہر پانچواں فرد تیراکی کرنا نہیں جانتا۔ برطانیہ کی کل آبادی میں سے نوے لاکھ یعنی بیس فیصد مرد اور بائیس فیصد خواتین نے کبھی تیراکی نہیں کی۔

☆ پاکستان میں ہر ایک لاکھ افراد میں سے ۳۴۸ میں تپ دق کا مرض پایا جاتا ہے۔ ہر نو منٹ کے بعد تپ دق کا ایک مریض مر جاتا ہے۔ ۱۲۸ برس قبل ڈاکٹر رابرٹ کاکس نے تپ دق کے جراثیم دریافت کیے تھے۔ اس لیے تپ دق کو کاکس بھی کہا جاتا ہے۔ تپ دق متعدی مرض ہے۔ اس بیماری کی علامات میں کھانسی، بخار، وزن کم ہونا، بھوک کا نہ لگنا، بلغم میں خون آنا وغیرہ ہوتا ہے۔ اس مرض کا علاج چھ ماہ میں ہونا ممکن ہے۔ دنیا میں ہر سال ۹۰ لاکھ لوگ اس مرض میں مبتلا ہوتے ہیں۔ ان میں سے تیس لاکھ افراد علاج نہ کروا سکنے کی وجہ سے مر جاتے ہیں۔ پاکستان میں ہر سال اس مرض میں مبتلا تقریباً ساٹھ ہزار افراد مر جاتے ہیں۔

☆ نیوٹن نے اپنی مثال اس بچے سے دی تھی جو ساحل پر کھیل رہا ہو اور حقائق کا سمندر ابھی تک تشنۂ تحقیق سامنے موجزن ہو۔ ہم ابھی تک سمندر کے کنارے کھڑے ہیں۔ جو کچھ ہم جانتے ہیں وہ ایک ننھا سا قطرہ ہے۔ باقی تمام کے لیے ہمیں ایمان پر اعتماد کرنا پڑتا ہے۔

☆ کراچی شہر کو کبھی روشنیوں کا شہر کہا جاتا تھا، کی آبادی اڑھائی کروڑ سے بڑھ چکی ہے۔ کراچی کو کنٹرول کرنے کے لیے ۲۷ ہزار کی نفری میں سے ۱۳ ہزار پولیس اہلکار وی آئی پی ڈیوٹیز اور پروٹوکول پر لگے ہوئے ہیں۔ یاد رہے ۱۹۶۰ء سے پہلے کراچی خطے کا ماڈل شہر تھا۔ کراچی میں امن و امان کی بدتر صورت حال کی وجہ سے جتنی پروازیں ائرپورٹ پر ۱۹۷۰ء کی دہائی میں آتی تھیں اب ان کی ایک چوتھائی پروازیں بھی یہاں نہیں اُترتیں۔ پاکستان کا پہلا دارالخلافہ کراچی تھا۔ قائداعظم محمد علی جناحؒ اسی شہر میں پیدا ہوئے تھے اور ان کی آخری آرام گاہ بھی کراچی میں ہے۔

☆ واٹر مین کے نام سے مشہور ایک ہزار دیہات تک پانی پہنچانے والے بھارتی سماجی کارکن راجند سنگھ کو برائے سال ۲۰۱۵ء ''سٹاک ہوم واٹر پرائز'' سے نوازا گیا ہے۔ اس اعزاز کو ''پانی کے معاملات پر نوبیل انعام'' بھی کہا جاتا ہے۔ راجندر سنگھ قدیم پانی جمع کرنے کے ہندوستانی طریقے کو استعمال کیا ہے۔ اس طریقے کے تحت چھوٹے چھوٹے گڑھے تعمیر کیے جاتے ہیں جن میں بارش کے موسم میں پانی بھر جاتا ہے اور یہ پانی آہستہ آہستہ زیرِ زمین چلا جاتا ہے۔ ججوں کے مطابق اس طریقہ کو استعمال کرنے سے سیلاب اور زمین کے کٹاؤ کا خطرہ کم ہوا ہے اور جنگلی حیات کو بھی فائدہ ہوا ہے۔

☆ مائیکروسوفٹ بنانے والے بل گیٹس کو اکیس برسوں میں سولہ مرتبہ دنیا کا امیر ترین فرد ہونے کا منفرد اعزاز حاصل ہے۔ اس برس تین بلین ڈالر کے اضافے کے ساتھ ان کے مجموعی اثاثے 79 بلین ڈالر سے بڑھ گئے ہیں۔ اس وقت پوری دنیا میں ایک ہزار آٹھ سو چھبیس ارب پتی موجود ہیں۔ گزشتہ بارہ ماہ میں ایک سو اکیاسی ارب پتیوں کا اضافہ ہوا ہے۔

☆ بڑھے ہوئے ناخنوں میں پیٹ کے کیڑے کے انڈے پوشیدہ ہوتے ہیں۔ جب انسان کھانا کھاتا ہے تو یہ انڈے کھانے میں شامل ہو جاتے ہیں اور پیٹ میں جا کر بہت سی بیماریوں کا باعث بنتے ہیں۔ جدید تحقیق کے مطابق جو خواتین ناخن بڑھاتی ہیں، وہ خون کی کمی کا شکار ہو جاتی ہیں۔ ماہرین نفسیات کی رائے میں ناخن بڑھانے والی خواتین ایسی خطرناک نفسیاتی بیماریوں کا شکار ہو سکتی ہیں جن کے نتیجے میں خواتین

خودکشی کے لئے بھی تیار ہو سکتی ہیں۔

☆بدبودار جوتوں میں چائے کی پتی Tea Bags رکھنے سے بدبو دور ہو جاتی ہے۔

☆ایک انچ کے ہزار حصے کیے جائیں، اُن میں سے ہر حصہ پھر ایک اور ۱۰۰ پر تقسیم کریں۔ اس طرح ایک لاکھویں حصے کو دوبارہ ۱۰۰ پر تقسیم کر کے ۲ پر تقسیم کریں۔ اس طریق پر ہائیڈروجن کے ایک ایٹم کا قطرہ معلوم ہو سکے گا۔ ذراتی علم طبیعی (Nucler Physics) کی تصریحات کے مطابق ہائیڈروجن کے ایک ایٹم کا قلب (Nucleus) اگر گیند کے برابر فرض کیا جائے تو اس کے گرد حرکت کرنے والے الیکٹرون ایک میل دور بطور نقطہ نظر آئے گا۔ کائنات میں ننھے ایٹم کی ننھی دنیا سے لے کر عالمِ کبیر (Cosmos) تک پھیلی ہوئی خدا کی تخلیق کو دیکھ کر انسانی عقلیں حیرت کے سمندر میں ڈوب ڈوب جاتی ہیں۔

☆برطانیہ میں تین افراد کے ڈی این اے سے آئی وی ایف بچوں کی پیدائش کو قانونی قرار دینے والا برطانیہ پہلا ملک بن گیا ہے۔ اگلے سال کے اوائل میں Mito Chondriri کے ذریعے بچے کی پیدائش متوقع ہے۔ دو ہزار پانچ سو ایسی خواتین کو اس تیکنیک سے فائدہ ہوگا جن کو نقصان زدہ ڈی این اے میوٹیشنز کی ٹرانسمیٹنگ کا خطرہ ہے۔

☆ایک سروے میں معلوم ہوا ہے کہ انرجی ڈرنک کے ایک کین میں بیس چمچ شکر ہو سکتی ہے اور اس کا استعمال بچوں کے لیے خطرناک ہے۔ ☆سائنس دانوں کے مطابق سرخ انگور اور مونگ پھلی میں ریسویراٹول نامی اینٹی آکسیڈنٹ موجود ہوتی ہے اور اس کا کمپاؤنڈ عمر رسیدگی کی وجہ سے ناکارہ ہونے والے خلیوں کا تحفظ کرتا ہے اور عمر رسیدگی کی وجہ سے ذہنی فرسودگی کو روکتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ کمپاؤنڈ خون میں لوتھڑے بننے کا سبب بننے والے کیمیکلز کی بھی صفائی کرتا ہے جو دل کے امراض کا بنیادی سبب ہیں۔ سائنسدانوں کے مطابق سرخ انگور اور مونگ پھلی کے استعمال سے الزائمر نامی بیماری پر کنٹرول کرنا بھی ممکن ہے۔

☆یو۔کے۔ میں کفایت شعاری کے تحت بندش کی وجہ سے لائبریری جانے والوں کی تعداد میں چالیس ملین کمی ہوگئی ہے۔

تیز رفتار پرندے

پرندوں کے غول کے غول مقررہ وقفوں سے اور خاص موسموں کی رعایت سے دور دراز کے علاقوں میں سفر کرتے ہیں۔ نقل مکانی کے دوران پرندے عام طور پر بیس سے چالیس میل فی گھنٹہ کی رفتار سے تجاوز نہیں کرتے۔ لیکن بعض پرندے مثلاً مرغابی، شاہین، شکرہ اور عقاب ایسے پرندے ہیں جن کی رفتار نقل مکانی کے دوران سو میل فی گھنٹہ تک ہوتی ہے۔ کوہی ابابیل کو سب سے تیز رفتار پرندہ شمار کیا گیا ہے۔ اس کی رفتار دو سو میل فی گھنٹہ ہوتی ہے۔ پرندوں کے بہت بڑے بڑے غول ہوتے ہیں ایک غول میں لاکھوں، کروڑوں اور بعض اوقات ایک ماہر حیاتیات کے مطابق اربوں پرندے ہوتے ہیں۔

عورت نہایت قیمتی ہیرا ہے لیکن اگر اس کی تربیت نہ ہو تو اس کی قیمت کچے شیشے کے برابر نہیں کیونکہ شیشہ تو پھر بھی کسی نہ کسی کام آ سکتا ہے لیکن اُس عورت کی کوئی قیمت نہیں جس کی تعلیم و تربیت اچھی نہ ہو اور وہ دین کے کسی کام نہ آ سکے۔

(مرسلہ ناثمرین امریکہ بحوالہ محسنات صفحہ ۷۷)

اہم اعلان

دُکھی دُنیا کے دُکھی چہرے میں بھر دیں رونق   ایسی خُوشبُو کوئی اب پیار کی ایجاد کریں

ادارہ پیشوا (پرائیویٹ) ایک زیر رجسٹرڈ نمبر ۸۷۴۷۱۵۸ چیرٹی ہے جو معذور اور بے بس مریضوں کو وہیل چیئرز مہیا کرتی ہے۔ اور غریب بچوں کو تعلیم جیسا بنیادی حق دلانے کی کوشش کرتی ہے۔ سسکتی اور لڑکھڑاتی زندگیوں کی مدد کے لئے قدم بڑھانا نہایت ثواب کا کام ہے۔ زمین پر گھسٹ گھسٹ کر ہر لمحہ مرنے والوں کی مدد کرنا تمام انسانوں کا فرض ہے۔ اگر آپ غریبوں، بے بسوں، بے کسوں اور لاچاروں کی مدد کرنا چاہتے ہیں تو درج ذیل اکاؤنٹ میں اپنے عطیات جمع کروائیں۔ (نئی اور پرانی وہیل چیئرز بھی عطیہ کی جاسکتی ہیں)

PESHWA LTD.

Account # :(Barclays Bank): 90730343 Sort Code: 208420

برائے مہربانی اپنے چیک پیشوا لمیٹڈ کے نام سے ارسال فرمائیں۔

2.London Road,Morden,Surrey,SM4 5BQ. UK

E-mail. peshwaltd@gmail.com : Tel. 020.36747909: Mob. 07792998973

PESHWA LTD.

Peshwa is a non.profit organisation seeking to deliver a wheelchair to every child,teen and adult who needs one.

Tel. 020.36747909 : Mob. 07792998973

E-mail. peshwaltd@gmail.com web. www.peshwa.london

شعر و ادب

مرزا اسد اللہ خان غالبؔ

ہیں اور بھی دُنیا میں سخن ور بہت اچھے
کہتے ہیں غالبؔ کا ہے انداز بیاں اور

مرزا اسد اللہ خان غالبؔ ۲۷ دسمبر ۱۷۹۷ء میں آگرہ میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام مرزا عبداللہ بیگ تھا۔ والد ایک ترک اور فوجی عہدہ دار تھے۔ غالب کو اپنے آباء کی سپہ گری اور عالی خاندانی پر فخر تھا۔ غالبؔ چھوٹی عمر میں یتیم ہو گئے تھے۔ ان کی پرورش ان کے چچا نے شروع کی مگر جب غالبؔ آٹھ برس کے ہوئے چچا وفات پا گئے۔ چچا کی وفات کے بعد غالبؔ نے اپنا بچپن اپنے متمول نانا کے ہاں ایک عظیم الشان حویلی میں امیر زادوں کی طرح گزارا۔ اسی حویلی میں غالبؔ نے شیخ معظم سے ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ شیخ معظم کو فارسی زبان اور عربی زبان پر عبور حاصل تھا۔ ۱۸۱۰ء میں تیرہ برس کی عمر میں غالب کی شادی امراء بیگم کے ساتھ کر دی گئی۔ شادی کے بعد غالبؔ دہلی چلے گئے جہاں آپ نے اپنی بقیہ زندگی اچھے اور بُرے حالات کا مقابلہ کرتے ہوئے گزاری۔ شادی کے بعد غالبؔ کے معاشی حالات بے حد خراب ہو گئے، قرض کے بوجھ سے پیچھا چھڑانے کے لیے غالبؔ نے شاہی قلعہ کی ملازمت اختیار کر لی۔ ۱۸۵۰ء میں بہادر شاہ ظفر نے غالبؔ کو نجم الدولہ، دبیر الملک اور نظام جنگ کا خطاب عطا فرمایا اور تیموری خاندان کی تاریخ لکھنے پر مامور کیا اور پچاس روپے ماہوار وظیفہ مقرر کر دیا۔ ۱۸۵۷ء میں سرکاری وظیفہ بھی بند ہو گیا۔ غدر کے بعد غالبؔ نے نواب یوسف علی خان والی رام پور کو امداد کے لیے لکھا، نواب صاحب نے سو روپے ماہوار وظیفہ مقرر کر دیا، یہ وظیفہ مرزا صاحب کو تا حیات ملتا رہا۔ طبعی زندہ دلی اور شوخی نے انہیں غم روزگار کو برداشت کرنے کا حوصلہ عطا کر دیا تھا۔ مالی مشکلات کی وجہ سے غالب اپنا ایک مکان بھی نہ بنا سکے، کتابیں بھی نہیں خریدتے تھے بلکہ عاریۃً حاصل کر کے پڑھتے، یا کرائے پر لے کر۔

غالبؔ نے گیارہ برس کی عمر میں اردو غزل کہنی شروع کی۔ ابتدا میں بیدلؔ کا رنگ غالب تھا بعد میں ظہوریؔ، نظیریؔ اور عرفیؔ کے زیر اثر آئے۔ پھر انفرادی اور ذاتی انداز پیدا ہو گیا۔ فطرت انسانی کو سمجھتے تھے۔ طرز بیان میں جدت اور بانکپن تھا۔ جدید تشبیہات و تراکیب نے ان کے اشعار کو دائمی زندگی عطا کر دی ہے۔ نفسیاتی حقائق کا گہرا ادراک اور مسائل تصوف، خصوصاً فلسفہ وحدت الوجود سے دلچسپی رکھتے تھے۔ طبیعت میں خود داری تھی۔ دہلی کالج میں فارسی استاد کی نوکری اس لیے ٹھکرا دی کہ کالج کا پرنسپل ان کا استقبال کرنے کے لیے باہر کیوں نہیں آیا۔ پھر غالبؔ کی مصالحت پسندی نے پنشن کے مقدمے میں انگریزوں کے قصیدے بھی لکھوائے۔

غالبؔ کی زندگی کا آخری دور نہایت درد و غم میں گزرا۔ مالی مشکلات کے علاوہ جنگ آزادی میں ہونے والی قتل و غارت، دہلی پر انگریزوں کا قبضہ وغیرہ نے غالبؔ کو بہت بے چین کیا۔ غالبؔ کی اولادیں چھوٹی عمر میں ہی وفات پا گئیں، بیوی سے تعلقات بھی شگفتہ نہ تھے، غالبؔ کا ایک بھائی یوسف غدر میں مر گیا تھا اور ایک بھائی فاتر العقل تھا۔ غالب کو اپنی بیوی کے بھانجے عارف سے شدید محبت تھی، عین نوجوانی میں فوت ہو گیا۔

غالب کی نمایاں خصوصیت لطیف ظرافت اور شگفتہ مزاجی ہے۔ وہ ہر دکھ کو ہنسی خوشی کاٹ دیتے ہیں۔ غالبؔ فلسفیانہ انداز سے کہتے ہیں

رنج سے خوگر ہوا انساں تو مٹ جاتا ہے رنج مشکلیں اتنی پڑیں مجھ پر کہ آساں ہو گئیں

غالب فلسفی شاعر تھے۔تخیل پروازی اور فلسفیانہ انداز بیان میں ان کا کوئی ثانی نظر نہیں آتا۔غالب کہتے ہیں۔

ہوس کو ہے نشاطِ کار کیا کیا نہ ہو مرنا تو جینے کا مزہ کیا

تصوف کا رنگ بھی غالبؔ کی شاعری میں جا بجا ملتا ہے۔

محرم نہیں ہے تُو ہی نو ہائے راز کا ہاں ورنہ جو حجاب ہے پردہ ہے ساز کا

زندگی کی تمام رونقوں اور اور لذتوں کو غالب جذبہ عشق کا نتیجہ قرار دیتے ہیں۔ہنگامہ عالم کی بنیاد جذبہ عشق قرار دیتے ہیں۔

عشق سے طبیعت نے زیست کا مزہ پایا درد کی دوا پائی درد لادوا پایا

ان کے دیکھے سے چہرے پہ آ جاتی ہے رونق وہ سمجھتے ہیں کہ بیمار کا حال اچھا ہے

رشک وحسد بھی انکی شاعری کا خاصہ ہے۔غالب اپنی شاعری میں رقیب،خود اور خدا پر پر رشک کرتے دکھائی دیتے ہیں۔

ہم رشک کو اپنے بھی گوارا نہیں کرتے مرتے ہیں کہ ان کی تمنا نہیں کرتے

چھوڑا نہ رشک نے کہ تیرے گھر کا نام لوں ہر اک سے پوچھتا ہوں کہ جاؤں کدھر کو میں

غالبؔ کی شاعری میں احساسِ غم کو زندگی کی گہما گہمی میں اہم مقام قرار دیا گیا ہے۔

قیدِ حیات و بند غم اصل میں دونوں ایک ہیں موت سے پہلے آدمی غم سے نجات پائے کیوں

غمِ ہستی کا اسدؔ کس سے ہو جز مرگِ علاج شمع ہر رنگ میں جلتی ہے سحر ہونے تک

غالبؔ کو انسانی نفسیات کی گہرائیوں سے آشنا تھے اسی لیے ان کی شاعری میں حقیقت پسندی کا عنصر نمایاں دکھائی دیتا ہے۔

موت کا ایک دن معین ہے نیند کیوں رات بھر نہیں آتی

ہو چکیں غالبؔ بلائیں سب تمام اک مرگ ناگہانی اور ہے

شوخی وظرافت بھی غالبؔ کی شاعری کو عظیم درجہ عطا کرتی ہے،عظمت انسانی بھی ان کی شاعری کا خاصہ ہے۔

ہم کو معلوم ہے جنّت کی حقیقت لیکن دِل کے بہلانے کو غالبؔ یہ خیال اچھا ہے

بس کہ دشوار ہے ہر کام کا آسان ہونا آدمی کو بھی میسر نہیں انسان ہونا

غالبؔ کی غزل میں رندانہ مضامین کی چاشنی بھی ملتی ہے۔

پلا دے اوک سے ساقی جو مجھ سے نفرت ہے پیالہ اگر نہیں دیتا نہ دے شراب تو دے

غالبؔ کی شاعری سادگی اور پرکاری کی کیفیت لیے ہوئے ہے اور ان کا کلام سہل ممتنع کی خصوصیت سے سجا ہوا ہے۔

کوئی امید بر نہیں آتی کوئی صورت نظر نہیں آ تی

اردو زبان کے عظیم شاعر غالبؔ کی بارہ تیرہ تصانیف ہیں لیکن دیوان اردو، اردو معلی، قاطع برہان اور مہر نیم روز وغیرہ مقبول کتابیں ہیں۔
کثرت مے نوشی نے غالبؔ کو بہت کمزور کر دیا تھا آخر کار یہ نکتہ داں شاعر بے ہوشی کی حالت میں ۱۵ فروری ۱۸۶۹ء کو انتقال کر گیا۔

یہ نہ تھی ہماری قسمت کہ وصالِ یار ہوتا
اگر اور جیتے رہتے یہی اِنتظار ہوتا

ترے وعدے پر جیے ہم، تو یہ جان، جُھوٹ جانا
کہ خوشی سے مَر نہ جاتے اگر اِعتبار ہوتا

تیری نازکی سے جانا کہ بندھا تھا عہد بودا
کبھی تُو نہ توڑ سکتا اگر استوار ہوتا

کوئی میرے دِل سے پوچھے ترے تیرِ نیم کش کو
یہ خلش کہاں سے ہوتی جو جگر کے پار ہوتا

یہ کہاں کی دوستی ہے کہ بنے ہیں دوست ناصح
کوئی چارہ ساز ہوتا کوئی غمگُسار ہوتا

رگِ سنگ سے ٹپکتا وہ لہو کہ پھر نہ تھمتا
جسے غم سمجھ رہے ہو یہ اگر شرار ہوتا

غم اگرچہ جاں گسل ہے پہ کہاں بچیں کہ دِل ہے
غمِ عشق اگر نہ ہوتا غمِ روزگار ہوتا

کہوں کس سے مَیں کہ کیا ہے، شبِ غم بُری بلا ہے
مجھے کیا بُرا تھا مَرنا اگر ایک بار ہوتا

ہوئے مَر کے ہم جو رُسوا، ہوئے کیوں نہ غرقِ دریا
نہ کبھی جنازہ اُٹھتا نہ کہیں مزار ہوتا

یہ مسائلِ تصوُّف، یہ ترا بیان غالب
تجھے ہم ولی سمجھتے جو نہ بادہ خوار ہوتا

مرزا غالب

اس بے وفا کا شہر ہے اور ہم ہیں دوستو
اشکِ رواں کی لہر ہے اور ہم ہیں دوستو

یہ اجنبی سی منزلیں اور رفتگاں کی یاد
تنہائیوں کا زہر ہے اور ہم ہیں دوستو

لائی ہے اب اُڑا کے گئے موسموں کی باس
بَرکھا کی رُت کا قہر ہے اور ہم ہیں دوستو

پھرتے ہیں مِثلِ مَوجِ ہَوا شہر شہر میں
آوارگی کی لہر ہے اور ہم ہیں دوستو

شامِ اَلَم ڈھلی تو چلی درد کی ہوا
راتوں کا پچھلا پہر ہے اور ہم ہیں دوستو

آنکھوں میں اُڑ رہی ہے لُٹی محفلوں کی دُھول
عِبرت سرائے دَہر ہے اور ہم ہیں دوستو

منیر نیازی

وہ دِل ہی کیا ترے ملنے کی جو دُعا نہ کرے
مَیں تجھ کو بھول کے زندہ رہوں خُدا نہ کرے

رہے گا ساتھ ترا پیار زندگی بن کر
یہ اَور بات، مِری زندگی وفا نہ کرے

یہ ٹھیک ہے نہیں مَرتا کوئی جُدائی میں
خُدا کِسی کو کسی سے مگر جُدا نہ کرے

اگر وفا پہ بھروسہ رہے نہ دُنیا کو
تو کوئی شخص محبّت کا حوصلہ نہ کرے

سُنا ہے اُس کو محبت دُعائیں دیتی ہے
جو دِل پہ چوٹ تو کھائے مگر گِلہ نہ کرے

بُجھا دیا ہے نصیبوں نے میرے پیار کا چاند
کوئی دیا میری پلکوں پہ اَب جَلا نہ کرے

بُجھا دیا ہے نصیبوں نے میرے پیار کا چاند　　کوئی دیا میری پلکوں پہ اَب جَلا نہ کرے
زمانہ دیکھ چکا ہے ، پرکھ چکا ہے اِسے　　قتیلؔ جان سے جائے یہ التجا نہ کرے

قتیلؔ شفائی

عرش سے جو پیام آتے ہیں　　پاکبازوں کے نام آتے ہیں
لوگ دیدہ برہ نہیں رہتے　　وہ تو بالائے بام آتے ہیں
گوشہ گیرانِ میکدہ آخر　　سوئے بیت الحرام آتے ہیں
بند کیجئے نہ بابِ فیض اپنا　　ور بھی تشنہ کام آتے ہیں
کچھ تو نغمہ بلب چلے آئے　　اور کچھ مے بجام آتے ہیں
جادۂ عشق میں وہ کیا جانیں　　کیسے کیسے مقام آتے ہیں
پھر مبشّر نگار خانے سے　　اہل دل کو سلام آتے ہیں

مبشّر راجیکی ۔ مرسلہ عطاالنور راجیکی

AZED&CO

Incorporated Precticing Accountants

Rizwan Azed

B.COM,MBA,AIIA,FSPA

سیلف ایمپلائیڈ، سول ٹریڈر، لمیٹڈ کمپنی اکاؤنٹس، پی سی اوڈرائیور اکاؤنٹس، سیلف اسیسمنٹ ۔
ٹیکس ریٹرن، لمیٹڈ کمپنی فارمیشن ۔ بک کیپنگ، بجٹ ۔ بزنس پلان، بزنس سٹارٹ اپ

392 London Road　　Tel.020 8646 6777
Mitcham Surrey　　Fax.020 8646 9416
London .CR4 4EA　　Mob.0786 788 6952

E.Mail. azed@azed.fsbusiness.co.uk

گناہ کا آغاز مکڑی کے تار کی مانند نازک ہوتا ہے لیکن انجام جہاز کے رسّے کی مانند مظبوط ہوتا ہے

فرمان حضرت داؤد علیہ السلام

کسی کی آنکھ جو پُر نم نہیں ہے ... نہ سمجھو یہ کہ اُس کو غم نہیں ہے
سوادِ درد میں تنہا کھڑا ہوں ... پلٹ جاؤں مگر موسم نہیں ہے
سمجھ میں کچھ نہیں آتا کسی کی ... اگر چہ گفتگو مبہم نہیں ہے
سُلگتا کیوں نہیں تاریک جنگل ... طلب کی بُو اگر مدّھم نہیں ہے
یہ بستی ہے سِتم پروردگاں کی ... یہاں کوئی کسی سے کم نہیں ہے
کنارا دوسرا دریا کا جیسے ... وہ ساتھی ہے مگر محرم نہیں ہے
دِلوں کی روشنی بُجھنے نہ دینا ... وجودِ تیرگی مُحکم نہیں ہے
مَیں تم کو چاہ کر پچھتا رہا ہوں ... کوئی اِس زخم کا مرہم نہیں ہے
جو کوئی سُن سکے امجدؔ تو دُنیا ... بجُز اِک بازگشتِ غم نہیں ہے

امجد اسلام امجدؔ

پطرس بخاری کے کسی عزیز کا نکاح تھا۔اس کے لیے مولوی درکار تھا۔تلاش بسیار کے بعد ایک شخص ڈھونڈ کر لایا گیا۔جو بہت دُبلا پتلا تھا۔پطرس صاحب دیکھ کر بہت خوش ہوئےاور بولے'' نکاح کے لیے دو چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے نکاح خواں اور چھوہارے کی۔ ماشاءاللہ ان میں صفات موجود ہیں۔''

نہ کسی آنکھ کا نور ہوں نہ کسی کے دِل کا قرار ہوں
جو کسی کے کام نہ آ سکے ، مَیں وہ ایک مُشتِ غُبار ہوں
مِرا رنگ روپ بگڑ گیا ، مِرا یار مجھ سے بچھڑ گیا
جو چمن خزاں سے اُجڑ گیا ، مَیں اُسی کی فصلِ بہار ہوں
پئے فاتحہ کوئی آئے کیوں ، کوئی چار پھول چڑھائے کیوں
کوئی آ کے شمع جلائے کیوں ، مَیں وہ بے کسی کا مزار ہوں
مَیں نہیں ہوں نغمہ ءِ جاں فزا ، مجھے سُن کے کوئی کرے گا کیا
مَیں بڑے ہی روگ کی ہوں صدا ،مَیں بڑے دُکھوں کی پُکا ر ہوں

بہادر شاہ ظفرؔ

پیشوا میں اشتہارات شائع کروانے کے لئے درج ذیل فون نمبر پر رابطہ فرمائیں

رانا عبدالصمد خاں 07792998973

سو بار چمن مہکا سو بار بہار آئی — دُنیا کی وہی رونق دِل کی وہی تنہائی
اِک لحظہ بہے آنسو اِک لحظہ ہنسی آئی — سیکھے ہیں نئے دِل نے انداز شکیبائی
یہ رات کی خاموشی یہ عالمِ تنہائی — پھر درد اُٹھا دِل میں پھر یاد تِری آئی
اِس عالمِ ویراں میں کیا انجمن آرائی — وہ روز کی محفِل ہے اِک عمر کی تنہائی
اس موسمِ گل ہی سے بہکے نہیں دیوانے — ساتھ ابرِ بہاراں کے وہ زُلف لہرائی
ہردردِ محبت سے اُلجھا ہے غمِ ہستی — کیا کیا ہمیں یاد آیا جب یاد تِری آئی
چرکے وہ دیے دِل کو محرومی ءِ قسمت نے — اب ہجر بھی تنہائی اور وَصل بھی تنہائی
جلووں کے تمنّائی جلووں کو ترستے ہیں — تسکین کو روئیں گے جلووں کے تمنائی
دیکھے ہیں بہت ہم نے ہنگامے محبت کے — آغاز بھی رُسوائی انجام بھی رُسوائی
دُنیا ہی فقط میری حالت پہ نہیں چونکی — کچھ تیری بھی آنکھوں میں ہلکی سی چمک آئی
اوروں کی محبت کے دہرائے ہیں افسانے — بات اپنی محبت کی ہونٹوں پہ نہیں آ ئی
افسونِ تمنّا سے بیدار ہوئی آخر — کچھ حُسن میں بے باکی کچھ عشق میں زیبائی
وہ مست نگاہیں ہیں یا وجد میں رقصاں ہے — تسنیم کی لہروں میں فردوس کی رعنائی
آنکھوں نے سمیٹے ہیں نظروں میں تیرے جلوے — پھر بھی دِل مضطر نے تسکین نہیں پائی
سمٹی ہوئی آہوں میں جو آگ سلگتی تھی — بہتے ہوئے اشکوں نے وہ آگ بھی بھڑکائی
یہ بزمِ محبت ہے اس بزمِ محبت میں — دیوانے بھی شیدائی فرزانے بھی شیدائی
پھیلی ہیں فضاؤں میں اس طرح تِری یادیں — جس سَمت نظر اُٹھی آواز تِری آئی
اِک ناز بھرے دِل میں یہ عشق کا ہنگامہ — اِک گوشہءِ خَلوت میں یہ دشت یہ پہنائی
اِن مدھ بھری آنکھوں میں کیا سحرِ تبسم تھا — نظروں میں محبّت کی دُنیا ہی سمٹ آئی

صوفی غلام مصطفیٰ تبسم

ایک دفعہ مولانا آزاد سے نہرو نے پوچھا جب میں سر کے بل کھڑا ہوتا ہوں تو خون سر کی طرف جمع ہو جاتا ہے مگر جب پاؤں کے بل کھڑا ہوں تو ایسا نہیں ہوتا۔ مولانا نے جواب دیا ”جو چیز خالی ہوگی خون اسی طرف جائے گا۔“

بنا گلاب تو کانٹے چُبھا گیا اِک شخص — ہوا چراغ تو گھر ہی جلا گیا اِک شخص
تمام رنگ مِرے اور سارے خاب مِرے — فسانہ تھے کہ فسانہ بنا گیا اِک شخص
مَیں کس ہوا میں اُڑوں ، کس فضا میں لہراؤں — دُکھوں کے جال ہر اِک سُو بچھا گیا اِک شخص
پلٹ سکوں مَیں ، نہ آگے ہی بڑھ سکوں ، جس پر — مجھے یہ کون سے رَستے لگا گیا اِک شخص
محبتیں بھی عجب ، اِس کی نفرتیں بھی کمال — مِری طرح کا ہی مجھ میں سما گیا اِک شخص
وہ ماہتاب تھا ، مرہم بدست آیا تھا — مگر کچھ اَور سوا دِل دُکھا گیا اِک شخص
کُھلا یہ راز کہ آئینہ خانہ ہے دُنیا — اَور اِس میں مُجھ کو تماشا بنا گیا اِک شخص

عبیداللہ علیم

زبانی مسلمان

ہر اک مدّعی ہے کہ مَیں ہوں مسلماں — مگر دوستو سب زبانی زبانی
نہ خوفِ خُدا اور نہ موت کا ڈر ہے — کہ پیشِ نظر ہے یہی زندگانی
مسلماں مسلماں کے خُون کا ہے پیاسا — جدھر دیکھتے ہیں اُدھر آگ پانی
جدھر دیکھتے ہیں اُدھر آگ پانی — جدھر دیکھتے ہیں اُدھر آگ پانی
اخوّت سلامت ، نہ ایمان باقی — حقیقت گئی ، رہ گئی لن ترانی
حدیث اور قرآن کو سمجھیں نہ سمجھیں — فقط رہ گئی وعظ میں قصّہ خوانی

بحوالہ ہفت روزہ الاسلام ۲۴ دسمبر ۱۹۷۶ء

بمبئی میں جوشؔ صاحب ایک ایسے مکان میں ٹھہرے جس میں اوپر کی منزل پر ایک اداکارہ رہتی تھی۔ مکان کی ساخت کچھ ایسی تھی کہ انہیں دیدار نہ ہوسکتا تھا۔ اسی غم میں انہوں نے درج ذیل رباعی لکھ ڈالی۔

میرے کمرے کی چھت پہ ہے اس بت کا مکان — جلوے کا نہیں ہے پھر بھی کوئی امکان
گویا اے جوشؔ ، مَیں ہوں ایسا مزدور — جو بھوک میں ہو، سر پر اُٹھائے ہوئے خوان

یہ رسالہ ادارہ پیشوا (پرائیویٹ) لمیٹڈ کی زیرِ نگرانی شائع کیا جا رہا ہے

سلسلے توڑ گیا وہ سبھی جاتے جاتے
ورنہ اتنے تو مراسم تھے کہ آتے جاتے

شکوہ ظلمت شب سے تو کہیں بہتر تھا
اپنے حصے کی کوئی شمع جلاتے جاتے

کتنا آساں تھا ترے ہجر میں مرنا جاناں
پھر بھی اک عمر لگی جان سے جاتے جاتے

جشن مقتل ہی نہ برپا ہوا ورنہ ہم بھی
پا بجولاں ہی سہی ناچتے گاتے جاتے

اس کی وہ جانے اسے پاسِ وفا تھا کہ نہ تھا
تم فرازؔ اپنی طرف سے تو نبھاتے جاتے

احمد فرازؔ

محبوبہ

جوش ملیح آبادی فرماتے ہیں کہ مولانا عبد السلام مشرقی علوم کے حرف آخر انسان اور شہنشاہ تھے۔قرآن حدیث منطق ،حکمت ،تصوف ،تاریخ تفسیر ،ادب اور شاعری کے امام تھے۔ایک روز انہوں نے مجھ سے کہا کہ میں ریل پر اجمیر جا رہا تھا میرے ساتھ میری جے پور والی محبوبہ اور اس کی ماں بھی تھی کہ کسی اسٹیشن پر گاڑی رکی تو میرے ایک صوفی دوست بھی میرے حجرے میں آ گئے اور میری محبوبہ کو دیکھ کر انہوں نے جل جلالہ کا نعرہ بلند کر دیا اور میں نے میری محبوبہ کی ماں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جناب ام نوالہ بھی تو ارشاد فرمایئے وہ جھینپ کر رہ گئے۔

حیرت سے تک رہا ہے جہانِ وفا مجھے
تم نے بنا دیا ہے محبت میں کیا مجھے!

ہر منزلِ حیات سے گم کر گیا مجھے
مُڑ مُڑ کے راہ میں وہ تیرا دیکھنا مجھے

کیفِ خودی نے موج کو کشتی بنا دیا
ہوشِ خُدا ہے اب، نہ غمِ نا خُدا مجھے

ساقی بنے ہوئے ہیں وہ ساغرؔ شبِ وصال
اس وقت کوئی میری قسم دیکھتا مجھے

ساغرؔ نظامی

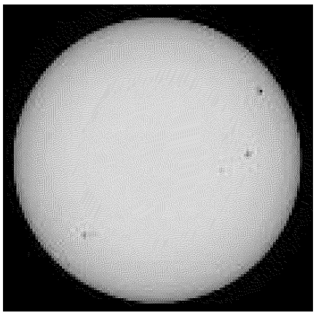

ہمارا سورج

تحریر: رانا محمد حسن خاں

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ ’’سورج اور چاند کو بھی اس نے تمہارے لیے مسخر کر دیا ہے جو ہمیشہ نقل و حرکت میں ہیں۔ اس نے تمہارے لیے رات اور دن کو مسخر کر دیا ہے۔‘‘ (۱۴:۳۴) پھر فرماتا ہے کہ ’’اس نے تمہارے لیے رات اور دن کو مسخر کیا اور سورج، چاند اور ستارے اس کے حکم کے ساتھ مسخر ہیں۔ بے شک اس میں عقلمندوں کے لیے نشانات ہیں‘‘(۱۶:۱۳) اس سورج کے متعلق جسے اللہ تعالیٰ نے انسان کے لیے مسخر یعنی خدمت کے لیے پیدا کیا ہے کچھ حقائق پیش خدمت ہیں۔

سورج کا تقریباً 4.567 بلین سال پہلے gravitational collapse کے نتیجے میں جنم ہوا تھا۔ اس collapse سے بننے والے molecular cloud سے سورج بنا ہے۔ اس وقت سورج اپنی تقریباً آدھی زندگی پوری کر چکا ہے اور مزید پانچ بلین سال تک اپنی شان و شوکت برقرار رکھے گا۔ ہمارے سورج کا حجم ایک بلین برسوں کے بعد دس فیصد بڑھتا ہے۔ کبھی سورج پر آنے والے طوفانوں میں کمی آتی ہے تو زمین پر سردی میں اضافہ ہو جاتا ہے، سترھویں صدی عیسوی میں ایسا ہو چکا ہے، اگلی چند دہائیوں میں ایسا ہونا ممکن ہے کیونکہ سورج پر آنے والے طوفانوں میں اور بڑے بڑے سیاہ دھبوں میں کمی واقع ہو رہی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ سترہویں صدی عیسوی میں ہونے والی شدید سردی سے نا صرف دریائے ٹیمز منجمد ہو گیا تھا بلکہ بحیرہ بالٹک بھی جم گیا تھا۔ شمالی یورپ میں فصلیں تباہ ہونے لگی تھیں اور قحط آنا شروع ہو گئے تھے۔ اس کیفیت کو مونڈر منیمیلیم (سائنسدان کا نام) کہا جاتا ہے۔ سورج کا زمین سے اوسط فاصلہ تقریباً 14,95,98,000 کلومیٹر ہے تاہم یہ فاصلہ سال بھر یکساں نہیں رہتا، تین جنوری کو یہ فاصلہ سب سے کم تقریباً 14,71,00,000 کلومیٹر اور ۴ جولائی کو سب سے زیادہ تقریباً 15,21,00,000 کلومیٹر ہوتا ہے۔ اگر ایک ہزار کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے سورج کی طرف سفر کریں تو سورج تک پہنچنے میں ۱۷ برس لگیں گے۔ سورج کی روشنی کو زمین تک پہنچنے میں آٹھ منٹ ۱۹ سیکنڈ لگتے ہیں۔ یاد رہے ابط الجوزا ستارے کی روشنی زمین تک سو سال میں پہنچتی ہے اور اس کا قطر (یعنی) ایک طرف سے دوسری طرف کا فاصلہ ۲۷ کروڑ تیس لاکھ میل ہے۔ یعنی سورج سے زمین تک کے فاصلے سے تین گنا بڑا۔ یہ بتانا بھی ضروری ہے کہ ابط اجوزا ستارہ دیگر انتہائی بڑے بڑے ستاروں کے مقابلہ میں بہت چھوٹا ہے۔ بعض ستاروں کا قطر ایک ارب میل سے بھی زیادہ ہے۔ سورج کی روشنی بعض دوسرے ستاروں کی روشنی کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ ستارہ Cepheds ہمارے سورج سے ۶۰ ہزار گنا زیادہ روشن ہے۔ سورج کی بنیادی سطح 74.9% ہائیڈروجن اور ہیلیم سے بنی ہے۔ لوہا، نکل، آکسیجن، سلفر، سیلیکان، مگنیشیم، کاربن، نیون، کیلشیم اور کرومیم معمولی مقدار میں موجود ہیں۔ Sirius رات کو آسمان پر چمکنے والا نہایت روشن ستارہ ہے۔ اس ستارے کو Dog Star بھی کہا جاتا ہے۔ سورج Sirius سے 13 بلین گنا زیادہ روشن ہے۔ سورج کا اصل رنگ سفید ہے۔ سورج کی سطح کا درجہ حرارت 5,778 K (5,505 °C, 9,941 °F) ہے۔ سورج کے ٹھنڈے علاقے میں بھی درجہ حرارت 4,100 K ہے۔ زمین سورج کے گرد سال میں ایک دفعہ اپنی گردش پوری کرتی ہے۔ اسی گردش کی وجہ سے موسم بدلتے ہیں اور ان موسموں کا چکر مختلف پھل اور فصلوں کا باعث بنتا ہے۔ سورج ہمارے اپنے ثوابت (ستاروں) کے مجموعوں کے ۱۰۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰ سورجوں میں سے ایک سورج ہے۔ اور ایسے مجموعے کم از کم ۱،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰ ہیں۔ یاد رہے ہر ستارے کے گرد مختلف سیاروں کے مجموعے گھوم رہے

ہیں۔یہ اعداد وشمار اُس حصہ کائنات کے ہیں جنہیں سائنسدانوں نے مشاہدہ کیا ہے۔اور یہ زمین سے ۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰،۱۲ میلوں تک پھیلے ہوئے اجتماعوں کا نقشہ ہے۔ہمارا سورج ہماری زمین پر ہماری زندگی کو اللہ کے حکم سے قائم ودائم رکھنے کے لیے دن رات خدمت پر مامور ہے۔اس کائنات کی ہر چیز فانی ہے، ہر چیز پیدا ہوتی اور آخر کار مر جاتی ہے۔ہمارا سورج بھی آدھی عمر پوری کر چکا ہے۔سورج کا زمین سے فاصلہ کم ہوتا چلا جا رہا ہے،۵ بلین برسوں کے بعد سورج اپنی موجودہ جسامت سے ۲ سو گنا بڑا ہو جائے گا۔مسلسل بڑا ہوتے چلے جانے والا سورج اپنے قریب ترین سیارے Mercury کو نگل جائے گا پھر Venus کو کھانے کے بعد زمین کی طرف بڑھے گا جسے نگلنے میں کامیاب ہوگا یا زمین سورج سے دور ہٹ جائے گی اللہ بہتر جانتا ہے۔لیکن سائنسدانوں کے مطابق سورج کے زمین تک پہنچنے سے بہت پہلے زمین پر موجود ہر چیز روسٹ ہو جائے گی۔آخر کار ہمارا سورج بہت سے سیاروں کو نگل جانے کے بعد خود بھی کسی بلیک ہول یا سورج سے بھی بڑے کسی ستارے کا شکار بن کر اپنے منطقی انجام کو پہنچ جائے گا۔یاد رہے خلا میں بے شمار بلیک ہول موجود ہیں، بڑے بلیک ہول ستارے اور ہر قسم کی توانائی کو اپنی طرف کھینچ لیتے ہیں اور بڑے بلیک ہول، چھوٹے بلیک بھی نگل جاتے ہیں۔حال ہی میں اب تک دریافت ہونے والے تمام بلیک ہول سے بڑا بلیک ہول دیکھا گیا ہے۔ماہرین فلکیات نے خلا میں موجود ایک قدیم اور بہت بڑے بلیک ہول کی خبر دی ہے۔یہ بلیک ہول ہمارے سورج سے ۱۲ ارب گنا بڑا ہے اور یہ صرف ۹۰ کروڑ سال پہلے وجود میں آیا تھا۔یاد رہے بگ بینگ سے کائنات کی عمر کا اندازہ ۱۳ ارب ۷۰ کروڑ سال لگایا جاتا ہے۔اتنے بڑے بلیک ہول کے انکشاف نے سائنسدانوں کو حیران کر دیا ہے۔بلیک ہول زمان ومکان کا ایک ایسا خطہ ہوتا ہے جو بہت کثیف ہوتا ہے، اس سے روشنی بھی بچ کر گزر نہیں سکتی۔بلیک ہول عموماً اپنے اردگرد موجود ستاروں اور دیگر مادوں کو نگل کر بڑے ہوتے ہیں اور توانائی خارج کرتے ہیں جس کے باعث وہ زمین سے چمکدار اجرام فلکی نظر آتے ہیں۔ان اجرام فلکی کو، کوآسار کہا جاتا ہے۔دریافت ہونے والا بلیک ہول اب تک دریافت ہونے والا سب سے بڑا بلیک ہول ہے۔یہی بلیک ہول جو ہر قسم کے مادوں کو نگل کر نہایت طاقتور ہو کر وائٹ ہول میں تبدیل ہو جاتے ہیں کر نہایت طاقتور ہو کر وائٹ ہول میں تبدیل ہو جاتے ہیں اور ایک نئی صبح طلوع ہونے کا باعث بن جاتے ہیں۔

اقبالؔ نے ایک نظم (برگ گل) لکھ کر خواجہ حسن نظامی کے پاس بھیجی کہ خواجہ نظام الدین اولیاء کے مزار پر پڑھی جائے اور اس کا یہ شعر علیحدہ تحریر کرا کے مزار کے دروازے پر لٹکا دیا گیا

ہند کا داتا ہے تُو، تیرا بڑا دربار ہے
کچھ ملے مجھ کو بھی اس دربار گوہر بار سے

Times Electric UK

LED Writing Boards

Importers of Electrical & Electronic.

Home Appliances
Mobile & Mobile Accessories
Computer Software & Hardware

Address: 22 Morden Court Parade,
London Road, SM4 5HJ
Morden Surrey,Uk

TIMES ELECTRIC.CO.UK

www.timeselectric.co.uk
timeselectric@yahoo.com
info@timeselectric.co.uk

Tel: 07404370745
07792998973

ملیوامارک (Mileva Maric)

نظریہ اضافیت پیش کرنے والے مشہور سائنسدان Albert Einstein البرٹ آئن سٹائن (1879ء تا 1955ء) کی پہلی شادی MaricMileva ملیوامارک سے 1903ء میں ہوئی تھی۔ ملیوامارک سربیا کی رہنے والی تھی۔ سائنسی تحقیقات کے سلسلے میں ملیوامارک آئن سٹائن سے گفتگو کیا کرتی تھی۔ آئن سٹائن سے ملیوامارک کے تعلقات 1914ء میں خراب ہو گئے۔ حالات اس قدر کشیدہ ہوگئے کہ آئن سٹائن نے ملیوامارک کو اپنے ساتھ رکھنے کے لیے درج ذیل چند شرائط عائد کردیں۔

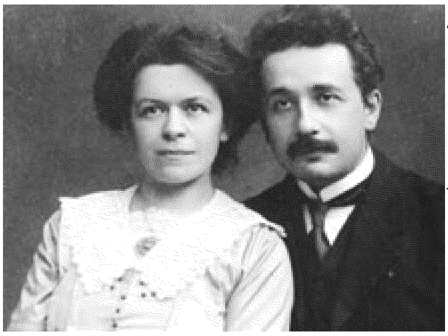

تم یہ یقینی بناؤ گی کہ ''میرے کپڑے اور بستر ٹھیک ٹھاک رکھو گی۔ مجھے میرے کمرے میں تین وقت کھانا پہنچاؤ گی۔ میرے سونے اور پڑھنے کے کمرہ کو صاف ستھرا رکھو گی اور میری پڑھنے والی میز کو کوئی ہاتھ نہیں لگائے گا۔ سوائے لوگوں کو دکھانے کے، مجھ سے تمہارے تمام ذاتی تعلقات ختم ہوں گے۔ جب مَیں بُلاؤں تم فوراً جواب دو گی۔ گفتگو یا عمل سے میرے بچوں کو میرے خلاف نہیں کرو گی۔

''ان مطالبات کو رد کرتے ہوئے ملیوامارک بچوں (دو بیٹے اور ایک بیٹی) کو لے کر زیورخ چلی گئی۔ 1916ء میں آئن سٹائن نے طلاق کا مطالبہ کر دیا جسے سن کر ملیوا کو شدید ذہنی صدمہ ہوا اور اسے اسپتال داخل کرنا پڑا۔ آخر 1918ء میں اس شرط پر طلاق ہوئی کہ اگر آئن سٹائن کو نوبل انعام ملے تو انعامی رقم ملیوا کو ملے گی۔ اور آئن سٹائن بچوں کے اخراجات برداشت کرے گا۔ دونوں بیٹوں کو ملیوا نے اکیلے پالا پوسا۔ بڑا بیٹا پی ایچ ڈی کرنے کے بعد پروفیسر بن کر مستقل طور پر امریکہ چلا گیا اور وہیں 1973ء میں فوت ہوا، چھوٹا بیٹا ذہنی طور پر معذور تھا اور زیادہ تر ذہنی مریضوں کے مرکز میں رہا اور وہیں زیورخ میں 1965ء فوت ہوا۔ 1948ء میں جب ملیوامارک نے وفات پائی تو اسپتال میں وہ اکیلی تھی۔ طلاق کے بعد آئن سٹائن نے اپنی چچازاد بہن Elsa سے شادی کرلی، اور دونوں میاں بیوی امریکہ چلے گئے۔ Elsa کی امریکہ میں 1936ء میں وفات ہوئی۔

ایک اہم بات

سہ ماہی پیشوا میں شائع ہونے والے تمام اشتہارات خلوص نیت کی بنیاد پر شائع کئے جاتے ہیں۔ قارئین اس بارے میں اطمینان کرنے کے بعد اپنی ذمہ داری پر پیش رفت کریں۔ ادارہ اس حوالے سے کسی بھی قسم کے لین دین اور نقصان کا ذمہ دار نہیں ہے۔

آخری دَور کے اچھے لوگ

(مرسلہ انا ثمرین صاحبہ۔ نیو جرسی)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ہمارے حبیب آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا ہے کہ عمرِ دنیا سات ہزار سال ہے۔ (نوادر الاصول از حکیم ترمذی) اس حدیث کی رو سے عصرِ حاضر، سات ہزار سالہ دور کا آخری دور ثابت ہوتا ہے۔ آخری دور کے اچھے لوگوں کے متعلق چند رسول اللہ ﷺ کے مقدس ارشادات پیش ہیں۔

حضرت ابو جمعہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم نے ایک مرتبہ حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ دن کا کھانا کھایا۔ ہمارے ساتھ حضرت ابو عبیدہ بن جراحؓ بھی تھے۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم سے بھی کوئی بہتر ہوگا؟ ہم آپؐ کی معیت میں ایمان لائے، اور آپؐ ہی کی معیت میں ہم نے جہاد کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں وہ لوگ جو تمہارے بعد آئیں گے وہ مجھ پر ایمان لائیں گے حالانکہ انہوں نے مجھے دیکھا بھی نہیں ہوگا۔ (الدارمی، مسند احمد) آپ ﷺ نے فرمایا: اورے بار خوشخبری اور مبارکباد ہو اس کے لیے جس نے مجھے دیکھا بھی نہیں اور مجھ پر ایمان لایا۔ (رواہ احمد) بحوالہ المنہاج السوی از طاہر القادری) حضرت عبد الرحمان بن علاء حضرمیؒ روایت کرتے ہیں کہ مجھے اُس (صحابی) نے بتایا جس نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سُنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ”بے شک اِس اُمّت کے آخر (دور) میں ایسے لوگ ہوں گے جن کے لیے اجر اِس اُمّت کے اولین (دور کے لوگوں) کے برابر ہوگا، وہ نیکی کا حُکم دیں گے اور بُرائی سے روکیں گے اور فتنہ پرور لوگوں سے جہاد کریں گے۔“ (یقتلون کا ترجمہ طاہر القادری نے جہاد کیا ہے۔ قتل سے مراد مخالفت اور بائیکاٹ بھی ہے۔ لسان العرب) (جہاد سے مراد دلائل سے جہاد ہے) (الحدیث رقم ۳۰: اخرجہ البیھقی فی دلائل النبوت ۶۔۵۱۳، والسیوطی فی مفتاح الجنۃ ۱۔۶۸۔ ترجمہ مولوی طاہر القادری) دلائل کے ذریعے جہاد کی تاثیر ہتھیاروں کے ذریعے جہاد کے اثرات سے بہت زیادہ تیز ہے۔ (العلماء جولائی، ستمبر ۲۰۱۱ء صفحہ ۳) (اسی لیے امام مہدی و مسیح علیہ السلام کے لیے اُن ہتھیاروں سے لڑنا ضروری ہے جن کے ذریعے جہاد کے اثرات تیز ہو جاتے ہیں۔ اسی لیے امام مسیح الزمان کے زمانے میں مذہبی جنگوں میں حربی ہتھیار استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہو سکتی۔ اور جو بھی اس ہدایت پر عمل نہیں کرے گا اُس کا حال بُرا ہوگا جیسا کہ اس وقت اُمّت مسلمہ کا مولوی کی غلط تشریحات کے نتیجے میں ہو رہا ہے۔) حضرت معاویہؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ سے سُنا آپؐ فرماتے ہیں: میری اُمّت میں سے ایک جماعت ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حُکم پر قائم رہے گی جو اُن کی مدد نہیں کرے گا یا اُن کی مخالفت کرے گا وہ انہیں کچھ نقصان نہیں پہنچا سکے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا امر آئے گا اور وہ اسی حالت پر ہوں گے۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اُمّت کی مثال بارش کی مانند ہے معلوم نہیں اس کا اوّل بہتر ہے یا آخر۔ (الحاکم فی المستدرک ۳۔۹۰ الرقم ۶۹۹۱) حضرت عمرو بن شعیبؓ بواسطہ اپنے والد، اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے صحابہ سے فرمایا: کون سی مخلوق تمہارے نزدیک ایمان کے لحاظ سے سب سے عجیب تر ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا: فرشتے۔ آپؐ نے فرمایا: فرشتے کیوں ایمان نہ لائیں جبکہ وہ ہر وقت اپنے ربّ کی حضوری میں رہتے ہیں۔ انہوں نے عرض کیا: پھر انبیاء کرام آپؐ نے فرمایا: اور انبیاءؑ کیوں ایمان نہ لائیں جبکہ ان پر تو وحی نازل ہوتی ہے۔ انہوں نے عرض کیا: تو پھر ہم (ہی ہوں گے)۔ فرمایا: تم ایمان کیوں نہیں لاؤ گے؟ جبکہ بنفس نفیس میں خود تم میں جلوہ افروز ہوں۔ حضور نبی اکرمؐ نے فرمایا: مخلوق میں میرے نزدیک پسندیدہ اور عجیب تر ایمان اُن لوگوں کا ہے جو میرے بعد پیدا ہوں گے۔ کئی کتابوں کو پائیں گے مگر (صرف میری) کتاب میں جو کچھ لکھا ہوگا اس پر ایمان لائیں گے۔ (اخرجہ الطبرانی فی المعجم الکبیر ۱۲۔۸۷ الرقم ۱۲۵۶۰ والحکم المستدرک، مجمع الزوائد۔ ترجمہ بحوالہ المنہاج السوی از طاہر القادری) (رنگ برنگی تفسیروں میں بیان کردہ اُن تمام واقعات اور روایات کو ردّ کر دیں گے جو قرآن کے مخالف ہوں گی۔ قرآن کو اولیت دیں گے، اس پر صدق دل سے ایمان لائیں گے اور عمل کریں گے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ”کم لیکن نیک لوگ ہوں گے بہت سے لوگوں کے درمیان۔ ان سے نفرت کرنے والے ان سے محبت کرنے والوں کے مقابلے میں بہت زیادہ ہوں گے۔ (احیاء العلوم از امام غزالیؒ جلد اوّل صفحہ ۸۹۔ احمد) حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے یہ خواہش کی کہ میں اپنے بھائیوں سے ملوں۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: (یا رسول اللہ ﷺ) کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: تم میرے صحابہ ہو لیکن میرے بھائی وہ ہوں گے جو مجھ پر ایمان لائیں گے حالانکہ انہوں نے مجھے دیکھا بھی نہیں ہوگا۔ (مسند احمد بن حنبل والطبرانی فی المعجم الکبیر و مجمع الزوائد۔ ترجمہ طاہر القادری) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اُس وقت میری سُنّت کو مضبوطی سے تھاما جب میری اُمّت فساد میں مبتلا ہو چکی ہوگی تو اس کے لیے سو شہیدوں کا ثواب ہے۔ ترجمہ طاہر القادری: حضرت علیؓ نے فرمایا: جب آسمان سے آواز دینے والا آواز دے گا کہ حق آلِ محمدؐ میں ہے تو اس وقت لوگوں کی زبانوں پر مھدی کا ظہور ہوگا۔ اور لوگوں کو ان کی محبت (اس طرح) پلا دی جائے گی کہ وہ ان کے سوا کسی اور کا تذکرہ نہیں کریں گے۔ (سیوطی، الحاوی، نعیم بن حماد بحوالہ القول المعتبر فی الامام المنتظر از مولوی طاہر القادری صفحہ ۶۱)

(بحوالہ وارثانِ ابو جہل صفحہ ۳۴۲)

بیٹیوں سے امتیازی سلوک (شگفتہ شاہین صاحبہ۔لندن)

بیٹیوں سے امتیازی سلوک کرنا بھی عصرِ حاضر میں زمانہ جاہلیت کی یاد تازہ کرتا ہے۔بیٹیوں کو نا صرف وراثت سے محروم کیا جاتا ہے بلکہ گھروں میں بھی بچوں کی پرورش کے دوران بیٹوں کو اولیت دی جاتی ہے اور بیٹیوں کو خدمت گار کے طور پر برداشت کیا جاتا ہے۔حد تو یہ ہے کہ بیٹی کی پیدائش پر شرمندگی محسوس کی جاتی ہے،بعض لوگ صرف اس وجہ سے اپنی بیویوں کو طلاق دے دیتے ہیں کہ اس کے بطن سے بیٹیاں ہی پیدا ہوتی ہیں۔اب جدید سائنسی ایجادات کے ذریعے یہ معلوم کرلیا جاتا ہے کہ بیٹا ہوگا یا بیٹی۔اگر بیٹی کا بتایا جائے تو بعض والدین اللہ سے نہ ڈرتے ہوئے،معاشرے میں پلنے والے غیر اسلامی رجحانات کے ڈر سے حمل گرادیتے ہیں۔اور انڈیا اور دوسرے مسلمان ممالک میں بھی بعض والدین بیٹی کی پیدائش کے فوراً بعد اسے ہلاک کردیتے ہیں۔جیو نیوز کی ایک رپورٹ کے مطابق ۲۰۱۱ء میں ۱۲۰۰ بچوں کی ہلاکت کے متعلق کیس رجسٹر ہوئے ان نوزائیدہ بچوں میں ساڑھے نو سو لڑکیاں تھیں۔ایسے بچوں کے مردہ جسم،کچرے کے ڈھیروں،ہسپتالوں کے کچرا گھروں اور گندے نالوں سے ملتے ہیں۔رپورٹ کے مطابق بچیوں کو پیدائش کے چند روز بعد گلا گھونٹ کر یا ٹھنڈا یخ پانی ڈال کر ہلاک کردیا جاتا ہے۔پھر بعض گھروں میں بھائی شہنشاہوں کی طرح رہتے ہیں اور بیٹیاں باندیوں کی طرح۔شادی پر لڑکی کی رائے لینا بھی برا خیال کیا جاتا ہے۔لڑکی کے جذبات،پسند اور ناپسند کو خاطر میں نہیں لایا جاتا۔اگر کوئی لڑکی ایک بوڑھے شخص سے شادی کرنے سے انکار کردے تو اسے غیرت کے نام پر قتل کردیا جاتا ہے۔لڑکیوں کا کسی بات پر بھی اظہار خیال خاندانوں پر بجلی بن کے گرتا ہے اور نتیجے میں ہمیشہ لڑکی ہی جلتی ہے۔سورۃ التکویر میں بیان کردہ جس طرح دوسری تمام پیشگوئیاں عصر حاضر کے متعلق پوری ہو چکی ہیں اسی طرح وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ. بِأَيِّ ذَنبٍ قُتِلَتْ. اور جب زندہ گاڑھی جانے والی (لڑکی) کے بارے میں سوال کیا جائے گا (کہ آخر) کس گناہ کے بدلہ میں اُسکو قتل کیا گیا (تھا)۔کی پیشگوئی بھی پوری ہو چکی ہے۔کیونکہ اس میں بتایا گیا تھا کہ ایک زمانہ آئے گا جبکہ لڑکیوں کو زندہ درگور کرنے کی قانوناً ممانعت کردی جائے گی اور اگر کوئی ایسا کرے گا تو اُسے سزا دی جائے گی۔چنانچہ ۱۸۷۲ء میں ایسا قانون حکومت انگریزی نے جاری کردیا اور اس طرح یہ علامت بھی جو آخری زمانہ سے تعلق رکھتی تھی پوری ہوگئی۔لڑکیوں کے تحفظ کے لیے بنائے گئے قوانین کے باوجود لڑکیوں پر مظالم کا سلسلہ جاری ہے۔آیئے دیکھتے ہیں بانیء اسلام حضرت محمد ﷺ اپنی بیٹیوں کے ساتھ کیا سلوک فرماتے تھے۔اور بیٹیوں کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے کیا فرمایا ہے اور جائزہ لیں کہ کیا لڑکیوں کے ساتھ ہمارا رویہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی بیان کردہ تعلیمات سے مطابقت رکھتا ہے یا نہیں؟

رسول اللہ ﷺ کو اپنی بیٹی حضرت فاطمہؓ سے بے حد پیار تھا۔حضرت فاطمہؓ جب بھی اپنے والد حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے پاس ملنے آتیں تو آپؐ احتراماً اُٹھ کر بیٹی کا استقبال کرتے۔انہیں خوش آمدید کہتے اور ان کی پیشانی پر بوسہ دیتے۔اُن کے بیٹھنے کے لئے اپنی چادر بچھا دیتے۔(ابوداؤد کتاب الادب) آنحضرت ﷺ جب بھی سفر پر تشریف لے جاتے تو سب سے آخر میں اپنی بیٹی حضرت فاطمہؓ سے مل کر جاتے اور جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو سب سے پہلے حضرت فاطمہؓ سے ان کے گھر جا کر ملتے۔(مشکوٰۃ کتاب اللباس) ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ حضرت فاطمہؓ کے گھر تشریف لے گئے،دیکھا تو حضرت فاطمہؓ رو رہی ہیں،وجہ پوچھی تو معلوم ہوا کہ حضرت علیؓ سے جھگڑا ہوا ہے تو آپؐ یہ سنتے ہی بازار تشریف لے گئے اور حضرت علیؓ کو ڈھونڈنے لگے،آخر ایک مسجد میں پالیا اور ان کو لے کر گھر تشریف لائے اور دائیں بائیں حضرت فاطمہؓ اور حضرت علیؓ کو لٹالیا اور درمیان میں خود لیٹ گئے اور پہلے حضرت فاطمہؓ کو فرمایا کہ فاطمہؓ تم علیؓ کو تنگ نہ کیا کرو یہ نہ سمجھنا کہ محمد ﷺ تم کو قیامت کے دن (علیؓ کے دل دکھانے کے عوض) معاف کروالے گا۔اور پھر حضرت علیؓ کو سمجھایا کہ علی تم فاطمہؓ کی دلجوئی کیا کرو۔دیکھو اتنا خیال کرلیا کرو کہ اس کا دل دکھے گا تو محمد ﷺ کا دل بھی دکھے گا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ''جب کسی کے ہاں لڑکی پیدا ہوتی ہے تو خدا اس کے ہاں فرشتے بھیجتا ہے جو آ کر کہتے ہیں اے گھر والو! تم پر سلامتی ہو۔

وہ لڑکی کو اپنے پروں کے سائے میں لے لیتے ہیں اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتے ہیں۔ یہ کمزور جان ہے جو ایک کمزور جان سے پیدا ہوئی ہے۔ جو اس بچی کی نگرانی اور پرورش کرے گا قیامت تک خدا کی مدد اس کے شامل حال رہے گی۔ (اسوۂ رسول کریم ﷺ صفحہ ۶۲۰،۴ طبرانی) ایک دفعہ اوسؓ نام کے انصاری آنحضور ﷺ کے پاس آئے تو آپؐ نے ان کے چہرے پر کچھ رنج وغم کے آثار دیکھے۔ پوچھا کیا بات ہے؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میری کئی بیٹیاں ہیں ان کی وجہ سے میرا دل غمگین رہتا ہے اور میں تو ان کی موت کی دُعا مانگتا رہتا ہوں۔ ہمارے مہربان و مشفق آقا نے فرمایا: اوسؓ تم یہ دُعا نہ کیا کرو۔ دیکھو لڑکیوں میں بھی برکت ہوتی ہے۔ یہ لڑکیاں نعمت کے وقت شکر کرنے والی، مصیبت کے وقت تمہاری ہمدردی میں رونے والی اور تمہاری بیماری کے وقت تیمارداری اور خدمت کرنے والی ہوتی ہیں۔ ان کا بوجھ زمین پر ہے۔ ان کی روزی اللہ کے ذمّے ہے۔ پھر کیوں تم ناحق رنج کرتے ہو۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ'' اگر تم میں سے کسی کی دو یا تین بیٹیاں یا بہنیں ہوں اور وہ ان کی تربیت اچھے رنگ میں کرے اور ان کے بارے میں اللہ کا تقویٰ اختیار کرے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت عطا کرے گا۔'' (ترمذی ابواب البر والصلہ) حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا:'' جو صرف بیٹیوں کے ذریعے سے آزمائش میں ڈالا گیا اور اس نے اس پر صبر کیا تو وہ بیٹیاں اس کے اور آگ کے درمیان روک ہوں گی۔'' (سنن ترمذی کتاب البر والصلۃ) آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ'' جس شخص کے ہاں کوئی لڑکی ہو پھر وہ اس کو زندہ درگور نہ کرے اور نہ ہی اپنے لڑکوں کو اس پر ترجیح دے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنّت میں داخل کرے گا۔'' (سیرت النبی شبلی جلد ۶ صفحہ ۳۷۸) حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ'' جس نے دو بچیوں کی پرورش کی یہاں تک کہ وہ دونوں بالغ ہوگئیں تو قیامت کے دن وہ آئے گا، میں اور وہ اس طرح ہوں گے، اور آپؐ نے اپنی انگلیوں کو ملایا۔ (صحیح مسلم جلد ۱۳ کتاب البر والصلۃ والادب حدیث نمبر ۴۷۵۱) لڑکیوں کی تعلیم کے دشمنوں کو آنحضرت ﷺ کے اس مقدس ارشاد پر غور کرنا چاہیے کہ ہر مسلمان لڑکے اور ہر مسلمان لڑکی پر علم کا حاصل کرنا فرض ہے۔ (چالیس جواہر پارے صفحہ ۱۵۱ حدیث نمبر ۳۹) رسول خدا ﷺ نے لڑکیوں کی تعلیم و تربیت کو یقینی بنانے کے لیے فرمایا ہے کہ'' اگر بیٹی بالغہ ہو جائے اور اس سے کوئی گناہ ہو جائے تو اس کا گناہ اس کے باپ کے سر ہے۔'' تفسیر کبیر جلد ۱۰ کے صفحہ ۳۰۴ پر لکھا ہے کہ'' دیکھو اسلام نے لڑکیوں کی تعلیم و تربیت پر کتنا زور دیا ہے۔ لڑکوں کو تو لوگ اس لئے تعلیم دلواتے ہیں کہ یہ بڑے ہو کر نوکریاں کریں گے مگر عورتوں کے فرائض خدا تعالیٰ نے نوکریوں والے مقرر نہیں کئے۔ اگرچہ آج کل مسلمان لڑکیاں بھی نوکری کر لیتی ہیں۔ مگر اسلام نے عورت پر گھر کی ذمہ داریاں رکھی ہیں اِس لئے اُس کی تعلیم کمائی میں مد نہیں ہوسکتی مگر اس کے باوجود اسلام نے عورتوں کی تعلیم پر زور دیا اور یہ چیز دوسری کتابوں میں نہیں پائی جاتی۔''

ایک مرتبہ حضرت عائشہؓ نے رسول کریم ﷺ سے عرض کیا کہ ایک غریب عورت میرے پاس آئی۔ اُس کی دو لڑکیاں تھیں ایک لڑکی کو اُس نے اپنی دائیں طرف بٹھایا اور دوسری لڑکی کو اُس نے اپنی بائیں طرف بٹھایا اور کہا مجھے کچھ کھانے کے لئے دو۔ ہمارے گھر میں کوئی چیز موجود نہ تھی۔ میں نے تلاش کیا تو ایک کھجور نکل آئی۔ مَیں وہ کھجور لے کر اُس کے پاس آئی اور کہا اس وقت ہمارے گھر میں یہی ایک کھجور ہے یہ لے لو۔ اُس عورت نے وہ کھجور اپنے منہ میں ڈالی اور اندازہ سے اُس کے دو برابر حصے کئے اور نصف کھجور ایک لڑکی کو دے دی اور نصف کھجور دوسری کو دی اور خود بھوکی رہی۔ رسول کریم ﷺ نے یہ ذکر سُنا تو فرمایا۔ اگر کسی کی دو بیٹیاں ہوں اور وُہ اُن کی اچھی تربیت کرے اور اُن کو تعلیم دلوائے تو اللہ تعالیٰ اُس پر جنّت واجب کر دیتا ہے۔ (صحیح مسلم) اور لڑکیوں کو لڑکوں پر فوقیت دینے اور لڑکیوں کی تکریم کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ'' جو شخص بازار سے میوہ لے کر گھر میں آئے وہ ثواب میں صدقہ کے مانند ہے چاہیے کہ پہلے لڑکی کو دے پھر لڑکے کو۔ جو لڑکی کو خوش کرے گا وہ شخص ایسا ہے جیسے کہ حق تعالیٰ کے خوف سے رویا اور جو خدا کے خوف سے روئے اس پر آتشِ دوزخ حرام ہو جاتی ہے۔'' (بحوالہ اکسیر ہدایت از امام غزالی)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو بیٹیوں کی پیدائش پر شکر ادا کرنے، نیک تربیت کرنے اور ان کے نیک نصیبوں کے لیے دُعائیں کرنیکی توفیق دے۔ ہر قسم کی جہالت سے ہم کو دور رکھے اور ہم سب کو اسلامی تعلیمات پر حقیقی رنگ میں عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (بحوالہ سائبان صفحہ ۱۷۱ تا ۱۷۴)

باتبصرہ خبریں

بدنام قاتل ممتاز قادری

ممتاز قادری جس نے ۴ جنوری ۲۰۱۱ء میں گورنر پنجاب جناب سلمان تاثیر کو توہین رسالت کا الزام لگا کر بھرے بازار میں قتل کر دیا تھا، جیل کی سلاخوں کے پیچھے پیر بنا بیٹھا ہے۔ ملٹری کورٹس بننے کے اعلان نے اسکی راتوں کی نیند حرام کر دی تھی۔ ممتاز قادری جانتا ہے کہ سول عدالتوں کے کسی جج کی یہ اوقات نہیں ہے کہ اسے تختہ دار پر لٹکا سکے لیکن فوج ایسا کر سکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ممتاز کے شور مچانے پر ہائیکورٹ نے یکم اکتوبر ۲۰۱۱ء کو انسداد دہشت گردی ایکٹ ۱۹۹۷ء کی دفعہ سات کے تحت ملنے والی سزائے موت کو ختم کر دیا ہے۔ اور تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۳۰۲ کے تحت ملنے والی سزائے موت اور ایک ایک لاکھ روپے معاوضہ ورثاء کو دینے کا فیصلہ برقرار رکھا ہے۔ جسوقت عدالت قادری کی اپیل کی سماعت کر رہی تھی قادری کے سینکڑوں ہمدرد اسلام آباد ہائیکورٹ کے احاطہ میں اسلام اور قادری زندہ باد کے نعرے لگاتے رہے۔ ہجوم یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتا رہا کہ اسلام کو قادری جیسے قاتلوں کی ضرورت ہے اور قادری کو درندگی کا مظاہرہ کرنے کے لیے اسلام کو استعمال کرنے کی کھلی چھٹی ضروری ہے۔ قادری کو سزائے موت یکم اکتوبر ۲۰۱۱ء کو سنائی گئی تھی جس پر عملدر آمد شاید ہی کبھی ہو سکے گا۔

پنجاب پولیس اور کُتّے

اسلام آباد سپریم کورٹ کے جسٹس دوست محمد نے سانحہ کوٹ رادھا کشن کی سماعت کے دوران ریمارکس دیتے ہوئے کہا کہ پنجاب پولیس کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ کتے سے بھی اقبال جرم کرا لیتی ہے مگر آپ اب تک ۱۹۰ افراد میں سے کسی سے بھی جرم قبول نہ کرا سکے۔ (جج صاحب کی رائے سے اتفاق کسی صورت میں بھی ممکن نہیں کیونکہ کُتّے اپنے ہم جنس کو زندہ جلانے کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ ایک کُتّے کے متعلق ایک سچا واقعہ ہے کہ ایک کُتّا ایک فیکٹری کے ایک کونے میں شدید زخمی حالت میں بھوکا پیاسا پڑا تھا۔ ایک دوسرے کُتّے کو اس کی بیچارگی نظر آ گئی۔ اس نے اپنے بھائی کی کئی دن تک بے لوث خدمت کر کے اسے نئی زندگی عطا کر دی۔ اسلام نے جنہیں زندگی گذارنے کے تمام اصول بتا دیئے ہیں وہ جب زندہ انسانوں کو جلاتے ہیں تو وہ کسی بھی قسم کے جانوروں کے برابر بھی قرار نہیں دیے جا سکتے۔ ایک عیسائی مرد اور اس کی حاملہ بیوی کو بھٹی میں جلانے والے ایسے خبیث اور لعنتی وجود ہیں کہ اپنی دینی غیرت کی آگ ٹھنڈی کر لینے کے بعد اسی دینی غیرت کا مظاہرہ کرتے ہوئے عدالت میں پیش ہو کر اقرار ثواب سے بچ رہے ہیں۔ دینی غیرت کے نام پر دوسروں کی جان لینا آسان ہے اور دینی غیرت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنی جان دینا بہت مشکل ہے۔ جیسے دینی غیرت کے نام پر سلمان تاثیر کو قتل کرنے والا چوہا قادری اپنی جان بچانے کے لیے اپیل پر اپیل کیے جا رہا ہے۔ کُتّا ہمیشہ اپنے مالک کا تابعدار رہتا ہے اور نام نہاد دینی غیرت کا مظاہرہ کرنے والے ہمیشہ اپنے مالک کی نافرمانی کرتے ہیں۔

> ٹیچر: ''بتاؤ کتا شادی کیوں نہیں کرتا؟''
>
> اسٹوڈنٹ: ''مس! وہ تو پہلے ہی کتوں والی زندگی بسر کر رہا ہوتا ہے۔''

پرویز مشرف کی قیادت

پیپلز پارٹی کے خلاف پرویز مشرف کی قیادت میں لیگی دھڑوں کا الائنس ریت کی دیوار ثابت ہوگا۔خورشید شاہ

اس بات میں تو کوئی شک نہیں ہے کہ پیپلز پارٹی اورن لیگ میں بڑے طاقتور قسم کے ٹیومر موجود ہیں جن کے خلاف ضیاء الحق اور پرویز مشرف کا طاقتور آپریشن ناکام ہو چکا ہے۔خورشید شاہ جانتے ہیں کہ طاقتور ٹیومروں کا مقابلہ چھوٹی موٹی دواؤں سے ممکن نہیں ہوتا، ٹیومر زدہ حصے کو دھڑ سے علیحدہ کرنا یا متاثرہ حصے کو جلانا ہی صحت یابی کی ضمانت بن سکتا ہے۔ابھی تک ہمارے قومی ٹیومروں کو ختم کرنے والا کوئی ماہر سرجن نظر نہیں آتا۔فوجی سرجن، عدالتی سرجن اور حکومتی سرجن سبھی کے پاس غالباً جعلی ڈگریاں ہیں۔اگر جلد کسی ماہر سرجن کا انتظام نہ ہوا تو یہ ٹیومر پاکستان کو موت سے ہمکنار کر سکتے ہیں۔اللہ قوم کو عقل والا سرجن جلد عطا کرے۔آمین۔

اونٹ۔خیمہ۔ڈی چوک

مولانا فضل الرحمان نے مولانا سمیع الحق کو مارچ میں ۲۱ ویں ترمیم کے تحت دہشت گردی کے مقدمات کو مذہب اور فرقہ تک محدود کرنے کے خلاف مظاہرے کرنے کے فیصلے کے متعلق بتایا۔اس پر مولانا سمیع الحق نے ڈی چوک میں لوگوں کو جمع کرنے کا مشورہ دیتے ہوئے کہا ہے کہ اونٹ خیمے میں داخل ہونا شروع ہو گیا ہے ابھی نوٹس نہ لیا تو اونٹ مکمل طور پر خیمے میں داخل ہو جائے گا جسے نکالنا مشکل ہو جائے گا۔

یہ ہماری قوم کی بدقسمتی ہے کہ ہمارے قومی اداروں نے مذہبی جنونیوں کے خلاف بروقت کاروائی نہ کر کے ہیبت ناک اونٹوں کو قومی خیمے میں داخل ہونے کا موقع فراہم کر دیا ہے۔اب سوال یہ ہے کہ خیمے سے خونخوار اونٹوں کو نکالا کیسے جائے۔پہلی بات تو یہ ہے کہ انہیں خیمے سے نکالنا آسان کام نہیں ہے۔اگر انہیں تنگ کیا گیا تو یہ خیمے کو زمین بوس کر دیں گے۔صرف اور صرف ایک طریقہ ہے کہ تمام قومی ادارے مل کر ان اونٹوں کو ہلنے کا موقع دیے بغیر جکڑ لیں، خیموں سے نکال کر انہیں عبرت کی مثال بنا دیں اور اگر ہو سکے تو عوام کے لیے چند وحشت ناک اونٹوں کی نمائش کا بندوبست بھی کر دیں تاکہ آئندہ کسی اونٹ کو خیمے میں گھس کر تباہی مچانے کی جرآت نہ ہو۔فضل الرحمان اور سمیع الحق کی گیدڑ بھبھکیوں کی طرف اگر کان دھرے گئے تو کالے، پیلے، نیلے، اودھے، بھورے، چھوٹے، موٹے اور ٹھگنے اونٹ عوام اور قومی اداروں کا بینڈ بجا دیں گے۔

نمائندگان ادارہ پیشوا

رانا مبشر محمود جرمنی (ہیمبرگ) (004917631382750) راشد محمود ڈنمارک (کوپن ہیگن) (004541900556)

محمد افضل امریکہ (نیویارک) (0017183765455) لقمان احسن امریکہ (نیوجرسی) (0019738827595)

محمد عادل رشید پاکستان (0049403191628) فیضان چیمہ برطانیہ (لندن) (07428558809)

محمد اکرم برطانیہ (برمنگھم) (00441283530905) عبدالمغنی برطانیہ (مورڈن سرے) (07506949263)

E.Mail; Peshwaltd@gmail.com

بندر لینے سے انکار

گزشتہ ماہ سویڈن کی جانب سے ہتھیاروں کا معاہدہ ختم کیے جانے کے بعد سعودی عرب نے سویڈن سے اپنے سفیر کو بلا لیا ہے اور اسٹاک ہوم چڑیا گھر سے ریاض کے چڑیا گھر کے لیے بھیجے جانے والے چار ننھے امیزون بندروں کو لینے سے انکار کر دیا ہے۔ (سعودی عرب میں شاہی خاندان میں بھی بندر موجود ہیں جیسے کہ بندر بن سلطان اور خالد بن بندر وغیرہ۔ سعودی عرب میں شاہی بندروں کے علاوہ کالے اور بھورے بندر بھی پائے جاتے ہیں، غار حرا جاتے ہوئے شرارتی بندر آتے جاتے زائرین کو تنگ کرتے ہیں، زائرین کے ہاتھوں سے مختلف چیزیں چھین کر تنگ کرتے ہیں، خاکسار جب عمرہ کی ادائیگی کے لیے گیا تھا تو ایک شخص نے بتایا ایک دفعہ بندر ایک چھوٹے بچے کو بھی اُٹھا کر لے گئے تھے بڑی مشکل سے بچے کو بندروں سے چھڑایا گیا۔ سعودی حکمران بھی عراقی عورتوں اور بچوں کو امریکی بمباری سے مرتے دیکھ کر خوش ہوتے رہے ہیں۔ جب یمن پر سعودی مظالم کو دیکھ کر سویڈن کی حکومت نے سعودی عرب کو ہتھیار دینے سے انکار کر دیا تو سعودیوں نے اپنے غصے کا اظہار کرتے ہوئے ۴ بندروں کو لینے سے انکار کر دیا۔ بندروں نے بندروں کے اس فیصلے پر اطمینان کا سانس لیا ہے۔ کیونکہ وہ سوچتے تھے جو اپنے مسلمان بھائیوں کا خون بہتے دیکھ کر خوشی کے شادیانے بجاتے ہیں وہ ہم قیدی بندروں کے ساتھ کیا کچھ نہ کریں گے۔)

بھاری قیمت

متحدہ عرب امارات کے وزیر خارجہ ڈاکٹر انور محمد قرقاش نے کہا ہے کہ پاکستان کو واضح کرنا ہوگا کہ اصل اتحادی کون ہے۔ اس اہم مسئلے (یمن، سعودی جنگ) پر متضاد اور مبہم آراء کی بھاری قیمت ادا کرنا ہوگی۔ لگتا ہے کہ انقرہ اور پاکستان کو خلیجی ممالک کی بجائے تہران زیادہ اہم ہے۔

ہمارے حکمران عرب ممالک سے مفت تیل اور ریال لینے کے بدلے عربی ممالک کے شہزادوں اور بادشاہوں کو عیاشی کرنے کے لیے پاکستان میں عیاش گاہیں مہیا کرتے رہے ہیں۔ اور یہ لینا دینا صرف پاکستانی اور عربی حکمرانوں کے درمیان رہا ہے اور عوام سے صرف ان تعلقات پر زندہ باد کے نعرے لگوائے گئے ہیں۔ جو پاکستانی ان عرب ممالک میں کام کرتے ہیں اُن سے اُنکے کفیل غلاموں جیسا سلوک کرتے ہیں۔ پاکستانی قیدیوں سے جیلیں بھری ہوئی ہیں، بعض قیدی کئی دہائیوں سے بغیر کسی عدالتی کاروائی کے جیلوں میں سڑ رہے ہیں۔ اب اونٹوں کی دوڑ سے دل بہلانے والے اور بازوں سے پرندوں کی چیر پھاڑ کروا کر خوش ہونے والے والے عرب حکمران پاکستان کو حکم دے رہے ہیں کہ ہم جو یمنی حوثیوں کو ناجائز طور پر مار رہے ہیں تم بھی مارو اگر نہیں مارو گے تو بھاری قیمت چکانے کیلیے تیار ہو جاؤ۔ وزیر صاحب کے بیان پر اگر مختصر ترین تبصرہ کیا جائے تو وہ یہ ہوگا کہ ''کیا پدّی اور کیا پدّی کا شوربا'' یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ مینڈکی کو زکام ہو گیا ہے۔ عرب حکمرانوں کے پاس کسی کو دینے کے لیے ریال اور تیل کے سوا کچھ نہیں ہے۔ اب یہ دونوں سوغاتیں بھی قصہ پارینہ بننے کے لیے پر تول رہی ہیں۔ اگر جنگ کے شعلے مزید بھڑکے تو لاکھوں پاکستانیوں کو واپس وطن آنا پڑے گا۔ ان پاکستانی ہنر مندوں کے واپس آ جانے سے جہاں پاکستان کے زرمبادلہ میں کچھ کمی ہو گی وہاں عرب ممالک میں نظام زندگی ٹھپ ہو کر رہ جائے گا۔ ترکی اور پاکستان کو کسی بھی صورت میں عربوں کی ناجائز خواہشوں کی تکمیل کے لیے کوئی مدد نہیں کرنی چاہیے۔ (پاکستان کے لیڈر وزیر کے بیان کے بعد ڈر گئے ہیں، لگتا ہے بزدل پاکستانی لیڈر ضرور فوج بھیجیں گے) عرب امارات کے وزیر خارجہ کے بیان پر شدید ترین ردعمل فوری طور پر ضروری ہے۔ بلکہ اس بیان پر احتجاج کرتے ہوئے انہیں ان کا اصل چہرہ دکھایا جائے۔ انہیں بتایا جائے کہ اگر بھاری قیمت ادا کرنے پر پاکستان کو مجبور کیا گیا تو تم بھاری قیمت لینے کے قابل نہیں رہو گے۔ عرب ملکوں میں

جائیدادیں بنانے والے پاکستانی لیڈروں کو ملکی مفاد کو اہمیت دینی چاہیے۔ ہمارے حکمرانوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ عرب ممالک آگ سے کھیل رہے ہیں اور اس آگ کی لپیٹ میں عربوں کی بیوقوفی سے پورا خطہ جل سکتا ہے۔ کبھی مغلوں نے بھی برطانیہ کو ہندوستان میں آسانیاں فراہم کی تھیں جسکا نتیجہ بالآخر مغل حکومت کی موت پر منتج ہوا تھا۔ عربوں کی مغربی ممالک سے گہری دوستی کے نتائج بھی بربادی کے سوا کچھ نہیں نکلیں گے۔ اگر عربوں نے اپنی اصلاح نہ کی تو ان کی اولادیں مغل بادشاہوں کی اولادوں کی طرح اُجڑے محلوں کے باہر پانی بیچیں گی۔ عنقریب وہ وقت چلا آتا ہے جب عربوں کو دو وقت کی روٹی کے لیے غیروں کے سامنے ہاتھ پھیلانا پڑے گا۔ ہماری دُعا ہے کہ ایسا وقت کبھی نہ آئے۔ کچھ عرب ممالک جیسے عراق، لیبیا، شام، یمن اور اردن کے عوام خیراتی اداروں سے مدد لینے پر مجبور ہو چکے ہیں۔ جب ہم عرب حکمرانوں کی قرآن سے دوری اور سیرت حضرت محمد ﷺ سے بیگانگی دیکھتے ہیں تو لگتا ہے کہ ہماری دُعائیں ہمیں تو فائدہ دیں گی مگر ان کے لیے بے اثر ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ عرب و عجم کے مسلمانوں کو عقل سلیم عطا کرے اور سیدھا رستہ دکھائے۔ آمین۔

عامر لیاقت ایک ''مستند گناہ گار''

۹ فروری ۲۰۱۵ء کو جنگ اخبار میں عامر لیاقت نے اپنے خوبصورت چہرے کے پیچھے چھپی گندگی کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ایک ''مستند گناہ گار'' کی مانند سانس روکے سنہری جالیوں کے سامنے باادب کھڑا بس یہی سوچ رہا تھا کہ مجھ جیسے ہسٹری شیٹر، سیاہ کار و خطا کار کی یہ اوقات ہے نہ حیثیت کہ وہ مواجہ شریف کے روبرو لغزشوں کی بخشش کے لیے اپنے آقا سے اِلتجا کرے۔ زندگی کی اس بوسیدہ کتاب کے بدبودار اوراق میں کمزور اعمال نے صرف گناہ ہی تو تحریر کیے ہیں۔ کیونکہ بار بار یا تو انہیں بلایا جاتا ہے جو ''اپنے'' ہوتے ہیں اور یقیناً میں ان میں سے نہیں۔۔ کوّے کے پَروں سے بھی زیادہ میرے سیاہ اعمال نے مجھے کہیں کا نہیں چھوڑا، شرم سے جھکی ہوئی جبیں اُٹھنے کے قابل نہیں اور سہمی ہوئی آنکھیں انجام دیکھ کر بند ہیں۔۔۔ یا پھر وہ طلب کیے جاتے ہیں جو ''عادی مجرم'' ہوں تا کہ عالمین کے بادشاہ کے محبوب کی بارگاہ میں آ کر وہ گھٹنے ٹیکیں، آنسو بہائیں، گڑگڑائیں اور بچی کھچی حیا کی چادر اوڑھ کر بچھ جائیں تا کہ انہیں معاف کیا جائے۔۔۔ غالباً میں ان ہی میں سے ہوں، اسی لیے بار بار بلا لیا جاتا ہوں۔ (بڑا بدبخت ہے وہ انسان جو ان لوگوں کے سامنے اپنی گندگیاں بیان کرے جن کے اختیار میں نہ گناہوں سے نجات دلانا ہے اور نہ سابقہ گناہوں پر معاف کرنے کا اختیار ہے۔ انسان لاکھوں قسم کی پلیدگیوں سے لتھڑا ہوتا ہے، اس لیے انسان کو چاہیے کہ ان گناہوں کو جن پر اللہ تعالیٰ نے پردہ ڈال رکھا ہے کسی کے سامنے بیان نہ کرے، بالکل اسی طرح جس طرح اہل اللہ، اللہ تعالیٰ سے اپنے تعلقات کو لوگوں کے سامنے بیان کرنے سے گھبراتا ہے۔ گناہوں سے بچنے اور گناہوں کی بخشش کے لیے صرف اللہ تعالیٰ ہی وہ ہستی ہے جس کے سامنے گڑگڑایا جا سکتا ہے۔ عجیب شخص ہے عامر لیاقت پہلے گناہ کرتا ہے پھر رسول اللہ کے دربار میں روتا ہے۔ پھر اپنے گناہوں اور رونے کی اطلاع ساری دُنیا کو بذریعہ اخبار دیتا ہے۔ اور اگلے سال کے لیے گناہ اکٹھے کرتا رہتا ہے۔ گناہوں پر دلیری آخر کار

اندھا فقیر

بیوی اور شوہر شاپنگ کر کے دکان سے باہر نکلے تو ایک فقیر نے بیوی کو مخاطب کیا اور کہا ''شہزادی، دس روپے دے دو، اندھا ہوں۔'' شوہر بیوی کو مخاطب کر کے بولا ''دے دو! یہ واقعی اندھا ہے۔''

انسان کو شیطان بنا دیتی ہے۔اللہ تعالیٰ عامر لیاقت کی ریاکارانہ حرکات سے پاکستانیوں کو بچائے اور عامر لیاقت کو عقل دے۔آمین۔)

مولوی کی انوکھی منطق

شیخ الحدیث مولانا محمد صدیق کہتے ہیں کہ حضور کو ایذاء پہنچانے والا قرآن پاک کی رو سے واجب القتل ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بے شک وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو ایذاء پہنچاتے ہیں ان کے لیے دنیا میں اور آخرت میں اللہ کی طرف سے لعنت ہے اور آخرت میں ان کے لیے دردناک عذاب تیار ہے۔مولانا اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ''دنیا میں لعنت کا مطلب یہ ہے کہ اس کو قتل کیا جائے گا لہذا یہ جرم قابل قتل ہوا تو ایسے مجرم کو دہشت گرد قرار دیا جائے گا جس کا مرتکب قابل قتل ہو۔'' پھر مولانا دہشت گردی کی مثال دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ''پچھلے دنوں جب تحفظ ناموس رسالت کے لیے ملک گیر ہڑتال کی گئی تو عاصمہ جہانگیر نے یہ بیان دیا کہ مُلّا ڈنڈے کے زور پر ہڑتال کرا سکتا ہے لیکن دل نہیں جیت سکتا۔اور اس نے سڑکوں پر دہشت گردی پھیلائی ہے، کیا یہ **بیان** دہشت گردی نہیں؟ (ماہنامہ الحسن لاہور مئی ۲۰۱۳ء تحریر شیخ الحدیث)

(مولوی لوگ بھی عجیب وغریب مخلوق ہے ہر بات پر قتل وغارت کی بات کرتے ہیں۔مولوی کی بیبا کی کی انتہا ہے کہ اللہ کی لعنت کو اپنے مذموم ارادوں کو عملی جامہ پہنانے کے لیے قتل کرنا قرار دے رہا ہے۔مولوی کی اس جسارت پر شیطان بھی شرمندہ ہو گیا ہوگا۔نہ قرآن میں، نہ کسی حدیث میں اور نہ کسی لغت میں اللہ کی لعنت کو قتل بیان کیا گیا ہے۔مولوی کو یاد رکھنا چاہیے کہ اگر ان کی بے ہودہ منطق کو مان لیا جائے تو شاید ہی کوئی مسلمان ہوگا جس نے کبھی نہ کبھی جھوٹ بول کر، بے ایمانی کر کے، ذخیرہ اندوزی کر کے اور دوسری تمام غیر اسلامی حرکات کر کے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو ایذاء نہ پہنچائی ہو۔اگر مولوی کا بس چلے تو خود ساختہ خدائی فوج دار بن کر سبھی کو ہلاک کر دے۔یقیناً انسان خطا کار ہے مگر اللہ کی لعنت اور آخرت میں دردناک عذاب ان کے لیے ہے جو گناہوں میں بڑھتے چلے جاتے ہیں اور یہ سزا قتل سے کہیں زیادہ ہولناک سزا ہے۔اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم صفت رحیم بھی ہے جو کبھی نہیں چاہتی کہ مخلوق کو رحیمیت کے فیض سے محروم کر دے۔بے شمار لوگ ہیں جنہیں توبہ استغفار کے نتیجے میں خباثت کی گہری وادیوں سے بھی اللہ تعالیٰ نکال کر اپنے پیار کی گود میں بٹھا لیتا ہے۔اللہ تعالیٰ کو تو یہ بھی پسند نہیں کہ کوئی انسان کسی دوسرے انسان کو لعنتی کہے۔اور مولوی نہ صرف اپنے مخالفوں کو لعنتی کہتے ہیں بلکہ لعنتی ہونے کی وجہ سے قتل کا حقدار بھی بنا دیتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نام نہاد مولویوں کے خونی ارادوں سے اُمّت مسلمہ کو بچائے اور مسلمانوں کو نورِ سچائی عطا کرے۔آمین۔

> ایک لے پالک بیٹے سے اس کے والد نے پوچھا ''سُستی اور کاہلی کی آخری حد کونسی ہے؟'' بیٹے نے جواب دیا ''کسی کو لے پالک بیٹا بنانا۔''

ظالم کا ہاتھ

ہمارا موقف واضح ہے۔مظلوم کی مدد اور ظالم کا ہاتھ روکنا ہے۔سعودی وزیر مذہبی امور عبدالعزیز بن عبداللہ العمار بڑی خوبصورت بات کی ہے وزیر صاحب نے۔وزیر صاحب کے بیان کردہ دونوں کام نہایت دلکش اور اسلامی تعلیمات کے عین مطابق ہیں۔کیا وزیر صاحب بتائیں گے کہ کیا سعودی حکمرانوں نے عراق میں ظالموں کے ہاتھ روکنے کی جرآت کی تھی؟ کیا عراق میں مظلوموں کی

سعودیوں نے کوئی مدد کی ہے؟ کیا شام میں سعودی حکومت باغیوں کی مدد نہیں کر رہی؟ کیا فلسطین کے مظلوموں کی آہ و بکا سعودیوں کے سینے میں ارتعاش پیدا نہیں کرتی؟ کیا لبنان پر اسرائیل کے مظالم پر سعودی غیرت بیدار ہوئی ہے؟ شام اور اردن پر اسرائیل کے مظالم پر سعودیوں نے مظلوموں کے علاقے واپس دلانے کی کوشش کی ہے؟ کیا سعودیہ نے مسلمانوں کو چھوڑ کر عیسائی ملکوں کی دوستی پر فخر کر کے قرآنی تعلیم کا مذاق نہیں اڑایا؟ فاقہ زدہ مظلوم مسلمان افریقی ممالک کے دکھ، درد اور بھوک کا علاج کیا ہے؟ کیا سعودیہ نے پیسے کے زور پر فرقہ واریت کو مختلف اسلامی ممالک میں پروان نہیں چڑھایا؟ بھوکے ننگے حوثیوں پر بمباری کرنا کوئی خوبی یا نیکی کی بات نہیں ہے۔ بات اچھی تب بنتی اگر یمن کی حکومت کو حوثیوں پر مظالم سے بات چیت کے ذریعے روکا جاتا۔ سعودی عرب کو یاد رکھنا چاہیے کہ سعودی حکمرانوں کی غلط روش کی وجہ سے خطے میں ان کے دوستوں سے کہیں زیادہ دشمن موجود ہیں۔ یوں دکھائی دیتا ہے یمن تنازعہ کی صورت میں سعودیہ کے تمام دشمنوں کو اکٹھا ہونے کا موقع مل گیا ہے۔ شاید اسی خطرے کے پیش نظر سعودی حکومت اور اس کے اتحادی کبھی پاکستان کو پکار رہے ہیں اور کبھی ترکی کو۔ کرایے کے فوجی حالات کی سنگینی کو بھانپتے ہوئے محتاط رویہ اختیار کیے ہوئے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ سعودی اب کرایے کے فوجی حاصل کرنے کے قابل نہیں رہے۔

National Statistics data کی بیان کردہ ایک رپورٹ کے مطابق ۲۰۱۳ء میں برطانیہ میں ایک لاکھ مرد و خواتین میں سے انیس نے خودکشی کی تھی۔ کل چھ ہزار دو سو تینتیس مَرد وزن نے جن کی عمریں پندرہ برس سے زیادہ تھیں خودکشی کی، یہ تعداد گزشتہ برس سے چار فیصد زائد تھی۔ ان خودکشی کرنے والوں میں 78 فیصد مرد حضرات تھے۔ خودکشی کرنے والوں کی زیادہ تر عمریں پینتالیس اور اُنسٹھ برس کے درمیان تھیں۔ تحقیق کاروں نے ان خودکشیوں میں اضافے کو حالیہ recession اور بے روزگاری کو ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔

SUFI CASH & CARRY

HALAL Meat & Groceries FreshFruit & Vegetables
Masala Fish & Frozen Fish & Much More

Free Home Delivery

ORDER AND COLLECT

Tele phone : **02086405060**

27 london Road, SM4 5HT . Morden Surrey

Proprietor : Sufi

سائنس دانوں کے مطابق سرخ انگور اور مونگ پھلی میں ریسویراٹول نامی اینٹی آکسیڈنٹ موجود ہوتی ہے اور اس کا کمپاؤنڈ عمر رسیدگی کی وجہ سے ناکارہ ہونے والے خلیوں کا تحفظ کرتا ہے اور عمر رسیدگی کی وجہ سے ذہنی فرسودگی کو روکتا ہے۔اس کے علاوہ یہ کمپاؤنڈ خون میں لوتھڑے بننے کا سبب بننے والے کیمیکلز کی بھی صفائی کرتا ہے جو دل کے امراض کا بنیادی سبب ہیں۔سائنسدانوں کے مطابق سرخ انگور اور مونگ پھلی کے استعمال سے الزائمر نامی بیماری پر کنٹرول کرنا بھی ممکن ہے۔

حکمت کی بات

حضرت شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں:۔

بسیار خور است بسیار خوار اندروں از طعام خالی دار
نہ چنداں بخور کہ از دہانت بر آید نہ چنداں کی از ضعف جانت بر آید

ترجمہ: بہت زیادہ کھانے والے ذلیل ہوتے ہیں، اس لیے اپنے اندرون کو کھانے سے خالی رکھو، اتنا نہ کھاؤ کہ منہ سے ڈکار آئے اور نہ اتنا کم کھاؤ کہ کمزوری سے جان نکل جائے۔

مولانا عبدالعزیز عرف برقع پوش

RH ACCIDENT CLAIM SERVICES LTD

Give us a call on 020 3674 7909

RH ACCIDENT CLAIM SERVICES LTD

free professional, friendly and confidential advice

24 Hours Phone Service - 7 Days a Week DIAL 07792998973

Have you been injured in an accident that wasn't your fault?

If so, we're here to help

REPLACEMENT CAR WITHIN 24 HOURS

Loss of earnings - Protection of no claim - storage and recovery - personal injury - replacement car

Road Accident

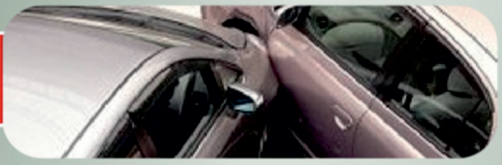

Personal Injury

Accident at Work

Fall, Slip & Trip

Personal Injury Specialist

No win No fee

2 London Road, SM4 5BQ Morden - Surrey

Opening Hours: Mon-Fri 10:00 - 17:00

Tel. 020 3674 7909 Mob. 077 9299 8973 Email: info@rhacs.co.uk

RH DREAM EVENTS LIMITED

RH Dream Weddings

TEL: 020 3674 7909 MOB: 077 9299 8973

- Venue Hire
- Decoration
- Catering
- Cutlery & Crockery
- Service Staff

BEST OFFER BEST OFFER BEST OFFER BEST OFFER

Package Price

- Event Management
- Cinematic Videography
- Photography
- DJ-Dhoolchi
- Chauffeur Service

2 London Road, SM4 5BQ Morden - Surrey
Tel. 020 3674 7909 - Mob. 077 9299 8973 (Mon-Fri 10:00 - 17:00)
Email: info@rhacs.co.uk - Web: www.rhdreamweddings.com